الاِجراء

فی

قواعدِ التجوید

تالیف

قاری نجم الصّبیح التھانوی

قرأت اکیڈمی ®
لاھور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

اَلْاِجْرَاء
فِیْ
قَوَاعِدِ التَّجْوِیْد

تالیف

قارِی نجمُ الصّبیح التھانوی

قراٰت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اُردو بازار لاھور
Ph.: 042 - 7122423

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتباہ

لیگل ایڈوائزر: محمد شفیق چاولہ۔ ایم۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

نام کتاب ------- الاجراء فی قواعد التجوید
مؤلف -------- قاری نجم الصبیح التھانوی
ناشر -------- قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور
کمپوزنگ و -------- یونیک گرافکس
سرورق ڈیزائن -------- الفضل مارکیٹ' اُردو بازار' لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استاذ القراء و المجودین الشیخ القاری المقری محمد ادریس العاصم مدظلہ العالی

تقریظ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی اشرف الانبیاء و المرسلین و علی الہ و صحبہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین أما بعد—

استاذ القراء القاری نجم الصبیح التھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ کی تالیف کردہ کتاب الاجراء فی قواعد التجوید کو اکثر جگہ سے دیکھا ماشاء اللہ انتہائی مفید کتاب ہے اس میں مسائل تجوید کی وضاحت بڑے احسن اور عام فہم انداز میں کی گئی ہے نیز یہ ایک علمی معلومات کا خزانہ ہے یہ طلبہ کے ساتھ خیر خواہی کے جذبہ سے مرتب کی گئی ہے اور انشاء اللہ اس کتاب سے طلبہ اور نو وارد اساتذہ یکساں طور پر مستفید ہوں گے اجراء میں اس انداز سے اس طرح کی پہلے کوئی کتاب نظر سے نہیں گزری اللہ تعالیٰ مولف سلمہ اللہ کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور میرے شیخ میرے مربی ومحسن استاذ الاساتذہ شیخ المشائخ سیدی وسندی حضرت المولانا المقری القاری اظہار احمد صاحب التھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور نافع عام بنائے آمین اور مرتب موصوف کے لیے اور میرے استاذ وشیخ حضرۃ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

العبد محمد ادریس العاصم خادم القرآن الکریم

حرف آغاز

الحمد لله الذی وفقنا لحفظ کتابه و او قفنا علی الجلیل من حکمه واحکامه وادابه والهمنا تدبر معانیه ووجوه اعرابه و عرفنا تفنن اسالیبه من حقیقته ومجازه وایجازه واسهابه احمده علی الاعتصام بامتن اسبابه والصلوة والسلام علی محمد عبده ورسوله المبرز فی لسنه وفصل خطابه ناظم حبل الحق بعد انقضابه وجامع شمل الدین بعد انشعابه وعلی اله واصحابه ما استطار برق فی ارجاء سحابه واضطرب بحر باذه وعبا به—

امابعد! الاجراء فی قواعد التجوید جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ کتاب قواعد تجوید کے اجرا سے متعلق ہے۔ دوران تدریس طلباء کو اجراء کرواتے وقت یہ بات مشاہدہ میں آئی کہ ایک ایسی کتاب کی اشد ضرورت ہے کہ جو قواعد تجوید کے اجراء میں ممد ومعاون ہو۔ اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔

کوشش کی گئی ہے کہ کتاب کا انداز بیان نہایت آسان اور عام فہم ہو کہ جس سے طلباء کو مسائل تجوید آسانی سے ذہن نشین ہو جائیں' غیر ضروری ابحاث نیز پیچیدہ فنی توجیہات سے اس کتاب میں صرف نظر کیا گیا ہے اور توجہ اسی امر کی جانب مبذول رکھی ہے کہ طلباء کو اجراء کا طریقہ کار اور سب سے بڑھ کر قواعد تجوید کا اجراء احسن طریقہ پر معلوم ہو جائے۔

اس کتاب میں ہم نے مخارج اور صفات لازمہ کے اجراء کو بیان نہیں کیا ہے کیونکہ عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ طلباء کو مخارج اور صفات لازمہ پر خوب نظر ہوتی ہے مگر صفات عارضہ چونکہ طویل ابحاث پر مبنی ہوتی ہیں نیز ان میں قواعد بھی زیادہ ہوتے ہیں اس لئے ہماری اس کتاب میں بھی انہی صفات عارضہ کے قواعد کا اجراء کروایا گیا ہے۔

اس کتاب کی ترتیب میں مجھے اپنے استاذ محترم استاذ القراء والمجودین فضیلۃ الشیخ القاری المقری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ تعالیٰ آمین کے مفید مشورے اور رہنمائی ہر دم حاصل رہی ہے جس کے لیے میں حضرت الاستاذ دامت برکاتھم کا از حد مشکور وممنون ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طلبا کے لئے نافع بنائے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میرے لئے' میرے والدین ماجدین اور میرے اساتذہ کرام کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

۱۸ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰ فروری ۲۰۰۳ء

قاری نجم الصبیح التھانوی عفی عنہ

اجراء کرانے کا طریقہ کار

کسی بھی علم کے قواعد سمجھانے کے لئے ان قواعد کا اجراء بہت ضروری ہوتا ہے۔خواہ وہ علم نحو کے قواعد ہوں یا علم صرف کے یا علم تجوید وقرآءت کے قواعد ہوں۔

اجراء کا فائدہ یہ ہے کہ مسائل کی وضاحت ہو جاتی ہے اور قواعد بآسانی یاد ہو جاتے ہیں نیز قواعد کا سمجھنا انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔

قواعد تجوید کا اجراء مختلف طریقوں سے کروایا جاتا ہے۔

پہلا طریقہ:

سب سے پہلے استاذ عمدہ لہجے کے ساتھ اور قواعد تجوید کے مطابق آیت کو خود پڑھے اور پھر اسی طرح تلامذہ سے پڑھوائے اور اس میں روک ٹوک بہت ضروری ہے مثلاً اگر کوئی حرف مفخم ہے اور طالب علم نے اسے مرقق ادا کیا ہے تو اس کو تنبیہ کی جائے کہ اسے مفخم ادا کرو اور اگر اس کا عکس کیا ہے تو تب بھی تنبیہ کی جائے۔

اسی طرح اخفاء کی جگہ اظہار یا اظہار کی جگہ اخفاء کیا جائے تو بھی تنبیہ کی جائے۔نیز غنہ اور اخفاء میں فرق استاد خود پڑھ کر بتلائے یعنی غنہ میں ادائیگی صوت کی کیفیت اور اخفاء میں ادائیگی صوت کی کیفیت اور فرق خوب اچھی طرح سمجھایا جائے اسی طرح طالبعلم اگر مد اصلی کو ذات سے بڑھا رہا ہے تو متنبہ کیا جائے ایسے ہی مد فرعی کو اس کی مقدار معینہ کے مطابق نہیں کھینچ رہا ہے تو تب بھی تصحیح کی جائے۔

دوسرا طریقہ:

اگر استاذ نے مخارج الحروف کا بیان پڑھایا ہے تو کلمات قرآنیہ میں سے سوال کرے جیسے نَسْتَعِيْنُ میں بتاؤ کہ حروف حلقی کتنے ہیں؟ نیز ان کے مخارج بتائیں ایسے ہی یہ سوال بھی کیا جا سکتا ہے کہ نَسْتَعِيْنُ میں حروف مدہ کتنے ہیں؟ نیز حروف طرفیہ نِطْعِيَه کتنے ہیں اور ان حروف کے مخارج بھی دریافت کئے جائیں۔

ایسے ہی یہ سوال بھی کیا جائے کہ کون سا مخرج کن اصول مخارج میں سے کس اصل میں پایا جا رہا ہے یعنی پورے اجراء میں صرف مخارج کے متعلق سوال کئے جائیں۔

اسی طرح اگر نون کے قواعد پڑھائے ہیں تو ان ہی قواعد کے متعلق سوالات کئے جائیں جیسے اَنْعَمْتَ میں نون کا قاعدہ بتاؤ اگر اخفاء کا قاعدہ پڑھایا ہے تو اخفاء کے متعلق سوالات کئے جائیں جیسے اِنْ كُنْتُمْ میں کن مواقع پر اخفاء

پایا جارہا ہے۔علی ھذاالقیاس راء کی ترقیق وتفخیم یا ادغام کا بیان یا مدات کا بیان ہو تو اسی باب سے متعلق سوالات کئے جائیں۔

تیسرا طریقہ:

جب کتاب مکمل ہوجائے تو استاذ ایک رکوع کی تلاوت کرے اور پھر اسی طرح طلباء سے پڑھوایا جائے۔پھر ایک طالب علم سے پورے رکوع کا اجراء کروایا جائے یعنی مخارج صفات لازمہ۔نون ومیم کے قواعد۔ادغام۔اقسام مد۔ہائے ضمیر کا بیان۔ہمزہ کا بیان وغیرہ سے متعلق سوالات کئے جائیں۔یہ سوالات ایک طالب علم سے بھی کئے جاسکتے ہیں اور بالترتیب تمام طلباء سے بھی کئے جاسکتے ہیں۔

اگر المقدمۃ الجزریہ بھی پڑھادی گئی ہے تو قاعدہ پوچھا جائے کہ یہ قاعدہ المقدمۃ الجزریہ کے کون سے شعر سے ثابت ہوتا ہے۔

اسی طرح طلباء سے مختلف کلمات پر وقف کروایا جائے اور ان میں قواعد وقف کا اجراء کروایا جائے جیسے وہ کلمات جن پر بالالف وقف ہوتا ہے وہ کون سے ہیں؟ اسی طرح وہ کلمات جن پر بلا الف وقف ہوتا ہے کون سے ہیں؟ نیز کلمات پر وقفاً ووصلاً حالتوں کے اعتبار سے سوالات کئے جائیں جیسے خَمْرًا پر وقف کا کیا قاعدہ ہے؟ اور اگر خَمْرًا کا وَاَمَّا سے وصل کریں تو پھر کون سا قاعدہ پایا جائے گا۔ بِمَا كَذَّبُوْنِ میں کتنی طرح وقف ہوسکتا ہے۔ظاہر ہے کہ نون مکسور ہے تو روم واسکان سے وقف ہوگا۔نیز کل وقفی وجوہ کتنی بنیں گی اور ان میں کتنی جائز ہوں گی اور کتنی ناجائز۔

اسی طرح حَتّٰـى اِذَا میں حَتّٰـى پر وقف کریں تو کون سا مد ہے؟ اگر ملا کر پڑھیں تو کون سا مد ہے؟ ان کی مقداریں کیا ہیں؟۔

اسی طرح يَشَآءُ میں مد متصل ہے اگر يَشَآءُ پر وقف کریں تو پھر کون کون سے سبب مد جمع ہوتے ہیں نیز ان میں کتنی وقفی وجوہ جائز وناجائز کے اعتبار سے بنتی ہیں۔اسی طرح كٓهٰيٰعٓصٓ میں کون کون سے مد ہیں اور ان کی تعریفات کیا ہیں؟

اسی طرح مقادیر مد میں کتنے اقوال ہیں اگر ایک آیت میں بہت سے مد منفصل یا مد متصل یا مد متصل ومنفصل دونوں جمع ہوں تو ان میں کتنی ضربی وجوہ بنیں گی نیز جائز وناجائز وجوہ بھی پوچھی جائیں اور جائز وناجائز ہونے کی وجہ بھی دریافت کی جائے۔

اگر کہیں مد عارض وقفی اور مد عارض لین جمع ہوں تو ان کی وقفی وجوہ میں تساوی اور توافق کا خیال رکھا جائے اور طلباء

سے اس کے متعلق سوالات کئے جائیں۔

چوتھا طریقہ:

اس طریقہ میں استاذ تختہ سیاہ پر اجراء کے لئے کوئی آیت لکھے اور پھر طلباء سے مختلف قواعد کا اجراء کروائے اس طریقہ میں یہ فائدہ ہے کہ طلباء اگر ان قواعد کے اجراء کو تحریر کرنا چاہیں تو تختہ سیاہ پر سے نقل کر سکتے ہیں۔ تختہ سیاہ کے استعمال کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ کسی بھی بات کی تشریح و توضیح میں یہ مدد و معاون ہوتا ہے اور طلباء آسانی سے مسائل کو سمجھ لیتے ہیں۔

اس کتاب میں اجراء کا طریقہ کار

سب سے پہلے پوری آیت لکھی گئی ہے۔ اس کے بعد اس آیت کے ایک یا دو کلمات میں مسائل کا اجراء کروایا گیا ہر مسئلے کے لیے ایک الگ نمبر دے کر اس کلمے میں جس قدر قواعد ہیں وہ بالترتیب بیان کئے گئے ہیں۔

اور ایک کلمے کے تمام قواعد بیان کرنے کے بعد پھر اس سے اگلے کلمے کے قواعد کا اجراء اسی طرح کروایا گیا ہے۔ آیت کا اجراء مکمل ہونے پر وقفی وجوہ باعتبار موقوف علیہ بیان کی ہیں۔ بعض مواقع پر طلباء کی معلومات کے لیے آیت کے درمیان میں بھی وقفی وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ اسی طرح سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کے پہلے رکوع میں طلباء کی معلومات کے لیے ہم نے وقف بلحاظ معنیٰ بھی بتایا ہے۔ مگر اس سے آگے کے اجراء میں ہم نے یہ مواقع بیان نہیں کئے ہیں۔ مزید تفصیل کے شائق اس سلسلہ میں فن کی کتب سے رجوع کریں۔

☆☆☆☆

مخارج الحروف

مخرج (۱): جوف دھن: اس سے واؤ مدہ۔ یائے مدہ۔ اور الف نکلتے ہیں ان کو جوفیہ مدہ اور ھوائیہ کہتے ہیں۔

مخرج (۲): اقصیٰ حلق: اس سے ہمزہ اور ھاء نکلتے ہیں۔

مخرج (۳): وسط حلق: اس سے عین اور حاء نکلتے ہیں۔

مخرج (۴): ادنیٰ حلق: اس سے غین اور خا نکلتے ہیں۔ ان چھ حروف کو حلقیہ کہتے ہیں۔

مخرج (۵): زبان کی جڑ اور لہات: اس سے قاف نکلتا ہے۔

مخرج (۶): قاف کے مخرج سے ذرا نیچے زبان کی جڑ اور لہات: اس سے کاف نکلتا ہے۔ ان دونوں حروف کو لہاتیہ کہتے ہیں۔

مخرج (۷): زبان کا بیچ اور سامنے والا تالو: اس سے جیم، شین، یا متحرک اور یائے لین نکلتے ہیں۔ ان حروف کو شَجْرِیہ کہتے ہیں۔

مخرج (۸): زبان کا حافہ اور اوپر والی پانچ داڑھیں: اس سے ضاد نکلتا ہے اور اس حرف کو حافیہ کہتے ہیں۔

مخرج (۹): ادنی حافہ مع طرف لسان اور اوپر والے دانتوں اور ضواحک کے مسوڑھے: اس سے لام نکلتا ہے۔

مخرج (۱۰): طرف لسان اور دانتوں کے مسوڑھے: اس سے نون نکلتا ہے۔

مخرج (۱۱): طرف لسان کی پشت اور دانتوں کے مسوڑھے: اس سے راء نکلتی ہے۔ لام، نون اور راء کو طرفیہ اور ذلقیہ کہتے ہیں۔

مخرج (۱۲): زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ: اس سے طاء دال اور تاء نکلتے ہیں۔ ان کو نِطْعِیہ کہتے ہیں۔

مخرج (۱۳): زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ: اس سے ظاء ذال اور ثاء نکلتے ہیں۔ ان کو لثویہ کہتے ہیں۔

مخرج (۱۴): زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا: اس سے صاد زاء اور سین نکلتے ہیں۔ ان کو صفیریہ کہتے ہیں۔

مخرج (۱۵) : ثنایا علیا کا کنارہ اور نچلے ہونٹ کا اندرونی حصہ: اس سے فاء نکلتا ہے۔

مخرج (۱۶) : دونوں ہونٹ: اس سے واؤ متحرک واولین اور باء' میم نکلتے ہیں (باء اور میم اطباق شفتین سے اور واؤ انضمام شفتین سے) فاء' باء' میم اور واؤ کو شفویہ کہتے ہیں۔

مخرج (۱۷) : خشیوم: اس سے غنہ نکلتا ہے۔

صفات الحروف

(۱) ھمس: حرف کی آواز ایسی کمزور ہو کہ اس میں پستی پائی جائے ایسے حروف دس ہیں جو اس جملہ میں جمع ہیں فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتْ۔

(۲) جہر: ہمس کی ضد جہر ہے یعنی حرف کی آواز ایسی قوت سے نکلے کہ اس میں بلندی ہو باقی انیس حروف مجہورہ ہیں۔

(۳) شدت: حرف کی آواز میں ایسی سختی ہو کہ سکون کی حالت میں آواز بند ہو جائے ایسے حروف آٹھ ہیں۔ جو اس جملہ میں پائے جاتے ہیں اَجِدُ کَ قَطَبْتَ۔

(۴) رخوت: شدت کی ضد رخوت ہے حرف کی آواز میں ایسی نرمی ہو کہ سکون کی حالت میں اس کی آواز جاری رہ سکے۔ پانچ حروف لِنْ عُمَرْ اور آٹھ حروف اَجِدُکَ قَطَبْتَ کے علاوہ باقی سولہ حروف رخوہ ہیں۔

توسط: شدت اور رخوت کے درمیان ہونا۔ یہ پانچ حروف ہیں جو لِنْ عُمَرْ میں جمع ہیں۔

(۵) استعلاء: حرف ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف اٹھے۔ حروف مستعلیہ سات ہیں خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ۔ (نوٹ) اس صفت کی وجہ سے حرف کی آواز موٹی ہو جاتی ہے۔

(۶) استفال: استعلاء کی ضد ہے حرف ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر نہ اٹھے مستعلیہ کے سوا سب حروف مستفلہ ہیں۔

(۷) اطباق: زبان کا درمیان تالو کو ڈھانپ دے یعنی آواز منہ بھر کر نکلے یہ چار حروف ہیں صاد' ضاد' طاء' ظاء'

(نوٹ) اطباق کی وجہ سے حرف خوب موٹا ہوکر نکلتا ہے۔

(۸) انفتاح: اطباق کی ضد' درمیان زبان اور تالو کھلا رہے یعنی آواز کھل کر نکلے' مطبقہ کے سواء باقی حروف منفتحہ ہیں۔

(۹) اذلاق: حرف کا پھسلتے ہوئے جلدی سے ادا ہو جانا یہ حروف چھ ہیں فَرَّمِنْ لُبٍّ میں جمع ہیں۔

(۱۰) اصمات: اذلاق کی ضد' حرف کا ٹھہراؤ اور جماؤ سے نکلنا' مذلقہ کے سوا باقی تمام حروف مصمتہ ہیں۔

ان دس صفات کو صفات لازمہ متضادہ کہتے ہیں۔

(۱۱) قلقلہ: ساکن ہونے کی حالت میں آواز کا ہلنا۔ یہ پانچ حروف ہیں قُطْبُ جَدٍّ۔

(۱۲) تفشی: منہ میں آواز پھیلنا یہ صفت صرف شین میں ہوتی ہے۔

(۱۳) استطالت: زبان کو دراز کر کے حافہ کو اوپر کی پانچ داڑھوں پر لگانا یہ صفت صرف ضاد میں ہوتی ہے۔

(۱۴) صفیر: حرفوں میں سیٹی کی سی آواز نکلنا۔ صاد' زاء' اور سین تین حرفوں میں یہ صفت ہوتی ہے۔

(۱۵) لین: واؤ لین اور یائے لین کو ایسی نرمی سے ادا کرنا کہ آواز بند نہ ہو۔

(۱۶) انحراف: یہ صفت لام اور راء میں ہوتی ہے یعنی لام و راء میں سے ہر ایک اپنی ادائیگی میں ایک دوسرے کے مخرج کی طرف کو مائل ہوتا ہے۔

(۱۷) تکریر: راء ادا کرتے وقت کنارہ زبان میں کپکپی سی ہونا۔

ان سات صفات کو صفات لازمہ غیر متضادہ کہتے ہیں۔

☆☆☆

تجوید کے اسباق سے متعلق کچھ نمونہ جاتی سوالات:

تجوید کی تعریف۔ لحن اور اس کی اقسام

سوال: تجوید کی کیا تعریف ہے؟

سوال: کیا علم تجوید کو حاصل کرنا ضروری ہے؟ اہمیت' قرآن اور حدیث سے بیان کریں۔

سوال: لحن سے کیا مراد ہے؟ اس کی اقسام بیان کریں۔

سوال: لحن جلی اور لحن خفی میں کیا فرق ہے؟ نیز ہر ایک کا حکم بھی بتائیں۔

استعاذہ وبسملہ:

سوال: ابتداء کی صورتیں بیان کریں نیز ان صورتوں کا حکم بھی بیان کریں۔

سوال: ابتداء تلاوت درمیان سورت کا کیا مطلب ہے؟ نیز اس میں کتنی وجہیں پیدا ہوتی ہیں جائز اور ناجائز بھی بیان کریں۔

سوال: ابتداء تلاوت از ابتداء سورت البراءۃ کا کیا حکم ہے؟ نیز بین الانفال والبراءۃ کیا حکم ہے؟

مخارج وصفات:

سوال: اصول مخارج کتنے ہیں؟ نیز حرف کی تعریف بیان کریں۔

سوال: دانتوں اور داڑھوں کے نام اور ان کی ترتیب تفصیل سے بیان کریں۔

سوال: حافہ' ادنیٰ حافہ' طرف لسان' راس لسان' شجر لسان' اور لہات سے کیا مراد ہے؟

سوال: مخرج کی تعریف بیان کرو مخرج محقق اور مقدر سے کیا مراد ہے؟

سوال: سترہ مخارج کی تفصیل بیان کریں۔

سوال: قاف اور کاف کے مخرج میں کیا فرق ہے وضاحت کریں؟

سوال: ضاد اور لام کے مخرج میں کیا فرق ہے؟

سوال: حروف کے القاب باعتبار مخرج بیان کریں۔

سوال: صفت کی تعریف اوراقسام اورفوائد بیان کریں۔

سوال: صفات لازمہ متضادہ کی تعریف اوراس کی اقسام بیان کریں۔

سوال: صفات لازمہ غیرمتضادہ کی تعریف اوراس کی اقسام بیان کریں؟

سوال: سانس اورآواز میں کیافرق ہے؟

سوال: جن حروف کے مخارج ایک ہیں ان کی صفات ممیزہ بیان کریں۔

سوال: حروف میں قوی اورضعیف کون سے ہیں؟

لام اورراء کے قواعد:

سوال: صفات عارضہ کی تعریف اوراقسام بیان کریں نیز صفات لازمہ اورعارضہ میں فرق بیان کریں۔

سوال: لفظ اللہ کو پر اور باریک پڑھنے کا قاعدہ بیان کریں۔

سوال: راء کی تفخیم اورترقیق والی حالتیں تفصیلاً بیان کریں۔

سوال: مختلف فیہ راءات کا حکم بیان کریں۔

نون اورمیم کے قواعد:

سوال: نون ساکن اورتنوین میں فرق بیان کریں۔

سوال: نون ساکنہ اورتنوین کے کتنے احوال ہیں تفصیل سے بیان کریں۔

سوال: میم ساکن کے قواعد بیان کریں۔

سوال: نون میم مشدد میں کیا قاعدہ ہے؟

ہمزہ کے قواعد:

سوال: ہمزہ کی کتنی اقسام ہیں؟

سوال: ہمزہ وصلی اورقطعی کی پہنچان کیاہے؟

سوال: اگر فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ عارضی ہو تو پھر ہمزہ کو کون سی حرکت دی جائے گی؟

سوال: تحقیق، تسہیل، ابدال اور حذف سے کیا مراد ہے تفصیل سے بیان کریں۔

لام اَلْ:

سوال: لام اَلْ کا حکم بیان کریں۔

سوال: لام اَلْ کے اظہار اور ادغام والے حروف بیان کریں۔

سوال: لام فعل کو کس طرح پڑھا جائے گا۔

ادغام و اظہار

سوال: ادغام اور اظہار کی تعریفات بیان کریں۔

سوال: ادغام کی اقسام بیان کریں۔

سوال: مدغم اور مدغم فیہ سے کیا مراد ہے؟

سوال: مثلین، متجانسین اور متقاربین کی مستثنیات بیان کریں۔

مد فرعی:

سوال: مد کی تعریف، اقسام نیز مد اصلی اور مد فرعی کی تعریف بیان کریں۔

سوال: محل مد اور سبب مد سے کیا مراد ہے؟

سوال: حرف مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو اس مد کو کیا کہتے ہیں اور اگر ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو وہ مد کی کون سی قسم ہوگی؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

سوال: مد لازم کی کتنی اقسام ہیں تفصیلاً بیان کریں۔

سوال: مد جائز کی کتنی اقسام ہیں تفصیلاً بیان کریں

سوال: حروف مقطعات کتنے ہیں نیز ان میں پائے جانے والے مد اصلی اور فرعی بیان کریں۔

سوال: مدلازم میں طول کی کیا مقداریں ہیں؟ اسی طرح مدمتصل اور مدمنفصل میں مدود کی مقادیر بیان کریں۔

سوال: مدعارض لین اگر مدعارض وقفی پر مقدم ہوتو کتنی وجوہ بنیں گی نیز جائز اور ناجائز بھی بیان کریں۔

سوال: مدعارض وقفی اگر مدعارض لین پر مقدم ہوتو کتنی وجوہ بنیں گی نیز جائز اور ناجائز بھی بیان کریں؟

ھاء ضمیر:

سوال: ھاء کی اقسام نیز ھاء اصلی اور ہاز ائدہ میں فرق نیز ھاء ضمیر کی تعریف بیان کریں۔

سوال: ھاء ضمیر مضموم ومکسور کے قواعد بیان کریں نیز ان قواعد سے مستثنیات بھی بیان کریں۔

سوال: صلہ کا مطلب اور تعریف بیان کریں۔

سوال: ھاء ضمیر میں صلہ کا کیا قاعدہ ہے صلہ کے قاعدے سے کون سے کلمات مستثنیٰ ہیں بیان کریں۔

سوال: عدم صلہ کا مطلب کیا ہے نیز ھاء ضمیر میں عدم صلہ کا قاعدہ بیان کریں اور اس قاعدہ سے مستثنیٰ کلمات بھی بیان کریں۔

سوال: ھاء سکتہ سے کیا مراد ہے؟ قرآن میں کل کتنی جگہ ھاء سکتہ آئی ہے؟

اجتماع ساکنین:

سوال: اجتماع ساکنین کا مطلب اور اس کی اقسام بیان کریں۔

سوال: اجتماع ساکنین علی حدہ سے کیا مراد ہے؟

سوال: اجتماع ساکنین علی حدہ کی شرائط کیا ہیں؟

سوال: اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی اقسام تفصیلاً بیان کریں۔

سوال: بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ - خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ میں پائے جانے والے اس چھوٹے نون کا کیا نام ہے نیز اس نام کی توجیہ بھی بیان کریں۔

وقف کے احکام:

سوال: وقف کی تعریف نیز وقف کی اقسام بیان کرو۔

سوال: وقف بلحاظ معنی اور وقف بلحاظ موقوف علیہ سے کیا مراد ہے نیز ان کی اقسام بیان کریں۔

سوال: موقوف علیہ کس کو کہتے ہیں؟

سوال: موقوف علیہ کی وہ کون سی اقسام ہیں جن پر صرف وقف بالاسکان ہوگا؟

سوال: وقف بالاسکان اور وقف بالسکون میں کیا فرق ہے؟

سوال: کیا تاء مدورہ پر روم واشمام جائز ہے؟

سوال: دو زبر اور دو پیش کی تنوین میں روم اور اشمام کا کیا طریقہ کار ہوگا؟

سوال: وقف اختیاری اضطراری اختباری اور انتظاری سے کیا مراد ہے؟

سوال: وقف قبیح کا کیا مطلب ہے نیز اس کی امثلہ بیان کریں۔

سوال: سکتہ وقف اور قطع میں کیا فرق ہے اور ان کا حکم بیان کریں۔

نوٹ: درج بالا سوالات ہم نے نمونے کے طور پر درج کیے ہیں اساتذہ کرام مزید سوالات کی اقسام بنا کر بھی طلباء سے پوچھ سکتے ہیں۔

ذیل میں ہم کچھ سوالات اور ان کے جوابات کے طریقہ کار سے متعلق ایک رہنما مشق پیش کر رہے ہیں۔

رہنما مشق سوالات مع جوابات

سوال: مَنْ اٰمَنَ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب: نون ساکن کا اظہار۔

سوال: کیوں؟

جواب: اس لئے کہ نون ساکن کے بعد ہمزہ ہے۔ ہمزہ حروف حلقی میں سے ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا۔

سوال: عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب: تنوین کا اظہار۔

سوال: کیوں؟

جواب: اس لئے کہ تنوین کے بعد ہمزہ ہے ہمزہ حروف حلقی میں سے ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا۔

سوال: وَانْحَرْ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب: نون ساکن کا اظہار۔

سوال: کیوں؟

جواب: اس لئے کہ نون ساکن کے بعد حاء ہے حاء حروف حلقی میں سے ہے اور قاعدہ ہے کہ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا۔

سوال: نَارٌ حَامِيَةٌ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب: تنوین کا اظہار۔

سوال: کیوں؟

جواب: اس لئے کہ تنوین کے بعد حاء ہے حاء حروف حلقی میں سے ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے گا تو اظہار ہوگا۔

☆☆☆

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥

محل استعاذہ

ابتدائے تلاوت

استعاذہ کا حکم

اس کا حکم قرآن کی اس آیت مبارکہ سے نکلتا ہے۔ فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ٥

ابتدائے تلاوت اور ابتدائے سورت میں استعاذہ اور بسملہ دونوں ضروری ہیں۔

استعاذہ اور بسملہ کے فصل و وصل کے لحاظ سے چار شکلیں بنتی ہیں اور چاروں جائز ہیں۔

(۱) فصل کل (۲) وصل کل (۳) فصل اول وصل ثانی (۴) وصل اول فصل ثانی۔

اساتذہ کرام طلباء سے یہ چاروں شکلیں پڑھوائیں۔

اَعُوْذُ: اَعُوْذُ کا ہمزہ، ہمزہ قطعی ہے دو حروف حلقی ہمزہ اور عین پاس پاس آ رہے ہیں۔ اس لیے دونوں کو ان کے مخرج سے جمیع صفات کے ساتھ ادا کریں۔

بِاللّٰهِ: (۱) بِاللّٰهِ اصل میں بِاَللّٰهِ ہے وسط کلام میں لام تعریف کا ہمزہ حذف ہوا لفظ اَللّٰهُ کے ماقبل چونکہ باء پر کسرہ ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ لفظ اَللّٰهُ کے ماقبل کسرہ آ جائے تو لفظ اَللّٰهُ کو باریک پڑھیں گے۔ اس لیے قاعدہ کے مطابق لفظ اَللّٰهُ ترقیق سے پڑھا جائے گا۔

(۲) لفظ اَللّٰهُ میں لام تعریف کا دوسرے لام میں ادغام ہے اور یہ ادغام مثلین کہلاتا ہے۔ چونکہ لام تعریف لام شمسیہ پر داخل ہو رہا ہے۔ اور حروف شمسیہ چودہ حروف ہیں: ط۔ ث۔ ص۔ ر۔ ت۔ ض۔ ذ۔ ن۔

د – س – ظ – ز – ش – ل

مِنَ الشَّیْطٰنِ: (۱) یہ اصل میں مِنْ اَلشَّیْطٰنِ ہے اَلشَّیْطٰنُ میں ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔ اب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے۔ اسے اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں ان میں ایک مِنْ حرف جر کا نون اور دوسرا اَلشَّیْطٰنِ کا لام ہے قاعدہ کے مطابق مِنْ حرف جر کو فتحہ دے کر ملا دیا گیا۔

(۲) اَلشَّیْطٰنِ میں لام تعریف حروف شمسیہ پر داخل ہو تو ادغام ہوگا اور لام تعریف کا شین میں جو ادغام ہے یہ ادغام متقاربین ہے۔ ادغام متقاربین کی تعریف یہ ہے کہ دو حرف جو قریب المخرج ہوں یا ان کی صفات میں اختلاف پایا جاتا ہو متقاربین کہلاتے ہیں۔

(۳) شین میں تفشی اسی طرح یاء لین میں نرمی اور طاء میں صفت استعلاء و اطباق کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

اَلرَّجِیْم: (۱) ہمزہ اور لام کا قاعدہ وہی ہے۔ جو اَلشَّیْطٰنِ میں بیان ہوا ہے۔

(۲) را مشدد چونکہ مفتوح ہے اس لیے یہ پُر پڑھی جائے گی۔ راء مشدد کو ادا کرتے وقت تکرار حقیقی سے بچانا ضروری ہے۔ کیونکہ راء مشدد بھی ایک راء کے حکم میں ہے۔

(۳) اَلرَّجِیْمِ کی یاء میں بحالت وقف مد عارض وقفی ہے اور اس میں اسکان کی حالت میں طول۔ توسط اور قصر تینوں جائز ہیں۔ لیکن طول اولیٰ ہے۔

(۴) اَلرَّجِیْمِ پر حالت وقف میں دو ساکن یاء مدہ اور میم کے جمع ہونے کی صورت میں اجتماع ساکنین ہو رہا ہے اور اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر پہلا ساکن حرف مدہ اور دوسرا ساکن عارضی ہو تو ایسے اجتماع ساکنین کو اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مکسور ہے اس لیے یہاں پر چار وقفی وجوہ طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان۔ اور قصر مع الروم بنتی ہیں اور یہ چاروں وجوہ جائز ہیں۔

مقدار مد کے بارے میں قراء کے اقوال اس طرح ہیں طول بقدر تین الف اور توسط بقدر دو الف جبکہ دوسرے قول پر طول بقدر پانچ الف اور توسط بقدر تین الف ہے اور یہ دونوں قول مد اصلی کے علاوہ ہیں۔ قصر کی مقدار دونوں اقوال

میں صرف ایک الف ہے۔ یادر ہے کہ الف سے مراد دو حرکت ہے۔

چونکہ موقوف علیہ مکسور ہے اس لیے یہاں پر اسکان وروم دونوں طرح وقف ہوسکتا ہے۔

وقف بالاسکان:

موقوف علیہ اگر متحرک ہے تو اس کو ساکن کر کے وقف کریں گے اسے وقف بالاسکان کہتے ہیں۔ اور یہ زبر۔ زیر اور پیش تینوں حرکات پر ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزیر اور دوپیش پر بھی وقف بالاسکان ہوتا ہے۔

وقف بالروم:

موقوف علیہ کی حرکت کے تہائی حصہ پڑھنے کو روم کہتے ہیں یہ وقف صرف دوحرکات پر ہوتا ہے زیر اور پیش اسی طرح دوزیر اور دوپیش پر بھی وقف بالروم ہوتا ہے۔

وقف بلحاظ معنیٰ:

اَلرَّجِیۡمِ: پر وقف' وقف تام ہے۔

وقف تام:

موقوف علیہ کا اگر مابعد سے لفظی اور معنوی کوئی تعلق نہ ہوتو اسے وقف تام کہتے ہیں۔ وقف تام کے مابعد سے ابتداء ''ابتداء تام'' کہلاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

محل بسملہ

ابتداء سورت (سورۃ البراءۃ پر بِسۡمِ اللّٰهِ نہیں پڑھی جائے گی)

حکم بسملہ:

چونکہ ابتداء سورت میں بسملہ لکھی ہوئی ہے۔ اس لیے بسم اللہ پڑھی جائے گی۔ لیکن درمیان سورت سے اگر

تلاوت شروع کی جائے تو پھر بسم اللہ پڑھنے نہ پڑھنے میں اختیار ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ: (۱) لفظ اَللّٰهُ کا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا لام تعریف کا دوسرے لام میں ادغام ہے۔ اور یہ ادغام مثلین ہے۔ اور یہاں لام تعریف حروف شمسیہ میں سے حرف لام پر داخل ہو رہا ہے۔

(۲) لفظ اَللّٰهُ کے ماقبل میم پر کسرہ ہے اس لیے لفظ اَللّٰهُ کے لام کو ترقیق سے پڑھیں گے۔

اَلرَّحْمٰنِ: (۱) اَلرَّحْمٰنِ کا ہمزہ بھی وصلی ہے جو کہ وسط کلام میں حذف ہو جاتا ہے۔ لام کا راء میں ادغام جو کہ خلیل اور سیبویہ کے نزدیک متقاربین میں سے ہے جبکہ فراء کے نزدیک متجانسین میں سے ہے۔ اور یہاں لام تعریف حروف شمسیہ میں سے حرف راء پر داخل ہو رہا ہے۔

(۲) راء مشدد مفتوح ہے اس لیے راء کو پُر پڑھیں گے۔

(۳) میم کا کھڑا زبر الف کے قائم مقام ہے۔ اس لیے اس کو الف کی ذاتی اور طبعی مقدار کے مطابق پڑھیں۔ کیونکہ اس سے کم میں حرف حرف نہ رہے گا بلکہ فتحہ کی حرکت بن جائے گی جو کہ صریحاً غلط ہے اور یہ لحن جلی ہے۔

اَلرَّحِيْمِ: میں ہمزہ، لام تعریف اور راء کے قواعد وہی ہیں جو کہ اَلرَّحْمٰنِ میں مذکور ہیں۔

اَلرَّحِيْمِ: کی یاء میں بحالت وقف مد عارض وقفی ہے اور اس میں اسکان کی حالت میں طول۔ توسط۔ قصر تینوں جائز ہیں لیکن طول اولیٰ ہے۔

اَلرَّحِيْمِ: بحالت وقف میں دو ساکن یاء مدہ اور میم کے جمع ہونے کی صورت میں اجتماع ساکنین ہو رہا ہے۔ اور اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر پہلا ساکن حرف مدہ اور دوسرا ساکن عارضی ہو تو ایسے اجتماع ساکنین کو اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان۔ اور قصر مع الروم چاروں جائز ہیں۔ مقدار مد کے متعلق قراء کے اقوال۔ وقف بالاسکان۔ اور وقف بالروم کی تعریف ہم استعاذہ کے اجراء میں بیان کر چکے ہیں۔

وقف بلحاظ معنی:

اَلرَّحِیْمِ: پر وقف تام ہے۔وقف تام کی تعریف ہم استعاذہ کے ذیل میں بیان کر آئے ہیں۔

سورۃ الفاتحۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

اَلْحَمْدُ: (۱) لام تعریف کا ہمزہ وصلی مفتوح ہوتا ہے یعنی وسط کلام میں یہ ہمزہ گر جاتا ہے۔اور ابتدأ پڑھا جاتا ہے۔اور اس ہمزہ کو ہمیشہ فتحہ کی حرکت دی جاتی ہے۔

(۲) اَلْحَمْدُ کا لام تعریف لام قمریہ ہے یعنی اس لام کا بعد والے حرف حاء میں ادغام نہیں ہے۔ بلکہ اس کو اپنے مخرج سے ظاہر کر کے پڑھا جائے گا۔اور حروف قمریہ کا مجموعہ "اِبْغِ حَجَّکَ وَ خَفْ عَقِیْمَهٗ" ہے۔

لِلّٰهِ: چونکہ لفظ اللہ کے لام سے پہلے لام اول پر کسرہ ہے اس لیے لفظ اللہ کے لام کو ترقیق سے پڑھیں گے۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ: (۱) راء مفتوح ہے اس لیے پُر پڑھی جائے گی۔

(۲) باء مشدد کو سختی سے ادا کریں۔ کیونکہ اس میں صفت شدت پائی جاتی ہے اور تشدید کو بھی خوب واضح ادا کیا جائے ایسا نہ ہو کہ پڑھنے میں تشدید حذف ہو جائے ایسی صورت میں رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی بجائے رَبِ الْعٰلَمِیْنَ ہو جائے گا۔اور تشدید کو تخفیف سے پڑھنا لحن جلی ہے۔

(۳) اَلْعٰلَمِیْنَ کا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا اور یہ لام لام قمریہ ہے۔

(۴) کھڑے زبر کو ایک الف کی مقدار کے مطابق پڑھیں۔

(۵) اَلْعٰلَمِیْنْ پر حالت وقف میں دو ساکن یاء مدہ اور نون کے جمع ہونے کی صورت میں اجتماع ساکنین ہو رہا ہے اور اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر پہلا ساکن حرف مدہ اور دوسرا ساکن عارضی ہو تو ایسے اجتماع ساکنین کو اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔

(۶) اَلْعٰلَمِيْنْ کی یاء میں بحالت وقف مد عارض وقفی ہے اور اسکان کی حالت میں طول۔ توسط۔ اور قصر تینوں جائز ہیں لیکن طول اولیٰ ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان تینوں وجوہ جائز ہیں۔

وقف بلحاظ معنیٰ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر وقف، وقف حسن ہے اور اگر وقف کیا جائے تو چونکہ یہ وقف کی علامت نہیں ہے اس لیے ماقبل سے اعادہ ہوگا۔

اَلْعٰلَمِيْنْ: پر وقف، وقف حسن ہے مگر رَأْسِ آیت ہے اس لیے ماقبل سے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ مابعد سے ابتداء کرے۔

وقف حسن:

وقف حسن سے مراد یہ ہے کہ موقوف علیہ کا اگر مابعد سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں لیکن وقف کرنے سے معنیٰ خراب نہ ہوتے ہوں تو اس جگہ وقف کرنے کو وقف حسن کہا جاتا ہے۔

اَلرَّجِيْمِ۔ اَلرَّحِيْمِ۔ اور اَلْعٰلَمِيْنَ پر فصل کل کے لحاظ سے اڑتالیس وجوہ بنتی ہیں۔ جن میں بالاتفاق جائز یہ ہیں:

(۱) تینوں میں طول مع الاسکان۔ (۲) تینوں میں توسط مع الاسکان (۳) تینوں میں قصر مع الاسکان

(۴) اَلرَّجِيْمِ اور اَلرَّحِيْمِ دونوں پر قصر مع الروم اور اَلْعٰلَمِيْنْ پر قصر مع الاسکان۔

یہ چاروں وجوہ بالاتفاق جائز ہیں۔ اور دو وجوہ مختلف فیہ ہیں۔ تفصیل کے لیے المرشد اور شرح فوائد مکیہ ملاحظہ فرمائیں۔

اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کے قواعد کا اجراء بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کے ذیل میں بیان ہو چکا ہے۔

وقفی وجوہ: طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان اور قصر مع الروم چاروں وجوہ جائز ہیں۔

اَلرَّحِيۡمۡ پر وقف بلحاظ معنی وقف حسن ہے۔

مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ○

مٰلِكِ: (۱) مٰلِكِ کی میم پر کھڑے زبر کا قاعدہ اَلرَّحۡمٰنِ کے قواعد کے ذیل میں بیان ہو چکا ہے۔

(۲) کاف کے کسرہ کو اتنا نہ کھینچا جائے کہ حرف مدہ پیدا ہو جائے۔

يَوۡمِ الدِّيۡنِ: (۱) واؤ ساکن ماقبل زبر ہو تو ایسی واؤ کو واولین کہتے ہیں۔ اور اس واؤ کو اس کے مخرج یعنی انضمام شفتین سے اس طرح ادا کریں کہ آواز میں نرمی ہو۔ اور آواز جاری رہے۔ اس طرح ادا نہ کریں کہ مخرج میں آواز بند ہو جائے۔

(۲) واولین کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کو اچھی طرح گول کر کے ادا کریں۔

(۳) اَلدِّيۡنِ: میں لام تعریف کا ہمزہ وصلی مفتوح ہے جو وسط کلام میں حذف ہوا۔ لام تعریف کا دال میں ادغام متقاربین ہے اور اس لام کو لام شمسیہ کہتے ہیں۔

(۴) اَلدِّيۡنۡ پر حالت وقف میں دو ساکن یاء مدہ اور نون کے جمع ہونے کی صورت میں اجتماع ساکنین ہو رہا ہے اور اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر پہلا ساکن حرف مدہ اور دوسرا ساکن عارضی ہو۔ تو ایسے اجتماع ساکنین کو اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔

(۵) اَلدِّيۡنۡ کی یاء میں بحالت وقف مد عارض وقفی ہے۔ اور اس میں اسکان کی حالت میں طول۔ توسط۔ اور قصر مع الاسکان تینوں جائز ہیں لیکن طول اولیٰ ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

موقوف علیہ مکسور ہونے کی وجہ سے اس میں طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان اور قصر مع الروم چاروں وجوہ جائز ہیں۔

وقف بلحاظ معنیٰ: وقف تام ہے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝

اِیَّاکَ نَعْبُدُ: (۱) اِیَّا کا ہمزہ قطعی ہے۔ حروف میں لام تعریف کے ہمزہ کے سوا باقی تمام حروف کا ہمزہ قطعی ہی ہوتا ہے۔ اسی لیے یہ ہمزہ ماقبل سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں حذف نہیں ہوتا۔

(۲) اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں کاف کے زبر اور دال کی پیش کو اتنا نہ کھینچا جائے کہ حروف مدہ پیدا ہو جائے۔

نَسْتَعِیْنُ: (۱) مدعارض وقفی ہے کیونکہ حروف مد کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہے۔

(۲) اجتماع ساکنین علی حدہ یعنی دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہو رہے ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ اور دوسرا ساکن عارضی ہو۔ اجتماع ساکنین کی یہ قسم اجتماع ساکنین علی حدہ کہلاتی ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مضموم ہے اس لیے وقفی وجوہ سات بنیں گی۔ طول توسط۔ قصر مع الاسکان۔ طول توسط قصر مع الاشمام اور قصر مع الروم اور ساتوں وجوہ جائز ہیں۔ وقف بالاسکان اور وقف بالروم کی تعریفات ذکر کی جا چکی ہیں اب یہاں وقف بالاشمام کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

وقف بالاشمام:

موقوف علیہ کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا اسے وقف بالاشمام کہتے ہیں یہ صرف ایک پیش اور دو پیش پر ہوتا ہے۔

وقف بلحاظ معنی

وقف تام ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ پروقف حسن ہے۔لیکن چونکہ یہ وقف آیت کے بیچ میں ہے۔اس لیے ماقبل سے اعادہ ضروری ہے۔ نَسْتَعِيْنُ پراگر وقف کریں تو یہ وقف تام ہے لیکن اگر اِيَّاكَ پر وقف کریں تو یہ وقف قبیح کہلائے گا۔ وقف قبیح کی تعریف یہ ہے۔

وقف قبیح:

موقوف علیہ کا اگر مابعد سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے معنی خراب ہوتے ہوں تو ایسی جگہ پر وقف کرنے کو وقف قبیح کہتے ہیں۔ وقف قبیح کا حکم یہ ہے کہ ماقبل سے اعادہ کیا جائے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ O

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ : (۱) اِهْدِنَا کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ اگر فعل کے تیسرے حرف پر فتحہ۔کسرہ یا ضمہ عارضی ہو تو فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے ایسا ہمزہ وسط کلام میں حذف ہو جاتا ہے۔اور ابتداء میں پڑھا جائے گا۔

(۲) دو حرف حلقی یعنی ہمزہ اور ھا جمع ہو رہے ہیں اور یہ اجتماع متجانسین ہے اس لیے دونوں حروف کو ان کے مخرج سے مع جمیع صفات کے واضح طور پر ادا کیا جائے۔ابتداء کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھو کہ جب ہمزہ یا ھاء اور ہمزہ یا عین اس طرح آئیں کہ ہمزہ کے بعد ھاء اور عین ساکن ہوں تو بہت اہتمام سے ادا کرو کیونکہ اکثر خیال نہ کرنے سے ایسے موقع پر ھاء اور عین یا تو بالکل ادا نہیں ہوتے یا پھر ناقص ادا ہوتے ہیں۔

(۳) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ میں اجتماع ساکنین علی غیر حدہ ہوا ہے اَلصِّرَاطَ میں لام تعریف کا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا اب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے۔یعنی اس طرح اِهْدِنَا لْصِرَاطَ: قاعدہ کے مطابق جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو پھر پہلے ساکن یعنی حرف مدہ کو حذف کر دیا جاتا

ہے۔اوراس کواجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں۔

(۴) اَلصِّرَاطَ کالام لام شمسی ہے کیونکہ اس لام کا صاد میں ادغام ہورہا ہے۔اور یہ ادغام متقاربین کہلاتا ہے۔

(۵) اَلصِّرَاطَ میں راء مفتوحہ کوپُر پڑھا جائے گا۔کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ راء پر جب زبر ہوتو راء کوپُر پڑھتے ہیں۔

(۶) اَلصِّرَاطَ کے صاد میں صفت استعلاء اطباق اور صفیر کی ادائیگی میں خاص اہتمام کرو اسی طرح طاء میں جہر۔شدت۔استعلاء اور اطباق کوخیال سے ادا کریں۔

اَلْمُسْتَقِيْمَ: (۱) ابتدائی ہمزہ وصلی مفتوح ہے جو وسط کلام میں حذف ہوجاتا ہے۔اَلْمُسْتَقِيْمَ کالام لام قمریہ ہے کیونکہ اس کا حرف میم میں اظہار ہے۔

(۲) اَلْمُسْتَقِيْمَ میں سین اور تاء میں صفت استفال وانفتاح کا خیال کرتے ہوئے ان کو ترقیق سے پڑھیں۔ایسا نہ ہو کہ حرف قاف کی مجاورت کی وجہ سے یہ حروف پُر ہوجائیں یا مشابہ پُر ہوجائیں۔اسی طرح قاف کی صفت استعلاء بھی اپنے ماقبل حروف مستفلہ سین اور تاء کی وجہ سے متاثر نہ ہو۔

(۳) مدعارض وقفی: کیونکہ یاء مدہ کے بعد سکون عارضی ہے۔

(۴) اجتماع ساکنین علی حدہ۔اس کا قاعدہ متعدد بار گزر چکا ہے لہٰذا یہاں طلباء قاعدہ خود بتائیں۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

باعتبار موقوف علیہ یہاں تین وجوہ ہیں طول توسط۔قصر مع الاسکان کیونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے۔

وقف بلحاظ معنی:

وقف حسن ہے چونکہ راٗس آیت ہے لہٰذا ماقبل سے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں مابعد سے پڑھا جائے گا۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ

صِرَاطَ الَّذِیْنَ: (۱) راء مفتوحہ پُر پڑھی جائے گی۔ایسے ہی صاد اور طاء کو بھی خیال کے ساتھ ادا کریں جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔

(۲) اَلَّذِیْنَ کا ہمزہ وصلی مفتوح ہے کیونکہ یہ ہمزہ لام تعریف کا ہے اَلَّذِیْنَ میں لام تعریف کا لام ثانی میں ادغام ہوا ہے۔لیکن یہ کلمہ ایک ہی لام سے لکھا گیا ہے کیونکہ یہ کلمہ کثیر الدور ہے اس لیے حصول تخفیف کے لیے اس کو ایک لام سے لکھا جاتا ہے۔

اَنْعَمْتَ: (۱) اَنْعَمْتَ کا ابتدائی ہمزہ قطعی مفتوح ہے۔کیونکہ باب افعال کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔

(۲) اَنْعَمْتَ کے نون میں اظہار حلقی ہے۔اور قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کے بعد حروف حلقی (ء-ہ- ع- ح- غ- خ) میں سے کوئی حرف آئے تو پھر اظہار کیا جاتا ہے۔یعنی نون ساکن وتنوین کو اس کے مخرج اصلی سے بغیر غنہ کے ادا کیا جاتا ہے۔

(۳) اَنْعَمْتَ کی میم ساکن میں اظہار ہے قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو میم ساکن میں اظہار ہوتا ہے اور اس اظہار کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

عَلَیْهِمْ: (۱) یاء لین کو اس کے مخرج وسط لسان اور اس کے مقابل اوپر کے تالو سے نرمی سے ادا کریں۔لیکن آواز میں ایسا ڈھیلا پن نہ ہو کہ جیسے حروف مدہ میں آواز دراز ہوتی ہے۔

(۲) میم ساکنہ میں وصلاً اظہار ہے۔کیونکہ میم ساکنہ کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو صرف اظہار ہی ہوتا ہے۔اور اس اظہار کا نام اظہار شفوی ہے۔

اور عَلَیْهِمْ کی میم میں وقفاً اس لیے اظہار ہے کہ اظہار۔ادغام۔اقلاب اور اخفاء وغیرہ میں اصل اظہار ہی ہے۔

وقف بلحاظ موقوف علیہ:

عَلَیۡھِمۡ میں موقوف علیہ چونکہ پہلے ہی سے ساکن ہے اس لیے یہاں صرف وقف بالسکون ہی ہوگا۔

وقف بالسکون:

موقوف علیہ اگر پہلے ہی سے ساکن ہو تو اس کو وقف میں ساکن پڑھنے کو وقف بالسکون کہتے ہیں جیسے فَحَدِّثۡ۔ فَارۡغَبۡ وغیرہ

وقف بلحاظ معنیٰ:

یہاں وقف حسن ہے۔

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۝

غَیۡرِ: (۱) یاء لین کی ادائیگی کا طریقہ اوپر عَلَیۡھِمۡ کے اجراء میں گزر چکا ہے۔

(۲) راء پر کسرہ ہے اس لیے راء کو ترقیق سے پڑھیں گے۔

الۡمَغۡضُوۡبِ: (۱) لام تعریف کا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہو جائے گا۔

(۲) یہ لام قمریہ ہے۔ اس لیے اس کا اظہار ہو رہا ہے۔

(۳) ضاد کو اس کے مخرج سے مع جمیع صفات کے صحیح طور پر ادا کریں۔ اس طرح کہ صفت جہر کی وجہ سے آواز بلند ہو رخوت کی وجہ سے جاری استعلاء کی وجہ سے پُر اطباق کی وجہ سے منہ بھر کر اصمات کی وجہ سے جماؤ کے ساتھ اور صفت استطالت کی وجہ سے اس میں درازی پائی جاتی ہو۔

(۴) واؤ مدہ کو اس طرح ادا کریں کہ مد اصلی حذف نہ ہونے پائے۔

(۵) ضاد کی تفخیم واؤ کی ترقیق پر اثر انداز نہ ہو۔

عَلَیۡھِمۡ: عَلَیۡھِمۡ کا اجراء اوپر بیان ہو چکا ہے۔

وَلَا الضَّآلِّيْنَ: (۱) وَلَا الضَّآلِّيْنَ میں لام تعریف کا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا اب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے ایک وَلَا کا الف اور دوسرا اَلضَّآلِّيْنَ کا لام قاعدہ کے مطابق پہلا ساکن چونکہ حرف مدہ ہے اس لیے اس کو حذف کر دیا گیا اور اس قاعدے کو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں۔

(۲) اَلضَّآلِّيْنَ کا لام لام شمسیہ ہے اور لام کا ضاد میں ادغام ہو رہا ہے۔ اور یہ ادغام ادغام متقاربین ہے۔

(۳) وَلَا الضَّآلِّيْنَ میں حرف ضاد کے بعد الف میں مد ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ حرف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں تشدید آئے تو اس جگہ مد کیا جاتا ہے اور ایسے مد کو مد لازم کلمی مثقل کہتے ہیں۔ اور اس کی مقدار طول ہے بقدر پانچ الف یا تین الف۔

(۴) اَلضَّآلِّيْنَ میں دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہو رہے ہیں جن میں پہلا ساکن حرف مدہ جو کہ الف ہے اور دوسرا ساکن لام ہے، جس کا سکون اصلی ہے اور ایسے اجتماع ساکنین کو اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔

(۵) اور لِيْنْ میں بھی اجتماع ساکنین علی حدہ ہے یعنی یاء مدہ اور نون کا سکون عارضی۔

(۶) مد عارض وقفی

(۷) ضاد کی صحیح ادائیگی کے متعلق ہم اَلْمَغْضُوْبِ میں بتا آئے ہیں وہاں دوبارہ ملاحظہ کر لیں۔

وقفی وجوہ باعتبار موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے اس لیے اس میں صرف طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان تین وجوہ بنیں گی۔

وقف باعتبار معنیٰ: وقف تام

سورۃ البقرۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(۱) ایک سورت کے خاتمے پر دوسری سورت شروع کرتے ہوئے (سورۃ البراءۃ کے علاوہ) بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنی ضروری ہے۔

(۲) یہاں پر فصل وصل کی صورتوں میں تین حالتیں جائز اور ایک حالت ناجائز ہے۔

(۱) فصل کل:

یعنی غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ٥ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥ الٓمّٓ اور یہ صورت جائز ہے۔ یعنی تمام آیات کو الگ الگ سانس میں پڑھنا فصل کہلاتا ہے۔

(۲) وصل کل:

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الٓمّٓ ٥ یعنی تمام آیات کو ایک ہی سانس میں پڑھنا اسے وصل کل کہتے ہیں اور یہ بھی جائز ہے۔

(۳) فصل اول وصل ثانی:

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ٥ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الٓمّٓ ٥ یعنی وَلَا الضَّآلِّیۡنَ پر سانس توڑ دینا اور نئے سانس میں بِسۡمِ اللّٰهِ اور اگلی آیت کو ملا کر پڑھنا اسے فصل اول وصل ثانی کہتے ہیں۔ اور یہ بھی جائز ہے۔

(۴) وصل اول فصل ثانی:

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥ الٓمّٓ ٥ یعنی وَلَا الضَّآلِّیۡنَ اور بِسۡمِ اللّٰهِ کو ایک ہی سانس میں پڑھنا اور الرَّحِیۡمِ کے آخر میں وقف کرنا۔ اور نئے سانس میں سورۃ کو شروع کرنا اسے وصل اول فصل ثانی کہتے ہیں اور یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ اس سے اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ بِسۡمِ اللّٰهِ ختم ہونے والی سورت کا جزو ہے اس لیے اس احتمال سے بچنے کے واسطے اس صورت کو ناجائز کہا گیا ہے۔

(۳) بِسۡمِ اللّٰهِ کے بقایا مسائل اجراء وہی ہیں جو ہم سورۃ الفاتحہ کے شروع میں بیان کر آئے ہیں وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

الٓمّٓ

(۱) الٓمّٓ حروف مقطعات کو خوب وضاحت کے ساتھ ادا کریں۔ حروف مقطعات چودہ ہیں جن کا مجموعہ نَقَصَ عَسَلُکُمْ حَیٌّ طَاهِرٌ ہے۔

(۲) نَقَصَ عَسَلُکُمْ کے آٹھ حروف میں مد فرعی جبکہ حَیٌّ طُهْرٌ کے پانچ حروف میں مد اصلی ہے اور الف میں کوئی مد نہیں کیونکہ محل مد موجود نہیں ہے۔

(۳) لام میں جو مد ہے اس مد کا نام مد لازم حرفی مثقل ہے۔ اور اس کی مقدار طول ہے۔ بقدر پانچ الف یا تین الف۔ قاعدہ اس کا یہ ہے کہ حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد تشدید ہو۔

(۴) لام میں مد لازم حرفی مثقل اس لیے کہا گیا ہے کہ لام کی میم کا جو کہ ساکن ہے میم کی میم اول میں بقاعدہ اجتماع مثلین ادغام ہو رہا ہے۔ اور ادغام کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر پہلا حرف ساکن اور دوسرا حرف متحرک ہو تو ادغام ہوتا ہے اور یہ ادغام صغیر مثلین ہے۔ اور جب ادغام ہوتا ہے تو تشدید بھی آتی ہے۔ اس لیے لام میں مد بھی کریں گے اور چونکہ میم مشدد ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایک الف کی مقدار کے برابر غنہ بھی کریں گے۔

(۵) مٓ: میم میں مد لازم حرفی مخفف ہے اور مقدار اس کی بھی طول ہے۔ بقدر پانچ الف یا تین الف قاعدہ یہ ہے کہ حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد سکون ہو تو ایسے مد کو مد لازم حرفی مخفف کہتے ہیں۔

نوٹ: جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ لام اور میم میں دو مد لازم جمع ہو رہے ہیں طول کی دو مقداریں بیان ہوئیں (۱) بقدر پانچ الف (۲) بقدر تین الف۔ پڑھتے ہوئے آپ نے اس میں سے جس قول کو لیا ہے اسے لام اور میم دونوں کے مد میں اختیار کیا جائے یعنی اگر لام میں پانچ الفی مد کا قول اختیار کیا ہے تو میم میں بھی پانچ الفی والے قول کو لیا جائے اور اگر تین الف والا قول اختیار کیا ہے تو پھر لام اور میم دونوں میں تین الفی مد ہی کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ لام میں پانچ الفی مد کیا اور میم میں تین الفی مد والے قول کو لے لیا یا اس کا عکس کر دیا کہ یہ دونوں طریقے غلط ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ مد کی مقداروں میں تساوی علی القول ضروری ہے۔

(۶) لام اور میم میں اجتماع ساکنین علی حدہ کا قاعدہ بھی پایا جا رہا ہے اجتماع ساکنین علی حدہ کا قاعدہ یہ ہے کہ

حرف مدہ اورحرف ساکن دونوں ایک کلمہ میں واقع ہوں تو ایسے اجتماع کواجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ ساکن ہے لہٰذا صرف وقف بالسکون ہوگا۔ اور موقوف علیہ کا سکون چونکہ اصلی ہے اس لیے یہاں پر توسط اور قصر ناجائز ہیں صرف طول ہی ہوگا۔

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

وقف بلحاظ معنیٰ:

الٓمّٓ پر وقف تام ہے۔

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ: (۱) اس میں ذال اور تاء کے کھڑے زبر کو ایک الف کی مقدار کے مطابق کھینچ کر پڑھیں کیونکہ کھڑا زبر الف کا قائم مقام ہوتا ہے۔

(۲) **اَلْکِتٰبُ:** میں لام تعریف کا ہمزہ وصلی مفتوح ہے جو کہ وسط کلام میں حذف ہو جاتا ہے۔ اور لام لام قمریہ میں سے ہے۔ اس لیے کہ اس کا اپنے بعد والے حرف میں اظہار ہو رہا ہے۔

لَارَیْبَ: (۱) راء پر زبر ہے اس لیے قاعدہ کے مطابق یہ راء پُر پڑھی جائے گی۔

(۲) اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کا قاعدہ بھی پایا جا رہا ہے قاعدہ اس طرح ہے کہ اگر دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ ان میں پہلا ساکن کوئی حرف غیر مدہ ہو تو وقف میں اس ساکن کو باقی رکھ کر پڑھا جائے گا۔ اور یہ اجتماع ساکنین علی غیر حدہ وقف میں جائز ہے۔

(۳) لَارَیْبَ پر اگر وقف بالاسکان کریں تو یہ مدعارض لین ہے۔ اس لیے یہاں پر طول۔ توسط اور قصر تینوں جائز ہیں مگر قصر اولیٰ ہے۔

فِيْهِ : (۱) فِيْـهِ میں پائی جانے والی ھاء کو ھاء ضمیر کہتے ہیں ھاء ضمیر یا تو مکسور ہوتی ہے یا مضموم تعریف یہ ہے کہ کلمہ کے آخر میں مثل کاف خطاب کے جو ھاء لاحق ہوتی ہے اسے ھاء ضمیر کہتے ہیں۔

(۲) ھاء ضمیر مکسور کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر ھاء ضمیر سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ ہو تو ھاء ضمیر مکسور ہوتی ہے۔

(۳) ھاء ضمیر میں عدم صلہ کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر ھاء ضمیر کا ماقبل یا مابعد ساکن یا مشدد ہو تو ھاء ضمیر میں عدم صلہ ہوتا ہے۔یعنی بغیر اشباع کے پڑھی جاتی ہے۔

(۴) فِيْهِ میں ھاء ضمیر پر وقف بالروم میں تین مذاہب ہیں:

(۱) ہر حال میں ناجائز (۲) ہر حال میں جائز ہے (۳) ھاء ضمیر کے ماقبل واؤ ساکن یا یاء ساکن یا ضمہ یا کسرہ نہ ہوں تو پھر ھاء ضمیر میں روم واشمام صحیح ہے اور یہی مذہب راجح ہے۔

(۵) فِيْـهِ هُدًى کو وصلاً پڑھا جائے تو دو ھاء اکٹھی ہو رہی ہیں۔یعنی اجتماع مثلین ہو رہا ہے اور ایسے موقع پر دونوں حروف مثلین کو وضاحت کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ ھاء اول حذف ہو جائے یا ان دونوں میں سے کوئی ھاء ناقص ادا ہو۔

دوسرے یہ کہ ھاء کو ادغام سے بچانا بھی ضروری ہے کیونکہ یہاں ادغام کا قاعدہ نہیں پایا جا رہا ہے اس لیے کہ ادغام کی شرط میں پہلے حرف کا ساکن ہونا ضروری ہے۔

(۶) هُـدًى پر وقف کی صورت میں دوزبر کی تنوین کو وقف میں الف سے بدل کر وقف کریں گے اور اس وقف کو وقف بالابدال کہتے ہیں یعنی هُدًى سے هُدٰى۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ : (۱) هُدًى میں نون تنوین کا لام میں ادغام ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف يَـرْمَلُوْنْ میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں پر ادغام ہوتا ہے۔اور نون ساکن و تنوین کا لام وراء میں ادغام بلا غنہ ہوتا ہے۔

(۲) خلیل اور سیبویہ کے مذہب پر یہ ادغام ادغام متقاربین تام ہے۔اور فراء کے نزدیک ادغام متجانسین تام ہے کیونکہ وہ لام نون اور راء کا ایک ہی مخرج بتاتے ہیں۔تفصیل اس طرح ہے:

ادغام کا لغوی مطلب:

ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا ہے پہلا حرف جو نون تنوین ہے مدغم اور دوسرا حرف جو کہ لام ہے مدغم فیہ

کہلائے گا۔

ادغام کی تعریف:

مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

ادغام متقاربین:

ادغام متقاربین سے مراد یہ ہے کہ ایسے دو حروف جو قریب المخرج ہوں یا ان کی صفات میں اختلاف پایا جاتا ہو متقاربین کہلاتے ہیں۔

ادغام متجانسین:

ادغام متجانسین سے مراد یہ ہے کہ ایسے دو حروف جن کا مخرج ایک ہو مگر صفات میں اختلاف ہو متجانسین کہلاتے ہیں۔

ادغام تام:

ادغام تام سے مراد یہ ہے کہ مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔

(۳) بطریق شاطبیہ تو صرف ادغام بلا غنہ ہی ہے۔ اور بطریق طیبہ ادغام بلا غنہ اور ادغام مع الغنہ دونوں صحیح ہیں۔

لِلْمُتَّقِيْنَ: (۱) لِلْمُتَّقِيْنَ اصل میں لِ اَلْمُتَّقِيْنَ ہے قاعدہ یہ ہے کہ لام تعریف کے ہمزہ وصل پر جب لام تاکید یا لام جارہ داخل ہوں تو لام تعریف کے ہمزہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اور دونوں لاموں کو ملا کر لکھا جاتا ہے۔

(۲) لام ثانی لام قمریہ ہے جس کا میم میں اظہار ہو رہا ہے حروف قمریہ کا مجموعہ ہے اِبْغِ حَجَّکَ وَ خَفْ عَقِيْمَهٗ

(۳) یہاں وقفاً اجتماع ساکنین علی حدہ کا قاعدہ بھی پایا جا رہا ہے۔ قاعدہ طلباء خود بیان کریں۔

(۴) مد عارض وقفی

وقف بلحاظ موقوف علیہ: چونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے۔ اس لیے طول توسط۔ قصر مع الاسکان تین وجوہ

ہیں۔اور تینوں جائز ہیں۔

وقف بلحاظ معنیٰ: وقف حسن

وقف معانقہ:

لَارَيْبَ ∴ فِيْهِ ∴ هُدًى یہاں وقف معانقہ ہے اس پر وقف ووصل کرنے کی درج ذیل شکلیں ہیں:

(۱) لَا رَيْبَ وقف فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

(۲) لَا رَيْبَ فِيْهِ وقف هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

(۳) لَارَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

یہ تینوں طریقے صحیح ہیں۔

(۴) لَارَيْبْ وقف فِيْهْ وقف هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

یہ طریقہ غلط ہے۔

لَارَيْبَ پر مد عارض لین اور لِلْمُتَّقِيْنَ پر مد عارض وقفی ہے ان دونوں شکلوں کو جمع کرنے سے نو وقفی وجہیں بنتی ہیں۔تفصیل کے لیے المرشد اور شرح فوائد مکیہ دیکھیں۔

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

اَلَّذِيْنَ: (۱) لام تعریف کا ابتدائی ہمزہ ہمیشہ وصلی مفتوح ہوتا ہے۔یعنی وسط کلام میں یہ ہمزہ گر جاتا ہے۔اور ابتداء میں اس کو فتحہ کی حرکت دی جاتی ہے۔

لام تعریف کے علاوہ دیگر حروف کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔جیسے اَوْ ـ اَمْ ـ اَنْ ـ اِنَّ وغیرہ

(۲) اَلَّذِيْنَ کے دیگر قواعد سورۃ الفاتحہ میں صِرَاطَ الَّذِيْنَ کے ذیل میں بیان ہو چکے ہیں وہاں دوبارہ ملاحظہ فرمالیں۔

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ: (۱) ہمزہ ساکنہ کو اس کے مخرج یعنی اقصیٰ حلق مع جمیع صفات کے ادا کریں اس طرح کہ ہمزہ واؤ سے نہ بدلنے پائے۔

(۲) بِالْغَيْبِ اصل میں بِاَلْغَيْبِ ہے ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا لام کا غین میں اظہار ہے۔ اس لیے کہ یہ لام قمریہ ہے۔

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ: (۱) واؤ کو انضمام شفتین سے یعنی ہونٹوں کو خوب گول کر کے ادا کریں۔

(۲) اَلصَّلٰوةَ کا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔ لام تعریف کا صاد میں ادغام ہے اور یہ ادغام متقاربین کہلاتا ہے۔ اور یہ لام لام شمسیہ ہے۔

(۳) اس چیز کا خیال رکھیں کہ صاد مستعلیہ اور مطبقہ حرف ہے۔ اور لام مستفلہ اور منفتحہ ہے۔ تو صاد کی تفخیم کا لام کی ترقیق پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہیے۔

(۴) اَلصَّلٰوةَ کی تاء کو تاء مدورہ اور تاء مربوطہ کہتے ہیں اور ایسی تاء پر صرف وقف بالابدال ہوتا ہے یعنی گول تاء کو وقف میں ھاء ساکنہ سے بدل دیتے ہیں اور چونکہ تاء مدورہ کے ماقبل الف بھی ہے۔ اس لیے طول توسط قصر مع الاسکان تینوں وجوہ جائز ہیں۔

وَمِمَّا: (۱) وَمِمَّا اصل میں وَمِنْ مَّا ہے نون ساکنہ کا میم میں ادغام ہے۔ لیکن چونکہ یہ کلمہ موصول ہے اس لیے وَمِنْ پر وقف صحیح نہیں ہے۔ بلکہ مَا پر ہی وقف ہوگا۔ کیونکہ وقف کی تعریف ہے۔ کہ کلمہ غیر موصول کے آخر میں سانس توڑ کر ٹھہرنا۔

(۲) میم مشدد میں غنہ ضروری ہے۔ اور غنہ کا مطلب ہے آواز کو بقدر ایک الف خیشوم سے ادا کرنا اور یہ غنہ غنہ زمانی ہے اور یہ غنہ بطور صفت کے خیشوم سے ادا کیا جاتا ہے۔ اور اس کو غنہ زمانی اس لیے کہتے ہیں کہ اس غنہ کو بالارادہ ایک الف کے برابر ادا کرتے ہیں تفصیل کے لیے المرشد دیکھیں۔

(۳) اصل کے اعتبار سے وَمِمَّا میں میم پر شد ادغامی ہے اس لیے کہ مِنْ کے نون کا مَّا کی میم میں ادغام ہو رہا ہے۔ اور رسم الخط کے اعتبار سے یہ شد وضعی ہے اس لیے کہ نون مرسوم نہیں ہے۔

رَزَقْنٰهُمْ: (۱) راء پر زبر ہے اس لیے راء کو پُر پڑھیں گے۔

(۲) چونکہ قاف ساکن ہے اس لیے صفت قلقلہ کو خوب وضاحت سے ادا کریں۔

(۳) میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو وہاں اظہار ہوتا ہے۔ اور اس اظہار کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

يُنْفِقُوْنَ: (۱) نون ساکن وتنوین کے بعد حروف حلقی۔ يَرْمَلُوْنِ اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو وہاں پر اخفاء مع الغنہ ہوتا ہے۔ اور اس غنہ کی مقدار ایک الف ہے اور یہ غنہ زمانی ہے جو کہ بطور ذات کے خیشوم سے ادا کیا جاتا ہے۔ اور حروف اخفاء پندرہ ہیں: ت۔ ث۔ ج۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ف۔ ق۔ ک۔

(۲) اس اخفاء کا طریقہ یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کو اس کے مخرج اصلی یعنی کنارہ زبان اور تالو سے علیحدہ رکھ کر اس کی آواز کو خیشوم میں چھپا کر اس طرح ادا کیا جائے کہ نہ تو ادغام ہو اور نہ اظہار ہو بلکہ دونوں کے بین بین ہو۔

(۳) يُنْفِقُوْنَ پر وقف کی صورت میں اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کا قاعدہ بھی پایا جا رہا ہے۔ یہ قاعدہ چونکہ اس سے قبل بہت مرتبہ آ چکا ہے اس لیے اس قاعدے کو طلباء بیان کریں۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

کیونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے اس لیے طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان تینوں وجوہ جائز ہیں۔

وقف بلحاظ معنیٰ:

یہاں پر وقف کافی ہے۔ وقف کافی کی تعریف یہ ہے:

وقف کافی:

موقوف علیہ کا اگر مابعد سے تعلق معنوی ہو اور لفظی تعلق نہ ہو تو اسے وقف کافی کہتے ہیں۔ اور مابعد سے ابتداء بھی ابتداء کافی کہلاتی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○

وَالَّذِيْنَ: (۱) ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا لام تعریف کا دوسرے لام میں ادغام ہے۔ لیکن کثرت دور کی وجہ سے ایک لام لکھا جاتا ہے اور یہ ادغام ادغام مثلین ہے۔

(۲) وَالَّذِيْنَ کی یاء میں مد اصلی ہے۔

يُؤْمِنُوْنَ: (۱) ہمزہ کو اس کے مخرج مع جمیع صفات کے خوب تحقیق سے ادا کیا جائے۔

(۲) يُؤْمِنُوْنَ کی واؤ میں مد اصلی کا خیال رکھا جائے۔

بِمَآ اُنْزِلَ: (۱) بِمَآ کے الف پر مد جائز ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں آرہا ہو تو بطریق شاطبی اس مد میں صرف توسط بقدر دو الف ڈھائی الف یا چار الف ہے۔ جبکہ بطریق جزریؒ اس میں قصر بھی جائز ہے۔ اگر بِمَا پر وقف کیا جائے تو صرف مد اصلی ہوگا کیونکہ جب پہلے کلمہ پر وقف کیا جاتا ہے تو سبب مد پڑھنے میں نہیں آتا۔

(۲) اگر ایک سے زیادہ مد منفصل جمع ہو رہے ہوں تو ان تمام مدود میں تساوی علی القول کا خیال کرنا ضروری ہے یعنی ابتداء تلاوت میں مد منفصل پر اگر دو الفی والے قول کو اختیار کیا ہے تو پھر ہر مد منفصل پر دو الفی مد ہی کیا جائے۔ اسی طرح اگر ڈھائی الف یا چار الف یا قصر میں سے کسی قول کو لیا ہے تو پھر ہر مد منفصل پر ڈھائی الف یا چار الف یا پھر قصر ہی کیا جائے ایسا نہ ہو کہ کسی جگہ مد منفصل پر دو الف کہیں ڈھائی الف کہیں چار الف اور کہیں قصر کر دیا کہ یہ انداز تلاوت کی خوبصورتی کو ختم کر دے گا۔

(۳) اُنْزِلَ میں ہمزہ کو تحقیق سے ادا کیا جائے۔

(۴) نون ساکن میں اخفائے حقیقی کیا جائے اور اخفاء کا قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کے بعد حروف حلقی۔ يَرْمَلُوْن اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو اس وقت نون ساکن وتنوین میں اخفاء مع الغنہ ہوگا۔ جس کی مقدار

ایک الف ہے۔ اور اس اخفاء کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کو اس کے مخرج اصلی یعنی کنارہ زبان اور تالو سے علیحدہ رکھ کر اس کی آواز کو خیشوم میں چھپا کر اس طرح ادا کیا جائے کہ نہ تو اظہار ہو اور نہ ادغام۔

(۵) زاء میں صفت صفیر کو خوب اچھی طرح ادا کیا جائے

اِلَیۡکَ: (۱) اِلَیۡکَ میں ہمزہ کو بالتحقیق ادا کیا جائے۔ اور یاء لین کو اس کے مخرج یعنی وسط زبان اور اس کے مقابل اوپر کے تالو سے نرمی سے ادا کیا جائے اس طرح پر کہ آواز مخرج میں بند نہ ہو کیونکہ یاء لین رخوہ حرف ہے اور حروف رخوہ میں آواز جاری رہتی ہے۔

وَمَآ اُنۡزِلَ: (۱) اس کا اجراء وہی ہے جو بِمَآ اُنۡزِلَ میں بیان ہوا ہے۔

(۲) اس آیت میں دو مد منفصل جمع ہو رہے ہیں اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مد منفصل میں مقداریں ہیں یعنی بطریق شاطبی و جزری (۱) دو الف (۲) ڈھائی الف (۳) چار الف جبکہ بطریق جزری مد منفصل میں (۴) قصر بھی ہے۔ یاد رہے کہ اقوال مد میں تساوی علی القول کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔ اب جب ان چاروں مقادیر مد کو آپس میں ضرب دی جائے تو (4x4 =16) سولہ وجوہ بنتی ہیں۔

شمار	بِمَآ اُنۡزِلَ	وَمَآ اُنۡزِلَ	حکم وجوہ
۱	قصر	قصر	صحیح
۲	قصر	دو الف	غیر صحیح
۳	قصر	ڈھائی الف	غیر صحیح
۴	قصر	چار الف	غیر صحیح
۵	دو الف	قصر	غیر صحیح
۶	دو الف	دو الف	صحیح
۷	دو الف	ڈھائی الف	غیر صحیح
۸	دو الف	چار الف	غیر صحیح
۹	ڈھائی الف	قصر	غیر صحیح

۱۰	ڈھائی الف	دو الف	غیر صحیح
۱۱	ڈھائی الف	ڈھائی الف	صحیح
۱۲	ڈھائی الف	چار الف	غیر صحیح
۱۳	چار الف	قصر	غیر صحیح
۱۴	چار الف	دو الف	غیر صحیح
۱۵	چار الف	ڈھائی الف	غیر صحیح
۱۶	چار الف	چار الف	صحیح

ان سولہ میں سے چار وجوہ بالاتفاق صحیح ہیں اور بقایا وجوہ کہ جن میں تساوی علی القول نہیں رہا ان کا پڑھنا غیر صحیح ہے۔

مزید تفصیل کے لیے المرشد اور شرح فوائد مکیہ ملاحظہ کریں۔

مِنْ قَبْلِكَ: (۱) مِنْ حرف جر کے نون میں اخفاء مع الغنہ ہے قاعدہ پیچھے کلمہ اُنْزِلَ میں بیان ہو چکا ہے۔

(۲) مِنْ پر وقف کی صورت میں نون میں اخفاء نہیں کیا جائے گا اس لیے کہ اخفاء کا قاعدہ مابعد حرف کو ملا کر پڑھنے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اور مِنْ پر وقف کی صورت میں کلمہ اپنی اصلی حالت یعنی اظہار کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

(۳) قَبْلِكَ میں قاف اور باء دونوں حروف قلقلہ ہیں لیکن قاف متحرک اور باء ساکن ہے اس لیے باء میں صفت قلقلہ کو خوب واضح کرو۔

(۴) قاف کی تفخیم باء کی ترقیق پر اثر انداز نہ ہو یعنی ایسا نہ ہو کہ قاف کو پُر پڑھنے کے ساتھ باء بھی پُر ہو جائے اور ایسا کرنا یقیناً غلط ہے کیونکہ قاف حرف مستعلیہ اور باء حرف مستفلہ ہے۔

وَبِالْاٰخِرَةِ: (۱) بِالْاٰخِرَةِ اصل میں بِاَلْاٰخِرَةِ ہے قاعدہ کے مطابق ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔

(۲) لام تعریف چونکہ حرف قمری ہمزہ پر داخل ہو رہا ہے اس لیے اس کا اظہار ہے۔ اور حروف قمریہ کا مجموعہ ہے

اِبْغِ حَجَّکَ وَخَفْ عَقِیْمَہْ

(۳) راء پر زبر ہے اس لیے راء کو پُر پڑھیں گے۔

(۴) گول تاء پر ہمیشہ وقف بالابدال ہوتا ہے۔یعنی گول تاء کو وقف میں ھاء ساکنہ سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ گول تاء پر روم واشمام جائز نہیں صرف اور صرف وقف بالابدال ہی ہوگا۔

هُمْ يُوْقِنُوْنَ: (۱) هُمْ کی میم میں اظہار شفوی ہے قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی بھی حرف آئے تو اس وقت میم میں اظہار ہوگا۔یعنی میم کو بغیر غنہ کے اس کے مخرج سے مع جمیع صفات کے ادا کیا جائے گا۔

(۲) يُوْقِنُوْنَ کا اگر اگلی آیت سے وصل کیا جائے تو پھر دونوں واؤ میں مد اصلی ہے لیکن اگر وقف کیا جائے تو پھر پہلی واؤ میں تو مد اصلی ہی ہے۔جبکہ دوسری واؤ میں مد عارض وقفی کی وجہ سے طول۔توسط اور قصر مع الاسکان تینوں وجوہ جائز ہیں۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے اس لیے وقف صرف اسکان کے ساتھ ہی ہوگا روم واشمام جائز نہیں یعنی طول۔ توسط۔قصر مع الاسکان۔اور تینوں وجوہ جائز ہیں۔

وقف بلحاظ معنیٰ: یہاں وقف بلحاظ معنیٰ وقف کافی ہے۔

اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ٥

اُولٰٓئِکَ: (۱) ہمزہ اول وثانی کو خوب تحقیق کے ساتھ ادا کیا جائے۔

(۲) اُولٰٓئِکَ کی واؤ پڑھنے میں نہیں آتی ہے۔اور ایک قاعدہ یاد رکھیں کہ جو حرف تینوں حرکات۔جزم اور تشدید سے خالی ہوں وہ پڑھنے میں نہیں آتے مگر صرف حرف الف اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے۔باوجود حرکات۔جزم

اورتشدید سے خالی ہونے کے پھر بھی پڑھا جاتا ہے۔

یہاں ہم چند کلمات اور ایسے ذکر کرتے ہیں کہ جن میں حروف تو لکھے ہوئے ہیں مگر وہ پڑھنے میں نہیں آتے جیسے سَاُورِیْکُمْ۔ لَاُوصَلِّبَنَّکُمْ۔ اُولُوْا۔ اُولَاتِ۔ مِنْ تَوَرَآئِ۔ تِلْقَآئِ۔ اِیْتَآئِ وغیرہ

نوٹ: یہ جو کہا گیا ہے کہ الف حرکات۔ جزم اور تشدید سے خالی ہونے کے باوجود پڑھا جاتا ہے۔ بعض مواقع میں الف لکھا ہوا تو ہوتا ہے مگر پڑھنے میں نہیں آتا جیسے

اَنَا۔ ثَمُوْدَا۔ اوران کلمات کی مزید تفصیل جمال القرآن۔تیسیر التجوید۔المرشد اور شرح فوائد مکیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) اُولٰٓئِکَ میں لام پر کھڑا زبر ہے اور کھڑا زبر الف کے قائم مقام ہوتا ہے۔اور اس کے بعد ہمزہ آرہا ہے قاعدہ یہ ہے کہ حرف مدہ اور ہمزہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں تو وہاں پر مد کرنا ضروری ہے۔اور اس کی مقدار توسط ہے۔ بقدر دو الف۔ڈھائی الف۔اور چار الف۔اور اس مد کو مد واجب اور مد متصل بھی کہتے ہیں۔

(۴) اگر ایک سے زیادہ مد متصل جمع ہو رہے ہوں تو ان تمام مدود میں تساوی علی القول کا خیال کرنا ضروری ہے۔ یعنی ابتداء تلاوت میں مد متصل پر اگر دو الفی والے قول کو اختیار کیا ہے تو پھر ہر مد متصل پر دو الفی مد ہی کیا جائے اسی طرح اگر ڈھائی الف یا چار الف میں سے کسی قول کو لیا ہے تو پھر ہر مد متصل پر ڈھائی الف یا چار الف ہی مد کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی جگہ مد متصل پر دو الف کہیں ڈھائی الف اور کہیں چار الف مد کر دیا کہ اس طرح کرنے سے تلاوت کی خوبصورتی جاتی رہے گی۔

(۵) حرف مد کو ادا کرنے کے بعد ہمزہ کو خوب تحقیق سے ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ایسا نہ ہونے پائے کہ حرف مدہ میں مد کا تو خیال رکھا جائے لیکن ہمزہ کو نرمی سے یا ڈھیلا سا پڑھ دیا جائے کہ ایسا کرنا غلط ہے۔

عَلٰی: (۱) عَلٰی میں لام پر کھڑا زبر ہے اس لیے اس میں مد اصلی کی مقدار کو بقدر ایک الف ادا کیا جائے۔

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ: (۱) نون تنوین کا میم میں ادغام ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف یَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں پر ادغام ہوتا ہے۔ یَنْمُوْ کے چار حرفوں میں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔

(۲) نون تنوین کا میم میں ادغام' ادغام متقاربین ہے ادغام متقاربین کا قاعدہ یہ ہے کہ ایسے دو حروف جو کہ

قریب المخرج ہوں اور ان کی صفات میں بھی اختلاف پایا جاتا ہو متقاربین کہلاتے ہیں۔

ادغام کا لغوی مطلب۔ تعریف اس کی اقسام نیز ادغام تام وناقص کی تعریف طلباء خود بیان کریں۔

(۳) نون تنوین کا میم میں ادغام مختلف فیہ ہے۔

مختلف فیہ سے مراد یہ ہے کہ ادغام کے وقت جب غنہ ادا ہوتا ہے تو کچھ قراء غنہ نون کا مانتے ہیں اور کچھ میم کا مانتے ہیں۔ تو جو قراء غنہ نون کا مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک ادغام ناقص ہے اور جو حضرات غنہ میم کا مانتے ہیں ان کے نزدیک ادغام تام ہوگا مگر یہ بات یاد رہے کہ یہ اختلاف صرف لفظی ہے ادا میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اداء پر ناقص و تام کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ دیگر کلمات میں ادغام تام وناقص کا اثر ادا پر ہوتا ہے۔

(۴) هُدًى پر وقف بالا بدال ہے قاعدہ یہ ہے کہ دوزبر کی تنوین کو وقف میں الف سے بدل لیتے ہیں۔

(۵) مِنْ کے نون ساکن کا راء میں ادغام بلا غنہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف يَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں پر ادغام ہوتا ہے۔ يَـنْـمُـوْ کے چار حرفوں میں ادغام مع الغنہ جبکہ لام وراء کے دو حرفوں میں ادغام بلا غنہ ہوتا ہے۔

اور یہ ادغام بلا غنہ بطریق شاطبی ؒ ہے۔ جبکہ بطریق طیبہ ادغام مع الغنہ اور بلا غنہ دونوں وجوہ ہیں۔ مگر ادغام مع الغنہ کے لیے شرط یہ ہے کہ نون مرسوم ہو۔ جیسا کہ یہاں نون مرسوم ہے۔

(۶) رَّبِّهِمْ کی راء کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء مشدد مفتوح کو پُر پڑھا جاتا ہے۔

نوٹ: راء مشدد بھی ایک راء کے حکم میں ہے پس خود اس کی حرکت کا اعتبار کر کے اس کو پُر یا باریک پڑھیں گے بعض ناواقف اس کو دو راء سمجھتے ہیں پہلی ساکن اور دوسری متحرک تو راء ساکن کو ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے باریک جبکہ راء متحرک کو پُر پڑھتے ہیں یعنی مِنْ رَبِّهِمْ کہ یہ طریقہ ادائیگی بالکل غلط ہے۔

(۷) میم ساکن میں اظہار شفوی ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو اس وقت میم میں اظہار کیا جاتا ہے۔

وَ أُولٰٓئِكَ : (۱) اس کا اجراء وہی ہے جو أُولٰٓئِكَ میں بیان ہو چکا ہے۔

(۲) اس آیت میں دو مقامات پر مد واجب آ رہے ہیں اور مد واجب کی مقدار جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے دو الف ڈھائی الف اور چار الف ہے جب ہم ان مقداروں کو آپس میں ضرب دیتے ہیں تو نو وجوہ سامنے آتی ہیں۔ یعنی تین

مقدار مد پہلے اُولٰٓئِكَ کی اور تین مقدار مد دوسرے وَاُولٰٓئِكَ کی یعنی:

$9 = 3 \times 3$

اب ہم ان مقادیر کو جدول کے ذریعے مزید واضح کرتے ہیں:

شمار	اُولٰٓئِكَ (اول)	وَاُولٰٓئِكَ (ثانی)	حکم وجوہ
۱	دو الف	دو الف	صحیح
۲	دو الف	ڈھائی الف	غیر صحیح
۳	دو الف	چار الف	غیر صحیح
۴	ڈھائی الف	دو الف	غیر صحیح
۵	ڈھائی الف	ڈھائی الف	صحیح
۶	ڈھائی الف	چار الف	غیر صحیح
۷	چار الف	دو الف	غیر صحیح
۸	چار الف	ڈھائی الف	غیر صحیح
۹	چار الف	چار الف	صحیح

جدول پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نو میں سے تین وجوہ صحیح ہیں اور چھ وجوہ غیر صحیح ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے المرشد فی مسائل التجوید والوقف اور شرح فوائد مکیہ ملاحظہ کریں۔

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ: (۱) هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اصل میں هُمْ اَلْمُفْلِحُوْنَ ہے ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا اب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے یعنی هُمْ کی میم اور اَلْمُفْلِحُوْنَ کا لام قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن میم جمع یا واو لین جمع ہو تو پھر پہلے ساکن کو ضمہ دیا جاتا ہے۔

واو لین جمع کی مثال عَصَوُا الرَّسُوْلَ۔ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وغیرہ

نوٹ: هُمْ پر وقف کی صورت میں صرف وقف بالاسکان ہوگا وقف بالاشمام اور روقف بالروم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ میم پر ضمہ عارضی ہے جو کہ اجتماع ساکنین کو ختم کرنے کے لیے لایا گیا ہے۔

(۲) اَلۡمُفۡلِحُوۡنَ کا لام لام قمریہ ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

اَلۡمُفۡلِحُوۡنَ میں چونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے اس لیے یہاں پر طول توسط۔ قصر مع الاسکان تین وقفی وجوہ ہوں گی اور تینوں جائز ہیں۔

وقف بلحاظ معنیٰ: یہاں پر وقف تام ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ
اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ○

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا: (۱) ان کا ابتدائی ہمزہ ہمزہ قطعی ہے۔ اور تمام حروف کے ہمزہ قطعی ہی ہوتے ہیں۔ سوائے لام تعریف کے ہمزہ کے۔

(۲) نون مشدد میں غنہ ضروری ہے غنہ کی مقدار ایک الف ہے۔

(۳) اَلَّذِيۡنَ کا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا لام تعریف کا لام ثانی میں ادغام ہوا ہے جبکہ کثرت دور کی وجہ سے لکھا ایک لام ہی جاتا ہے۔

(۴) كَفَرُوۡا کی راء کو پُر پڑھیں قاعدہ یہ ہے کہ جب راء پر ضمہ ہو تو ایسی راء پُر پڑھی جاتی ہے۔

(۵) اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا میں یاء مدہ اور واؤ مدہ میں مد اصلی کا خیال رکھ کر پڑھیں۔

سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ: (۱) سَوَآءٌ میں مد واجب ہے قاعدہ یہ ہے کہ حرف مدہ اور ہمزہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں تو اس کو مد متصل اور مد واجب کہتے ہیں۔ اور اسکی مقدار توسط ہے۔ بقدر دو الف۔ ڈھائی الف اور چار الف کے۔

(۲) نون تنوین میں اظہار ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی (ء-ھ-ع-ح-غ-خ) میں سے کوئی حرف آ جائے تو نون ساکن یا تنوین میں اظہار ہوتا ہے۔ اور اس اظہار کو اظہار حلقی یا اظہار حقیقی کہتے ہیں۔

(۳) عَلَيْهِمْ کی یاءلین کو نرمی سے ادا کریں۔

(۴) میم میں اظہار ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو میم ساکن میں اظہار ہوتا ہے اور اس اظہار کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

سَوَآءٌ کی وقفی وجوہ: سَوَآءٌ پر بحالت وقف پانچ وقفی وجوہ جائز ہیں۔ چونکہ موقوف علیہ ہمزہ ہے اور وہ مضموم ہے اس لیے اس میں اسکان۔ اشمام۔ روم تینوں جائز ہیں۔

(۱۔۲) طول۔ توسط مع الاسکان۔

(۳۔۴) طول توسط مع الاشمام

(۵) توسط مع الروم

اسکان اور اشمام میں قصر اس لیے ناجائز ہے کہ قصر کرنے سے سبب اصلی کا الغاء ثابت ہوتا ہے اور سبب عارضی کا اعتبار لازم آتا ہے۔ جو کہ جائز نہیں۔ یعنی سبب اصلی ہمزہ ہے۔ جو کہ قوی سبب ہے جبکہ سکون عارضی طور پر آتا ہے۔

وقف بالروم میں قصر اور طول اس لیے ناجائز ہیں کہ وقف بالروم کو حکم میں وصل کے کہا گیا ہے۔ تو چونکہ حالت وصل میں اس مد پر توسط ہی ہوتا ہے۔ اس لیے قصر اور طول دونوں وجوہ ناجائز ہوئیں۔

ءَاَنْذَرْتَهُمْ: (۱) دونوں ہمزوں کو خوب تحقیق کے ساتھ ان کے مخرج مع جمیع صفات کے ادا کیا جائے ایسا نہ ہو کہ پہلے یا دوسرے ہمزہ میں تسہیل ہو جائے۔

(۲) نون ساکن میں اخفاء مع الغنہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ حروف حلقی حروف یَرْمَلُوْن اور باء کے علاوہ کوئی بھی حرف آ جائے تو اس وقت نون میں اخفاء مع الغنہ کیا جاتا ہے اور اس اخفاء کو اخفائے حقیقی کہتے ہیں۔

(۳) اخفاء کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کو اس کے مخرج اصلی یعنی کنارہ زبان اور تالو سے علیحدہ رکھ کر اس کی آواز کو خیشوم میں چھپا کر اس طرح ادا کریں کہ نہ تو ادغام ہو نہ اظہار۔

(۴) راء کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل زبر یا پیش ہو تو راء کو پُر پڑھتے ہیں۔

(۵) میم ساکن میں اظہار ہے اور اس اظہار کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ: (۱) اَمْ۔ لَمْ اور تُنْذِرْهُمْ تینوں کلمات کی میم ساکن میں اظہار ہے اور اس اظہار کو اظہار

شفوی کہتے ہیں۔

(۲) نون ساکن میں اخفاء مع الغنہ ہے اور اس اخفاء کو اخفائے حقیقی کہتے ہیں۔

(۳) راء کو ترقیق سے پڑھیں گے۔ قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل زیر ہو تو راء کو ترقیق سے پڑھتے ہیں۔

لیکن اس را کو مرقق پڑھنے کی تین شرائط ہیں۔

(۱) کسرہ اصلی ہو۔ (۲) کسرہ اسی کلمہ میں ہو۔ (۳) مابعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں نہ ہو۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ: (۱) مد عارض وقفی۔ قاعدہ یہ ہے کہ حروف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہو تو اس وقت اس میں طول۔ توسط۔ اور قصر تینوں جائز ہیں مگر طول اولی ہے۔

(۲) اجتماع ساکنین علی حدہ یعنی یُؤْمِنُوْنَ کی واؤ مدہ اور نون کا عارضی سکون' قاعدہ یہ ہے کہ دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ اور دوسرا ساکن عارضی ہو تو پھر وقف میں پہلے ساکن کو کھینچ کر پڑھنا جائز ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے اس لیے صرف طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان تین وجوہ جائز ہیں۔

وقف بلحاظ معنی: يُؤْمِنُوْنَ پر وقف کافی ہے۔

> خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۝

خَتَمَ اللّٰهُ: (۱) ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوگا۔

(۲) لفظ اَللّٰهُ کے لام کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ لفظ اللہ سے ماقبل زبر یا پیش ہو تو لفظ اَللّٰهُ کے لام کو پُر پڑھتے ہیں۔

اورالف اپنی تفخیم وترقیق میں ماقبل کا تابع ہوتا ہے۔چونکہ ماقبل لام کو پُر پڑھا جا رہا ہے اس لیے لفظ اَللّٰـهُ میں الف بھی پُر پڑھا جائے گا۔لیکن اس کے بعد ھاءکو ترقیق سے ہی پڑھنا چاہیے۔

ماقبل مضموم کی مثالیں جیسے عَبۡدُاللّٰهِ۔ رَفَعَهُ اللّٰهُ وغیرہ۔

عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ وَ عَلٰى سَمۡعِهِمۡ: ان میں جو حروف مدہ ہیں وہ طلباء خود بیان کریں۔اس طرح ان میں جو میم ساکن آ رہی ہے ان کے قواعد بھی طلباء خود بیان کریں۔ان کا اوپر بہت مواقع پر اجراء ہو چکا ہے۔

وَ عَلٰٓى اَبۡصَارِهِمۡ: (۱) وَ عَلٰٓى پر مد منفصل ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ حرف مدہ پہلے کلمہ کے آخر میں اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو تو ایسے موقع پر حالت وصل میں مد کیا جاتا ہے۔اور اس مد کی مقدار توسط ہے۔بقدر دو الف۔ ڈھائی الف اور چار الف۔اور قصر بقدر ایک الف یعنی مد اصلی۔

بطریق شاطبی صرف توسط اور بطریق طیبہ قصر و توسط دونوں جائز ہیں۔

(۲) اگر وَ عَلٰى پر وقف کریں تو پھر مد فرعی نہ ہوگا بلکہ صرف مد اصلی بقدر ایک الف کیا جائے گا۔

اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ اگر پہلی جگہ مد منفصل میں توسط کیا ہے۔تو پھر ختم تلاوت تک تمام مواقع میں توسط ہی کیا جائے۔اسی طرح اگر ابتدا تلاوت میں مد منفصل میں قصر کیا ہے تو پھر ختم تلاوت تک ہر مد منفصل میں قصر ہی کیا جائے ایسا نہ کریں کہ کہیں توسط اور کہیں قصر کہ یہ چیز تلاوت کے حسن و خوبصورتی اور رونق کے خلاف ہے۔

(۳) اَبۡصَارِهِمۡ میں چونکہ باء ساکن ہے۔اس لیے صفت قلقلہ کو خوب اچھی طرح ادا کریں۔

(۴) باء کی ترقیق کا اہتمام کریں۔اس کے بعد صاد حرف مستعلیہ مطبقہ آ رہا ہے کہ کہیں حرف صاد کی مجاورت کی وجہ سے باء بھی مفخم نہ ہو جائے۔

(۵) صاد اور الف دونوں کو خوب اچھی طرح پُر اور منہ بھر کر ادا کریں اور الف اپنی تفخیم وترقیق میں ماقبل کا تابع ہوتا ہے۔نیز الف کو بھی اسی قدر پُر پڑھا جائے گا جتنا کہ حرف صاد کو پُر کیا جائے گا۔

(۶) راء کو ترقیق سے پڑھیں۔قاعدہ یہ ہے کہ راء پر کسرہ ہو تو راء کو ترقیق سے پڑھتے ہیں۔

(۷) میم ساکن میں اظہار شفوی ہے۔

غِشَاوَةٌ وَّ لَهُمۡ: (۱) نون تنوین کا واؤ میں ادغام مع الغنہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد

حروف یَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں پر ادغام ہوتا ہے۔ یَنْمُوْ کے چار حرفوں میں ادغام مع الغنہ جبکہ لام وراء میں ادغام بلا غنہ ہوتا ہے۔

(۲) نون تنوین کا واؤ میں ادغام ادغام متقاربین ہے اور یہ ادغام متقاربین ناقص ہے ادغام ناقص کی تعریف یہ ہے کہ مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی رہ جائے ادغام ناقص کہلاتا ہے۔

(۳) غِشَاوَةٌ کی تاء مدورہ پر صرف وقف بالابدال ہے یعنی گول تاء کو وقف میں ھاء ساکنہ سے بدل کر پڑھیں گے۔ نیز اس تاء میں روم اور اشمام جائز نہیں ہے۔

(۴) وَلَهُمْ کی میم میں اظہار شفوی ہے۔ طلباء قاعدہ خود بتائیں۔

عَذَابٌ عَظِيْمٌ: (۱) عَذَابٌ کی تنوین میں اظہار ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی (ء-ھ-ع-ح-غ-خ) میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں پر اظہار ہوتا ہے اور اس اظہار کو اظہار حلقی یا حقیقی کہتے ہیں۔

(۲) مد عارض وقفی: قاعدہ طلباء خود بتائیں۔

(۳) اجتماع ساکنین علی حدہ: قاعدہ طلباء خود بتائیں۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مضموم ہے اس لیے یہاں پر سات وقفی وجوہ بنتی ہیں اور ساتوں جائز ہیں۔

(۱۔۲۔۳) طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان۔

(۴۔۵۔۶) طول۔ توسط۔ قصر مع الاشمام

(۷) قصر مع الروم

وقف بالروم میں طول اور توسط اس لیے ناجائز ہے کہ وقف بالروم حکم میں وصل کے ہوتا ہے اور چونکہ وقف بالروم میں موقوف علیہ متحرک ہو جاتا ہے اور حرکت کا کچھ حصہ پڑھا جاتا ہے اس لیے صرف مد اصلی ہی ہوتا ہے کیونکہ مد کا سبب نہیں پایا جا رہا ہے۔

وقف بلحاظ معنیٰ: یہاں وقف تام ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۝

(آل عمران: ۱ و ۲)

الٓمّٓ : (۱) یہ حروف مقطعات ہیں اور حروف مقطعات کا مجموعہ نَقَصَ عَسَلُكُمْ حَیٌّ طَاهِرٌ ہے ان میں سے نَقَصَ عَسَلُكُمْ کے آٹھ حروف میں مدفرعی ہوتا ہے۔ جبکہ حَیٌّ طَهُرٌ میں مداصلی ہے اور الف میں حرف مد نہیں ہے۔

(۲) لام میں مدلازم حرفی مثقل ہے جبکہ میم میں مدلازم حرفی مخفف ہے اور مدلازم میں طول بقدر پانچ الف یا تین الف ہے۔ ''لام'' کی میم ساکن ہے اور ''میم'' کی میم متحرک ہے میم ساکن کے بعد جب میم متحرک آئے تو اس جگہ ادغام کیا جاتا ہے جسے ادغام صغیر مثلین کہتے ہیں۔ ادغام کے بعد اس کلمہ کو پڑھنے کی شکل اس طرح ہوئی الٓمّیٓمٓ۔ مقدار مد میں تساوی علی القول کا خیال رکھا جائے اس کی تفصیلی بحث ہم سورۃ البقرہ کے اوائل الٓمّٓ کے ذیل میں کر آئے ہیں وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) اگر الٓمّٓ کی میم پر وقف نہ کریں اور آگے لفظ اَللّٰهُ سے وصل کر کے پڑھیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ الٓمّٓ کی میم جو کہ ساکن ہے (اور جس کا سکون اصلی ہے) اس کو فتحہ دے کر لفظ اَللّٰهُ کے لام سے ملا دیں گے اس قاعدے کا نام اجتماع ساکنین علی غیر حدہ ہے۔ یعنی دو ساکنوں کا دو کلموں میں جمع ہونا۔ قاعدہ یہ ہے کہ الٓمّٓ اَللّٰهُ میں سے ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔ اب قاعدہ کے مطابق دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے ایک الف لام میم کی میم جس کا سکون لازمی ہے اور ایک لفظ اَللّٰهُ کا لام قاعدہ کے مطابق جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن مِنْ حرف جر کا نون اور الٓمّٓ کی میم ہو تو پھر پہلے ساکن کو فتحہ دے کر مابعد کلمہ سے ملاتے ہیں۔

(۴) الٓمّٓ کی میم کا جب لفظ اَللّٰهُ سے وصل کریں گے تو چاہے میم پر طول کر لیا جائے چاہے قصر کر لیا جائے دونوں طرح صحیح ہے۔ طول کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میم میں سکون اصلی ہے۔ اس لیے اصل کے مطابق طول کیا جاتا ہے جبکہ قصر کی وجہ یہ ہے کہ میم عارضی طور پر متحرک ہو جاتی ہے اس لیے حرکت عارضی کا اعتبار کرتے ہوئے میم میں قصر

بھی جائز ہے۔ یہ بات یادر ہے کہ حالت وصل میں طول وقصر تو جائز ہیں جبکہ توسط نا جائز ہے۔

(۵) میم کی میم ساکنہ کو جب فتحہ دے کر لفظ اَللّٰہُ سے ملایا جائے تو اس بات کا خیال رہے کہ میم پر شد پیدا نہ ہو اس طرح الٓمّٓیّٓمَّ اللّٰہُ کہ اس طرح پڑھنا غلط ہے حالت وصل میں میم کی یاء میں چاہے مد کریں چاہے قصر کریں۔ لیکن میم پر تشدید پیدا ہونے سے بچایا جائے۔

نوٹ: حالت وصل میں الف۔لام۔میم کی میم کو فتحہ دینے کا قاعدہ صرف سورۃ آل عمران کے ابتداء میں ہے اس کے علاوہ یہ کیفیت اور کہیں نہیں پائی جاتی۔

(۷) لفظ اَللّٰہُ کا ابتدائی ہمزہ وصلی ہے اور وسط کلام میں گر جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ہمزہ لام تعریف کا ہے۔

(۸) اگر لفظ اَللّٰہُ سے ابتداء کریں تو پھر لفظ اَللّٰہُ پُر پڑھا جائے گا قاعدہ یہ ہے کہ لفظ اَللّٰہُ کے لام سے پہلے اگر زبر یا پیش آ جائے تو لفظ اَللّٰہُ کے لام کو پُر پڑھتے ہیں۔ اسی طرح حالت وصل میں چونکہ میم ساکنہ پر فتحہ آ جاتا ہے۔ تو اس وقت بھی لفظ اَللّٰہُ کا لام پُر ہی پڑھا جائے گا۔

(۹) لفظ اَللّٰہُ کی ھاء ھائے اصلیہ ہے ھاء اصلیہ وہ ھاء ہوتی ہے۔ جو کہ نفس کلمہ کی ہو یعنی کلمہ کا جزو ہو۔ اور اگر اس ھاء کو کلمہ سے جدا کر دیا جائے تو کلمہ کی ہیئت بگڑ جائے اس کے علاوہ دیگر ھائے اصلیہ کی مثالیں:

وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ – مُتَشَابِهٍ – لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ اور تَنْتَهِ وغیرہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: (۱) لَآ میں مد جائز ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو ایسے حرف مدہ پر بطریق شاطبیہ توسط جبکہ بطریق طیبہ قصر و توسط دونوں جائز ہیں۔

(۲) اِلٰهَ کی ھاء ھائے اصلیہ ہے۔

اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ: (۱) دونوں کلمات کا ہمزہ، ہمزہ وصلی ہے جو کہ وسط کلام میں گر جاتا ہے۔ جبکہ دونوں کلمات کا لام، لام قمریہ ہے کیونکہ یہ حروف قمریہ پر داخل ہو رہا ہے۔ حروف قمریہ کا مجموعہ اِبْغِ حَجَّكَ وَ خَفْ عَقِيْمَهٗ ہے۔

(۲) اگر اَلْحَيُّ پر وقف کیا جائے تو تین وقفی وجوہ بنتی ہیں۔ چونکہ موقوف علیہ مضموم ہے (۱) وقف بالاسکان (۲) وقف بالاشمام (۳) وقف بالروم

لیکن اس بات کا خیال رہے کہ تینوں وقوف میں موقوف علیہ صحیح طور پر مشدد ادا ہو۔اس طرح کے کلمات میں اکثر طلباء جب وقف کرتے ہیں تو اس میں موقوف علیہ کو مخفف ادا کرتے ہیں اور یہ صریحاً غلط ہے اور یہ لحن جلی کہلائے گی مشدد حرف کی ادائیگی میں دو حرف کی دیر ہوتی ہے۔

(۴) اَلْقَیُّوْمُ: مد عارض وقفی ہے اور اجتماع ساکنین علی حدہ کا قاعدہ بھی پایا جارہا ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مضموم ہے اس لیے یہاں پر سات وجوہ جائز ہیں۔

(۱۔۲۔۳) طول۔توسط۔قصر مع الاسکان

(۴۔۵۔۶) طول۔توسط۔قصر مع الاشمام

(۷) قصر مع الروم

اور یہ ساتوں وجوہ جائز ہیں۔

چونکہ موقوف علیہ مضموم ہے اس لیے اسکان۔اشمام اور روم تینوں طرح وقف ہوسکتا ہے۔

(۱) وقف بالاسکان:

موقوف علیہ اگر متحرک ہے تو اس کو ساکن کر کے وقف کریں گے اسے وقف بالاسکان کہتے ہیں۔یہ تینوں حرکات میں ہوتا ہے۔

(۲) وقف بالاشمام:

موقوف علیہ کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا اسے وقف بالاشمام کہتے ہیں۔اور یہ پیش میں ہوتا ہے۔

(۳) وقف بالروم:

موقوف علیہ کی حرکت کے تہائی حصہ پڑھنے کو روم کہتے ہیں یہ وقف صرف دو حرکات پر ہوتا ہے زیر اور پیش۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(الانعام: ۱۴۳)

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ: (۱) میم کے کھڑے زبر میں جو کہ الف کے قائم مقام ہے مد اصلی ہے۔ گول تاء پر صرف وقف بالا بدال ہے یعنی گول تاء کو وقف میں ہاء ساکنہ سے بدل کر ثَمٰنِيَهْ پڑھیں گے۔

(۲) اَزْوَاجٍ کا ہمزہ قطعی ہے۔ اس لیے وسط کلام میں باقی رہے گا اور پڑھا جائے گا۔

(۳) اگر اَزْوَاجْ پر وقف کریں تو مد عارض وقفی ہے۔ اور اجتماع ساکنین علی حدہ کا قاعدہ بھی پایا جا رہا ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مکسور ہے اس لیے یہاں پر چار وقفی وجوہ جائز ہیں: (۱۔۲۔۳) طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان۔

(۴) قصر مع الروم

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ: (۱) اگر اَزْوَاجٍ کا مِنْ سے وصل کریں تو يَرْمَلُوْن کے قاعدہ کے تحت نون کا من کی میم میں ادغام مع الغنہ ہوگا۔ اور یہ ادغام متقاربین مختلف فیہ کہلائے گا۔

(۲) مِنَ الضَّاْنِ میں اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کا قاعدہ پایا جا رہا ہے۔ مِنَ الضَّاْنِ میں ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔ اب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے ایک مِنْ حرف جر کا نون دوسرا اَلضَّاْنِ کا لام قاعدہ کے مطابق پہلے ساکن یعنی مِنْ حرف جر کے نون کو فتحہ دیا گیا۔

(۳) اَلضَّاْنِ کا لام تعریف چونکہ حرف شمسی پر داخل ہوا ہے اس لیے اس کا ادغام ہے اور یہ ادغام متقاربین میں سے ہے۔

(۴) مِنَ الضَّانْ پروقف کی صورت میں دوساکن جمع ہو جاتے ہیں جن میں سے پہلا ساکن ہمزہ ہے اس لیے دونوں حروف کو اور خاص طور پر ہمزہ کی تحقیق کا خوب خیال رکھا جائے۔بعض طلباء ایسے کلمات پر جب وقف کی ضرورت پیش آتی ہے۔تو کبھی تو ہمزہ کو متحرک کر دیتے ہیں یا ہمزہ کو الف سے بدل دیتے ہیں۔یا ہمزہ میں تسہیل ہو جاتی ہے۔یہ تمام حالتیں غلط ہیں۔اس لیے اگر ایسے کلمات پر وقف کی ضرورت پیش آئے تو ہمزہ کو خوب تحقیق مع السکون سے ادا کریں۔

(۵) اِثْنَيْنِ کا ہمزہ وصلی ہے قاعدہ یہ ہے کہ سات اسماء غیر مصادر جو کہ قرآن میں مذکور ہوئے ہیں ان کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے جو وسط کلام میں حذف ہو جاتا ہے اور جب اس ہمزہ سے ابتداء کی جاتی ہے تو اس ہمزہ کو کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے۔وہ سات اسماء غیر مصادر یہ ہیں۔جن کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔

(۱) اِبْنٌ (۲) اِبْنَتٌ (۳) اِمْرُؤٌ (۴) اِمْرَاَتٌ (۵) اِسْمٌ (۶) اِثْنَانِ یا اِثْنَيْنِ (۷) اِثْنَتَانِ یا اِثْنَتَيْنِ

وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ: (۱) وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ کا اجراء بھی مِنَ الضَّانِ اثْنَيْنِ کی طرح ہے لہٰذا اس کا اجراء طلباء خود کریں اور بتائیں کہ کون کون سے قواعد یہاں پائے جاتے ہیں۔

(۲) اِثْنَيْنْ میں وقفاً مد عارض لین پایا جا رہا ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ حرف لین کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہو تو اسے مد عارض لین کہتے ہیں۔

(۳) اجتماع ساکنین علی غیر حدہ قاعدہ یہ ہے کہ دوساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن کوئی حرف غیر مدہ ہو تو وقف میں ایسے ساکن کو باقی رکھ کر پڑھا جائے گا۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مکسور ہے اس لیے چار وقفی وجوہ جائز ہیں (۱۔۲۔۳) طول۔توسط۔قصر مع الاسکان (۴) قصر مع الروم

نوٹ: اگر اَزْوَاجٍ پر بھی وقف کیا جائے اور اِثْنَيْنْ پر بھی وقف کیا جائے تو کل سولہ وقفی وجوہ بنتی ہیں۔ اس کی تفصیل الرشد میں ملاحظہ فرمائیں۔

قُلْ ءٰٓ الذَّكَرَيْنِ: (۱) قُلْ کے لام کے سکون کو خوب اچھی طرح ظاہر کر کے پڑھیں۔

(۲) ءٰٓ الذَّكَرَيْنِ اصل میں ءَ اَلذَّكَرَيْنِ ہے پہلا ہمزہ قطعی مفتوح جبکہ دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح ہے قاعدہ یہ ہے کہ اگر ہمزہ قطعی مفتوح ہمزہ وصلی مفتوح پر داخل ہو تو پھر ہمزہ وصلی مفتوح وسط کلام میں حذف نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کو تحقیق سے پڑھا جاتا ہے۔اب ایسے ہمزہ کو پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

(۱) ابدال کا طریقہ

ہمزہ وصلی مفتوح کو ماقبل کی حرکت کے مطابق خالص حرف مدہ سے بدل لیں۔ جب ابدال کیا جائے گا تو چونکہ حرف مد کے بعد تشدید ہے اس لیے مدلازم کلمی مثقل بھی ہوگا مدلازم کلمی مثقل کا قاعدہ یہ ہے کہ کلمہ قرآنی میں حرف مدہ کے بعد تشدید پائی جائے تو یہاں پر طول ہوگا جس کی مقدار پانچ الف یا تین الف ہے۔

(۲) تسہیل کا طریقہ

اگر ہمزہ قطعی مفتوح ہمزہ وصلی مفتوح پر داخل ہو تو ہمزہ وصلی کو تسہیل سے بھی پڑھا جا سکتا ہے تسہیل کا طریقہ یہ ہے کہ ہمزہ کو ہمزہ اور حرف مد کے درمیان اس طرح پڑھنا کہ نہ تو وہ حرف مد ہو اور نہ ہی وہ ہمزہ اور ایسے ہمزہ کو ہمزہ مسہلہ کہتے ہیں۔

اور یہ دونوں طریقے جائز اور صحیح ہیں ایسے تین کلمات قرآن میں پائے جاتے ہیں جو کہ چھ مواقع پر آئے ہیں:

(۱)	ءٰٓ الذَّكَرَيْنِ	(الانعام دو جگہ)
(۲)	ءٰٓ الْـٰٔنَ	(یونس میں دو جگہ)
(۳)	ءٰٓ اللّٰهُ	(یونس۔النمل)

مگر یاد رہے کہ ءَ اَعْجَمِيٌّ (حم السجدة) کے دوسرے ہمزہ میں صرف تسہیل ہی تسہیل ہے اور اس کو تسہیل وجوبی کہتے ہیں۔ بقایا درج بالا تین کلمات میں پائی جانے والی تسہیل کو تسہیل جوازی اور ابدال کو ابدال جوازی کہتے ہیں۔

(۳) ءٰٓ الذَّكَرَيْنِ میں اجتماع ساکنین علی حدہ کا قاعدہ بھی پایا جا رہا ہے۔ یعنی یہاں پر دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہو رہے ہیں جن میں سے پہلا ساکن الف جو کہ حرف مدہ ہے جبکہ دوسرا ساکن حرف لام ہے جس کا ذال میں ادغام

ہو رہا ہے قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں اور ان میں پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو ان میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ: مذکورہ بالا تین کلمات میں چار قواعد پائے جا رہے ہیں جن کا اوپر تفصیلاً اجراء بھی کرایا جا چکا ہے۔ اب یہاں اجمالاً ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) تینوں کلمات میں ابدال جوازی کا قاعدہ

(۲) تینوں کلمات میں تسہیل جوازی کا قاعدہ

(۳) تینوں کلمات میں اجتماع ساکنین علی حدہ کا قاعدہ

(۴) ءٰٓالذَّكَرَيْنِ اور ءٰٓاللّٰهُ میں مد لازم کلمی مثقل جبکہ ءٰٓالْئٰنَ میں مد لازم کلمی مخفف کا قاعدہ پایا جا رہا ہے۔

(۴) ءٰٓالذَّكَرَيْنِ میں لام تعریف چونکہ حرف شمسی ذال پر داخل ہو رہا ہے اس لیے اس کو ادغام سے پڑھا جائے گا۔ اور یہ ادغام ادغام متقاربین کہلائے گا۔

(۵) ءٰٓالذَّكَرَيْنِ میں راء چونکہ مفتوح ہے اس لیے اس کو پُر پڑھیں گے۔

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ: (۱) حَرَّمَ کی راء مشدد مفتوح ہے اس لیے اسکو پُر پڑھیں گے۔

(۲) اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ میں اَمِ کا ہمزہ قطعی ہے اور تمام حروف کے ابتدائی ہمزہ ہمیشہ قطعی ہوتے ہیں۔ سوائے لام تعریف کے ہمزہ کے کہ اس کا ہمزہ ہمیشہ وصلی مفتوح ہوتا ہے۔

(۳) اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ میں لام تعریف کا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا اب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے ایک اَمْ کی میم دوسرا اَلْاُنْثَيَيْنِ کا لام ایسے اجتماع کو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ۔ میم جمع۔ واو لین جمع۔ مِنْ حرف جر کا نون اور الٓمّٓ حروف مقطعات کی میم کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو تو پھر پہلے ساکن کو کسرہ دے کر دوسرے ساکن سے ملایا جاتا ہے۔

(۴) اَلْاُنْثَيَيْنِ کا لام لام قمریہ ہے جو کہ حروف قمریہ میں سے ہمزہ پر داخل ہو رہا ہے۔ اس لیے اس لام کو اظہار سے پڑھا جائے گا۔

(۵) اَلۡاُنۡثَيَيۡنِ میں دو یاء جمع ہو رہی ہیں جن میں سے یاء اول متحرک جبکہ یاء ثانی لین ہے اس لیے ان دونوں یاءات کو خوب وضاحت کے ساتھ ان کے مخرج سے جمیع صفات کے ادا کیا جائے۔

اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ: (۱) اَمَّا کی میم مشدد ہے اس لیے اس میں غنہ ضروری ہے۔ غنہ کی مقدار ایک الف ہے۔

(۲) اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ میں ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا اب یہاں پر دو ساکن دو کلموں میں جمع ہونے سے اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کا قاعدہ پایا جا رہا ہے۔ پہلا ساکن اَمَّا کا الف ہے جبکہ دوسرا ساکن اِشۡتَمَلَتۡ کا شین ہے قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ ان میں پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو پھر پہلے ساکن یعنی حرف مدہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

(۳) فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور یا مضموم ہوتا ہے اور مفتوح قطعی ہوتا ہے۔ اِشۡتَمَلَتۡ کا ہمزہ وصلی مکسور ہے قاعدہ یہ ہے کہ فعل کے تیسرے حرف پر فتحہ، کسرہ یا ضمہ عارضی ہو تو پھر فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔ یعنی اس کو ابتداء میں کسرہ دے کر پڑھا جاتا ہے۔ اور یہ ہمزہ بھی چونکہ وصلی ہوتا ہے اس لیے وسط کلام میں گر جاتا ہے مگر ابتداء میں پڑھا جاتا ہے۔

عَلَيۡهِ: (۱) عَلَيۡهِ کی ھاء ھاء ضمیر ہے اور ھاء ضمیر کی تعریف یہ ہے کہ کلمہ کے آخر میں مثل کاف کے جو ھاء لاحق ہوتی ہے اس کو ھائے ضمیر کہتے ہیں۔ ھائے ضمیر ھائے زائدہ کی ایک قسم ہے اور ھائے زائدہ اس ھاء کو کہتے ہیں جو نفس کلمہ (یعنی کلمہ کا جزو) نہ ہو۔

(۲) ھاء ضمیر مکسور ہے اور کسرہ کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر ھائے ضمیر کے ماقبل کسرہ ہو یا یاء ساکنہ ہو تو پھر ھاء ضمیر مکسور ہوتی ہے۔ لیکن اس قاعدہ سے چار کلمات مستثنٰی ہیں۔

(۱) اَنۡسَانِيۡهُ (الکھف) (۲) عَلَيۡهُ اللّٰهَ (الفتح) (۳) اَرۡجِهۡ (الاعراف۔ الشعراء) (۴) فَاَلۡقِهۡ (النمل)

(۴) ھائے ضمیر کو بلا کھینچے پڑھا جا رہا ہے۔ اور اس طرح بلا کھینچے پڑھنے کو اصطلاح میں عدم صلہ کہتے ہیں عدم صلہ کا قاعدہ یہ ہے کہ ھاء ضمیر کا ماقبل ساکن یا مابعد ساکن یا مشدد ہو تو پھر ھاء ضمیر میں صلہ نہیں ہوتا۔ سوائے ایک کلمہ فِيۡهٖ مُهَانًا (الفرقان) کہ باوجود ماقبل حرف ساکن ہونے کے ھاء ضمیر کو صلہ سے پڑھا گیا ہے۔

نوٹ: ان کلمات کی توجیہات المرشد اور زینۃ المصحف میں ملاحظہ فرمائیں۔

اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ : (۱) اَرْحَامُ کی راء کو پُر پڑھیں گے۔

قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل فتحہ ہو تو راء کو پُر پڑھتے ہیں۔

(۲) اَلْاُنْثَیَیْنِ کا اجراء طلباء خود کریں۔

نَبِّئُوْنِیْ: (۱) واؤ مدہ اور یاء مدہ کو ان کی اصلی مقدار یعنی ایک الف کے برابر ادا کریں۔ اکثر یہ بات طلباء میں نوٹ کی گئی ہے کہ جو حرف مدہ کلمہ کے آخر میں آ رہا ہوتا ہے وہ حالت وصل میں خیال نہ کرنے کی بناء پر حذف ہو جاتا ہے۔ اس لیے حروف مدہ کو پوری احتیاط سے ادا کریں۔

(۲) اسی طرح نَبِّئُوْنِیْ میں باء کے کسرہ کو اس قدر نہ کھینچیں کہ حرف مدہ پیدا ہو جائے کہ ایسا کرنا بھی غلط ہے۔

بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ: (۱) بِعِلْمٍ کی تنوین میں اظہار ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حروف حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے تو پھر نون ساکن یا تنوین کو بغیر غنہ کے اظہار کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اور اس اظہار کا نام اظہار حلقی اور اظہار حقیقی ہے۔

(۲) اِنْ كُنْتُمْ نونین میں اخفاء مع الغنہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی۔ یَرْمَلُوْن اور باء کے علاوہ باقی پندرہ حرفوں میں اخفاء ہوتا ہے۔

اخفاء کا طریقہ:

اس اخفاء کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ نون ساکن و تنوین کو اس کے مخرج اصلی یعنی کنارہ زبان اور تالو سے علیحدہ رکھ کر اس کی آواز کو خیشوم سے اس طرح ادا کیا جائے کہ نہ تو ادغام ہو نہ اظہار بلکہ درمیانی حالت ہو۔

نوٹ: ''کنارہ زبان کو تالو سے علیحدہ رکھ کر'' اس بات کا مطلب یہ نہیں کہ کنارہ زبان کو تالو سے بالکل نہیں لگانا بلکہ ''علیحدہ رکھ کر'' سے مراد تجافی قلیل ہے یعنی زیادہ اعتماد حرف کو ادا کرتے وقت خیشوم پر ہوتا ہے نہ کہ لسان پر۔

(۳) كُنْتُمْ کی میم میں اظہار ہے قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی بھی حرف آئے تو میم میں اظہار ہوتا ہے۔ یعنی میم کو بغیر غنہ کے اس کے مخرج سے ادا کیا جاتا ہے اور اس اظہار کا نام اظہار شفوی ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

صٰدِقِیْنَ میں چونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے اس لیے صرف تین وقفی وجوہ ہیں۔طول۔توسط۔قصر مع الاسکان اور تینوں وجوہ جائز ہیں۔

> وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝
>
> (ھود : ۴۱)

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا: (۱)فعل کا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔

(۲) راء کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل زبر ہو تو راء کو پُر پڑھتے ہیں۔

(۳)اگر اِرْكَبُوْا سے ابتداء کریں تو ہمزہ کو کسرہ کی حرکت دیں گے قاعدہ یہ ہے کہ اگر فعل کے تیسرے حرف پر فتحہ کسرہ یا ضمہ عارضی ہو تو فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔

(۴)اگر اِرْكَبُوْا سے ابتداء کریں تو بھی راء کو پُر پڑھیں گے۔کیونکہ ماقبل کسرہ عارضی ہے قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو تو راء کو پُر پڑھتے ہیں اس کی دیگر مثالیں یہ ہیں:

اِرْجِعِیْ۔اِرْجِعْ۔اِرْتَبْتُمْ۔اِرْتَضٰی وغیرہ

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا: (۱)لفظ اَللّٰہُ کے ماقبل کسرہ ہے اس لیے اَللّٰہُ کے لام کو باریک پڑھیں گے۔

(۲) مَجْرٖىهَا کی جیم میں قلقلہ ہے۔

(۳) مَجْرٖىهَا کی راء میں امالہ ہے امالہ کا لغوی مطلب ''مائل کرنا' جھکانا'' کے ہیں اور اس کی تعریف یہ ہے کہ الف کو یاء کی طرف اور فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کرنا کہ نہ خالص الف ہو اور نہ خالص یاء۔

(۴) مَجْرٖىهَا کو پڑھنے کا طریقہ اردو کے ان کلمات سے سمجھیں قطرے۔ہمارے وغیرہ کہ جیسے ان کلمات

میں راء کی ادائیگی ہے اسی طرح تقریباً امالہ والے راء کی ادائیگی بھی ہے مگر صحیح تلفظ و ادائیگی استاذ سے تلقی پر موقوف ہے۔

(۵) مَجْرٖىهَا کی راء کو ترقیق سے پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء ممالہ یعنی امالے والی راء کو ترقیق سے پڑھا جاتا ہے۔

(۶) وَمُرْسٰهَا کی راء کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ما قبل پیش ہو تو راء کو پُر پڑھتے ہیں۔

(۷) اگر وَمُرْسٰهَا پر وقف نہ کریں بلکہ اگلے کلمے سے ملا کر پڑھیں تو پھر الف مدہ میں بطریق شاطبیؒ مد فرعی بھی ہوگا۔ قاعدہ یہ ہے کہ حرف مدہ کے بعد دوسرے کلمہ میں ہمزہ ہو تو پھر مد کیا جاتا ہے جس کی مقدار توسط ہے جبکہ بطریق جزریؒ مد و قصر دونوں جائز ہیں۔

اِنَّ رَبِّیْ: (۱) حروف کا ہمزہ ہمیشہ قطعی ہوتا ہے سوائے لام تعریف کے ہمزہ کے کہ وہ وصلی مفتوح ہوتا ہے۔

(۲) نون مشدد میں غنہ ضروری ہے یعنی غنہ کی مقدار کو خیشوم سے بقدر ایک الف ادا کرنا۔

(۳) راء پر زبر ہے اس لیے راء کو پُر پڑھیں گے۔

(۴) اس بات کا خیال رہے رَبِّیْ کی یاء حذف نہ ہونے پائے یعنی پڑھنے میں رَبِّ بغیر یاء کے نہ ہو۔ کیونکہ یہ لحن جلی ہے۔

لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ: (۱) لَغَفُوْرٌ کی راء پر پیش ہے اس لیے راء کو پُر پڑھیں گے۔

(۲) نون تنوین کا راء میں ادغام ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف یَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام ہوتا ہے۔ یَنْمُوْ کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ اور لام راء میں ادغام بلا غنہ ہوتا ہے۔ اور یہ ادغام بلا غنہ بطریق شاطبیؒ ہے جبکہ بطریق طیبہ ادغام مع الغنہ بھی صحیح ہے۔

(۳) نون تنوین کا راء میں ادغام خلیل اور سیبویہ کے نزدیک تو ادغام متقاربین ہے جبکہ فراء کے نزدیک ادغام متجانسین ہے۔

(۴) رَّحِیْمٌ کی راء کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء مشدد پر زبر ہو تو راء کو پُر پڑھا جاتا ہے۔

(۵) رَّحِیْـــمْ میں حالت وقف میں مد عارض وقفی اور اجتماع ساکنین علی حدہ کے قاعدے بھی پائے جا رہے

ہیں۔ان دونوں قواعد کا اجراء طلباء خود کریں بیشتر مقامات پر ان کا اجراء ہو چکا ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مضموم ہے اس لیے یہاں پر سات وقفی وجوہ بنتی ہیں۔(۱۔۲۔۳) طول۔توسط۔قصر مع الاسکان (۴۔۵۔۶) طول۔توسط۔قصر مع الاشمام (۷) قصر مع الروم ساتوں وجوہ جائز ہیں۔

چونکہ موقوف علیہ مضموم ہے اس لیے وقف بالاسکان۔وقف بالاشمام اور وقف بالروم تینوں ہو سکتے ہیں۔

(۱) وقف بالاسکان:

موقوف علیہ اگر متحرک ہے تو اس کو ساکن کر کے وقف کریں گے۔اسے وقف بالاسکان کہتے ہیں۔اور یہ تینوں حرکات پر ہوتا ہے۔

(۲) وقف بالاشمام:

موقوف علیہ کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا اسے وقف بالاشمام کہتے ہیں یہ وقف صرف پیش پر ہوتا ہے۔

(۳) وقف بالروم:

موقوف علیہ کی حرکت کے تہائی حصہ پڑھنے کو روم کہتے ہیں یہ وقف صرف دو حرکات پر ہوتا ہے یعنی زیر اور پیش۔

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَ نَادٰى نُوْحُ نِ ابْنَهٗ وَ كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ۝

(ھود: ۴۲)

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ : (۱) تَجْرِيْ کی جیم میں قلقلہ ہے۔اور راء کو ترقیق

سے پڑھیں گے کیونکہ راء مکسور ہے۔

(۲) بِهِمْ کی میم میں اظہار ہے قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو اس وقت میم میں اظہار ہوتا ہے اور اس اظہار کا نام اظہار شفوی ہے۔

(۳) مَوْجٍ کی تنوین میں اخفاء مع الغنہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی یَرْمَلُوْن اور باء کے علاوہ اور کوئی حرف آئے تو اس وقت نون میں اخفاء مع الغنہ کیا جاتا ہے۔

(۴) كَالْجِبَالِ اصل میں كَالْجِبَالِ ہے ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا جبکہ لام تعریف کا اظہار ہے کیونکہ یہ حرف قمری پر داخل ہوا ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ: اگر كَالْجِبَالْ پر وقف کیا جائے تو چار وقفی وجوہ جائز ہیں (۱۔۲۔۳) طول۔توسط۔قصر مع الاسکان (۴) قصر مع الروم

وَنَادٰى نُوْحُ نِ ابْنَهٗ: اصل میں نُوْحٌ اِبْنَهٗ ہے۔ ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا اب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے۔ایک نُوْحٌ کی نون تنوین دوسرے اِبْنَهٗ کی باء اور اس کو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں۔قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن نہ تو میم جمع ہو نہ واو لین جمع نہ مِنْ حرف جر کا نون ہو اور نہ الٓمّٓ کی میم بلکہ ان کے علاوہ کوئی اور حرف غیر مدہ ہو تو پھر پہلے ساکن کے مطابق کسرہ دیتے ہیں۔تو یہاں پر چونکہ پہلا ساکن نون تنوین ہے اس لیے قرآن میں چھوٹا سا ایک نون لکھ دیا جاتا ہے۔یعنی اس طرح نُوْحُ نِ ابْنَهٗ اور اس نون کو اصطلاح میں نون قطنی کہتے ہیں۔

(۲) اگر اِبْنَهٗ سے ابتداء کی ضرورت پیش آئے تو اس بات کا خیال رہے کہ کلمہ کی ابتداء ہمزہ سے ہوگی بعض لوگ نون قطنی سے ابتداء کرتے ہیں یعنی نِ ابْنَهٗ اس طرح ابتداء کرنا بالکل غلط ہے۔

(۳) اِبْنَهٗ کا ہمزہ وصلی ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ اسماء غیر مصادر کا ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے اور قرآن میں ایسے سات اسماء آئے ہیں جن کا ذکر پیچھے بھی سورۃ الانعام کی آیت ۱۴۳ میں گزر چکا ہے۔وہاں پر دوبارہ ملاحظہ کر لیں۔

(۴) نُوْحُ نِ ابْنَهٗ میں باء ساکن ہے اس لیے اس میں صفت قلقلہ کو خوب اچھی طرح ظاہر کر کے پڑھیں۔

(۵) اِبْنَهٗ کی ھاءٗ ھائے ضمیر ہے ھاء ضمیر سے مراد یہ ہے کہ کلمہ کے آخر میں مثل کاف کے جو ھاء لاحق ہوتی ہے

اسے ھائے ضمیر کہتے ہیں۔

(۶) اِبْنَــهٗ کی ھائے ضمیر مضموم ہے اور ھائے ضمیر مضموم کا قاعدہ یہ ہے کہ ھائے ضمیر کے ماقبل فتحہ۔ضمہ یا کوئی حرف ساکن علاوہ یاء کے ہو تو ھائے ضمیر مضموم ہوتی ہے لیکن اس سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے وَ یَتَّقْهِ (النور)

(۷) اِبْنَــهٗ کی ھائے ضمیر میں صلہ کا قاعدہ بھی پایا جا رہا ہے صلہ کا قاعدہ یہ ہے کہ ھائے ضمیر کا ماقبل اور مابعد دونوں متحرک ہوں تو ھائے ضمیر میں صلہ کیا جاتا ہے صلہ کا لغوی مطلب 'کھینچنا' دراز کرنا ہے اور اصطلاح میں یہ ہے کہ ھائے ضمیر مضموم یا مکسور کو اس طرح کھینچنا کہ کھینچنے سے واؤ مدہ یا یاء مدہ پیدا ہو۔ مگر اس صلہ کے قاعدہ سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے یَرْضَهُ لَكُمْ (الزمر) اس میں صلہ نہ ہوگا۔

(۸) ھائے ضمیر میں روم واشمام کے بارہ میں قراء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک روم واشمام ہر حالت میں جائز ہے اور کچھ حضرات نے ھائے ضمیر پر روم واشمام کو مطلقاً ناجائز کہا ہے۔ اور بعض کے نزدیک جس وقت ھائے ضمیر کے ماقبل واؤ ساکن اور یاء ساکن نہ ہوں اسی طرح ضمہ اور کسرہ بھی نہ ہوں تو اس وقت ھائے ضمیر میں وقف بالروم اور وقف بالاشمام جائز ہے۔ باقی صورتوں میں روم واشمام جائز نہیں۔ آخری مذہب ہی معتدل ہے۔

وَ كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا: (۱) مَعْزِلٍ کے نون تنوین کا یاء میں ادغام مع الغنہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف یَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں ادغام ہوتا ہے۔ یَنْمُوْ کے چار حرفوں میں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔ جبکہ لام اور راء میں ادغام بلا غنہ ہوتا ہے۔

(۲) یٰبُنَیَّ اصل میں یٰبُنَیْ یَ ہے لیکن اس کو ادغام کے بعد کلمہ واحدہ سے لکھا گیا ہے اور یہ ادغام صغیر مثلین ہے قاعدہ یہ ہے کہ اگر پہلا حرف ساکن اور دوسرا حرف متحرک ہو تو پھر حرف اول کا ثانی میں ادغام کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر حرف اول حرف مدہ ہو تو پھر ادغام نہیں بلکہ اظہار ہی ہوگا۔ جیسے قَالُوْا وَهُمْ۔فِيْ يَوْمٍ وغیرہ۔ لیکن یہاں پر مدغم یاء لین ہے جو کہ موانع ادغام میں سے نہیں ہے۔

(۳) مثلین میں ہمیشہ ادغام تام ہی ہوتا ہے ناقص نہیں ہوتا۔

(۴) یٰبُنَــیَّ پر اگر وقف کیا جائے تو چونکہ موقوف علیہ مشدد ہے اس لیے وقف میں یاء کی تشدید کو باقی رکھنا چاہیے۔

(۵) یٰبُنَیَّ ارْکَبْ میں راء ساکن ماقبل زبر ہے اس لیے راء کو پُر پڑھیں گے۔

(۶) اگر اِرْکَبْ سے ابتداء کی جائے تو ہمزہ کو کسرہ کی حرکت دی جائے گی۔ قاعدہ یہ ہے کہ فعل کے تیسرے حرف پر اگر فتحہ۔ کسرہ یا ضمہ عارضی ہو تو فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔

(۷) اِرْکَبْ سے ابتداء کرتے وقت راء ساکنہ کو پُر ہی پڑھا جائے گا۔ قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو تو راء کو پُر ہی پڑھتے ہیں۔

(۸) اِرْکَبْ مَّعَنَا میں باء کا میم میں بطریق شاطبی صرف ادغام ہے۔ ادغام کا لغوی مطلب داخل کرنا ہے اور ادغام کی تعریف یہ ہے کہ مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔ اور یہ ادغام متجانسین تام ہے۔ اور ادغام تام کی تعریف یہ ہے کہ مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے ادغام تام کہلاتا ہے اور ادغام متجانسین کی تعریف یہ ہے کہ ایسے دو حروف جن کا مخرج ایک ہو مگر صفات میں اختلاف ہو متجانسین کہلاتے ہیں۔

(۹) اِرْکَبْ مَّعَنَا میں بطریق طیبہ باء کا میم میں ادغام اور اظہار دونوں صحیح ہیں لیکن بطریق شاطبی صرف ادغام ہی ادغام ہے۔

(۱۰) چونکہ ادغام کی وجہ سے میم مشدد ہو جاتی ہے اور اس شد کو شد ادغامی کہتے ہیں اس لیے میم مشدد ہونے کی وجہ سے اس میں ایک الف کی مقدار کے برابر غنہ بھی ہوگا۔

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ۝: (۱) وَلَا تَكُنْ مَّعَ میں نون ساکن کا میم میں ادغام مع الغنہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف یَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں پر ادغام ہوتا ہے۔ یَنْمُوْ کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہے۔

(۲) نون کا میم میں ادغام ادغام متقاربین کہلاتا ہے ادغام متقاربین کی تعریف یہ ہے کہ ایسے دو حروف جو کہ قریب المخرج ہوں۔ یا ان کی صفات میں اختلاف پایا جاتا ہو متقاربین کہلاتے ہیں۔

(۳) نون کا میم میں ادغام مختلف فیہ ہے یعنی بعض حضرات کے نزدیک ادغام تام ہے۔ اور بعض حضرات کے نزدیک ادغام ناقص ہے۔

(۴) اَلْكٰفِرِيْنَ کا ہمزہ وصلی مفتوح وسط کلام میں حذف ہوا جبکہ لام تعریف کا اظہار ہے کیونکہ وہ حرف قمری پر

داخل ہورہا ہے۔

(۵) راء مکسور ہے اس لیے را کو ترقیق سے پڑھیں گے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

موقوف علیہ مفتوح ہے اس لیے تین وقفی وجوہ بنتی ہیں۔طول۔توسط۔قصر مع الاسکان اور تینوں جائز ہیں۔

وَقِيلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ ۝ (القيامة)

كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ (المطففين)

وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجَا ۝ سکتہ قَيِّمًا (الكهف)

مِن مَّرْقَدِنَا سکتہ هَٰذَا (يٰس)

وَقِيلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ ۝: (۱) وَقِيلَ مَنْ پر سکتہ ہے۔سکتہ کا لغوی مطلب ہے ''خاموش ہونا'' سکتہ کی تعریف یہ ہے کہ ''بغیر سانس لیے آواز کو قلیل لمحہ کے لیے منقطع کرنا''۔

(۲) روایت حفصؒ میں چار مقام پر سکتات ہیں ان سکتات کو سکتہ معنوی کہا جاتا ہے۔

(۱) مَنْ سکتہ رَاقٍ (القیامہ) (۲) بَلْ سکتہ رَانَ (المطففین) (۳) عِوَجَا ۝ سکتہ قَيِّمًا (الکہف)

(۴) مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ هَٰذَا (يٰس)

اس کے علاوہ بین الانفال والبراءۃ جو سکتہ کیا جاتا ہے وہ بھی سکتہ معنوی ہی ہے۔

(۴) وَقِيلَ مَنْ پر جب سکتہ کریں گے تو مَنْ کے نون ساکن میں اخفاء نہیں ہوگا۔کیونکہ سکتہ حکم میں وقف کے ہوتا ہے۔جو احکامات کلمے پر حالت وقف میں پائے جاتے ہیں وہی احکامات سکتہ میں بھی لاگو ہوتے ہیں۔

(۵) حفص کے لیے مذکورہ چار مواقع میں یہ سکتہ بطریق شاطبی ہے۔جبکہ بطریق طیبہ سکتہ اور ترک سکتہ دونوں وجوہ ہیں۔

(۶) اگر بطریق طیبہ عدم سکتہ پڑھتے ہوئے مَــــــنْ کا رَاقٍ سے وصل کیا جائے تو نون ساکن کا حروف یَرْمَلُوْن کے قاعدہ کے تحت راء میں ادغام بلاغنہ یا مع الغنہ دونوں طرح جائز ہے۔

کَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ: (۱) کَلَّا بَلْ پر سکتہ۔ہے۔ بطریق شاطبی سکتہ ہی ہے جبکہ بطریق طیبہ سکتہ وعدم سکتہ دونوں وجوہ ہیں۔

(۲) اگر عدم سکتہ والی وجہ پڑھ رہے ہوں تو پھر بَلْ کے لام کا رَانَ کی راء میں ادغام ہے۔ اور یہ ادغام خلیل اور سیبویہ کے نزدیک تو ادغام متقاربین ہے۔ جبکہ فراء کے نزدیک ادغام متجانسین ہوگا۔

عِوَجًا ٥ سکتہ قَيِّمًا : (۱) جیسا کہ اوپر آپ یہ بات پڑھ آئے ہیں کہ سکتہ حکم میں وقف کے ہوتا یعنی حالت وقف میں کلمہ پر جو احکامات لاگو ہوتے ہیں۔ وہی احکامات سکتہ معنوی پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ تو عِوَجًا پر سکتہ کیا جائے تو دوزبر کی تنوین کو جیسا کہ وقف میں الف سے بدلتے ہیں۔ تو یہاں سکتہ کرتے ہوئے بھی دوزبر کی تنوین کو الف سے بدلا جائے گا اور تھوڑی دیر کے لیے آواز کو منقطع کیا جائے گا پھر قَيِّمًا کو پڑھا جائے گا۔

(۲) لیکن جیسا کہ آپ نے پڑھا ہے کہ ان چاروں مقامات پر بطریق طیبہ سکتہ اور عدم سکتہ دونوں صحیح ہیں۔ اگر بطریق طیبہ اس کلمہ پر عدم سکتہ کیا جارہا ہو تو پھر عِوَجًا کی تنوین میں حالت وصل میں اخفاء ہوگا۔ اور چونکہ عِوَجًا پر آیت ہے اس لیے وقف بھی صحیح ہے ایسے ہی مِنْ مَّرْقَدِنَا پر بطریق طیبہ تو سکتہ اور عدم سکتہ دونوں صحیح ہیں۔ اسی طرح مَرْقَدِنَا پر کوئی وقف کرنا چاہے تو وقف کرنا بھی صحیح ہے۔

بین الانفال و البراءۃ: بین الانفال والبراءۃ وصل۔ وقف اور سکتہ تینوں وجوہ جائز ہیں۔ اور یہ تینوں وجوہ بغیر بسملہ ہیں۔

اس کے علاوہ بعض مصاحف میں ان چار مقامات پر سکتہ کا لفظ لکھا گیا ہے۔

(۱) اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا سکتہ مَا بِصَاحِبِهِمْ (الاعراف)

(۲) يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا سکتہ وَاسْتَغْفِرِیْ (یوسف)

(۳) حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتہ وَ اَبُوْنَا (القصص)

(۴) رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ (الاعراف)

یہ سکتات بمعنی وقف جوازی ہیں سکتہ اصطلاحی نہیں مزید تفصیل کے لیے الجواہر النقیہ شرح المقدمۃ الجزریہ۔ المرشد اور شرح فوائد مکیہ ملاحظہ کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ

(مریم: ۱)

(۱) حروف مقطعات کا مجموعہ نَقَصَ عَسَلُكُمْ حَيٌّ طَاهِرٌ ہے۔

نَقَصَ عَسَلُكُمْ میں مد فرعی ہے کیونکہ حرف مد کے بعد سبب مد (یعنی سکون اصلی) پایا جارہا ہے جبکہ حَيٌّ طَهُرَ میں مد اصلی ہے کیونکہ حرف مد کے بعد سبب مد میں سے کوئی سبب نہیں پایا جارہا۔ جبکہ الف میں کوئی حرف مد ہی نہیں ہے۔

(۲) کاف اور صاد میں مد لازم حرفی مخفف ہے مد لازم حرفی مخفف کا قاعدہ یہ ہے کہ حروف مقطعات میں حرف مد کے بعد سکون ہے۔ اور اس کی مقدار طول ہے بقدر پانچ الف یا تین الف تو پڑھنے کی شکل اس طرح ہوگی۔ كَافْ اسی طرح صَادْ ان دونوں حروف میں بیچ کا حرف حرف مدہ ہے اور اس کے بعد سکون ہے ظاہر ہے کہ یہ سکون اصلی ہے۔

(۳) ھا اور یا میں مد اصلی ہے کیونکہ ھاء اور یاء میں حروف مدہ (یعنی محل مد) تو پایا جارہا ہے لیکن سبب مد میں سے کوئی سبب نہیں ہے۔ اس لیے دونوں حروف میں مد اصلی بمقدار ایک الف ہے۔

(۴) عین میں تین حرف ہیں عین یاء اور نون۔ عین میں جو یاء ہے یہ یاء مدہ نہیں ہے اور اس یاء کو یائے لین کہتے ہیں۔ کیونکہ یاء ساکن ماقبل زبر ہے۔ اور عین کی یاء میں جو مد ہے اسے مد لازم لین کہتے ہیں اس مد کا قاعدہ یہ ہے کہ حرف لین کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو۔ اس کے علاوہ مد لازم لین سورۃ الشوریٰ کے اوائل حروف مقطعات میں بھی آیا ہے۔

(۵) عین کی یاء میں طول توسط صحیح ہیں۔ لیکن طول اولیٰ ہے۔ اور قصر ضعیف ہے۔

(۶) کٓھٰیٰعٓصٓ اور حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ میں عین اور سین کے نون میں اخفاء مع الغنہ کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔

(۷) کٓھٰیٰعٓصٓ میں تین مدلازم جمع ہو رہے ہیں اور طول کی دو مقدار اوپر بیان ہوئیں (۱) بقدر پانچ الف (۲) بقدر تین الف۔ پڑھتے ہوئے آپ نے جس قول کو اختیار کیا ہے اسے کاف۔ عین اور صاد تینوں کے مد میں اختیار کیا جائے یعنی اگر کاف میں پانچ الفی مد کا قول اختیار کیا ہے تو عین اور صاد میں بھی پانچ الفی والے قول کو لیا جائے اور اگر تین الفی والا قول اختیار کیا ہے تو پھر تینوں مدود میں تین الفی والے قول پر ہی عمل کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کاف میں پانچ الفی مد کیا تو عین اور صاد میں تین الفی مد والے قول کو لے لیا یا اس کا عکس کر دیا کہ یہ دونوں طریقے غلط ہیں۔

یاد رہے کہ کاف اور صاد میں تو صرف طول ہی طول ہے جبکہ عین میں طول توسط قصر تینوں وجوہ صحیح ہیں۔

خلاصہ یہ کہ کاف اور صاد میں طول کے ساتھ عین میں طول توسط قصر تینوں وجوہ صحیح ہیں یعنی یہ شکل اس جدول سے مزید واضح ہو رہی ہے:

صٓ	عٓ	یٰ	ھٰ	کٓ
مدفرعی	مدفرعی	مداصلی	مداصلی	مدفرعی
طول	طول۔توسط۔قصر	قصر	قصر	طول

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَالۡفَجۡرِ ۝ وَلَیَالٍ عَشۡرٍ ۝ وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ ۝ وَالَّیۡلِ اِذَا یَسۡرِ ۝
(الفجر: ۱ تا ۴)

وَالۡفَجۡرِ ۝ وَلَیَالٍ عَشۡرٍ ۝: (۱) وَالۡفَجۡرِ اصل میں وَاَلۡفَجۡرِ ہے ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔

(۲) لام تعریف حرف قمری پر داخل ہوا ہے اس لیے یہ بالاظہار پڑھا جائے گا۔ حروف قمریہ کا مجموعہ اِبۡغِ

حَجَّکَ وَ خَفَّ عِقِیمَہٗ ہے

(۳) وَالْفَجْرِ کی راء کو وصل میں ترقیق سے پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء مکسور کو ترقیق سے پڑھا جاتا ہے۔

(۴) وَالْفَجْرِ پر دو طرح وقف ہو سکتا ہے۔

(۱) وقف بالاسکان۔ (۲) وقف بالروم

(۵) اگر وَالْفَجْرْ پر وقف بالاسکان کریں تو راء ساکن ہو جاتی ہے اور راء کا ماقبل بھی ساکن ہے تو اس راء کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل فتحہ یا ضمہ ہو تو ایسی راء تفخیم سے پڑھی جاتی ہے۔

(۶) اگر وَالْفَجْرِ کی راء پر وقف بالروم کریں تو چونکہ راء مکسور ہے راء ترقیق سے پڑھی جائے گی کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ راء مکسور پر جب روم کے ساتھ وقف کیا جائے تو راء کو ترقیق سے پڑھیں گے۔

(۷) روم کا لغوی مطلب ''ارادہ کرنا'' اور اس کی تعریف یہ ہے ''موقوف علیہ کی حرکت کو خفیف سا ادا کرنا وقف بالروم کہلاتا ہے۔

(۸) وقف بالروم حرکت عارضی پر نہیں ہوتا۔

(۹) اگر وَالْفَجْرْ کی راء پر وقف بالاسکان کریں تو دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہو جاتے ہیں جن میں سے پہلا ساکن جیم ہے جو کہ غیر مدہ ہے جبکہ دوسرا ساکن راء ہے اور یہ ساکن عارضی ہے جس کا سکون وقف کی بناء پر ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف غیر مدہ اور دوسرا ساکن عارضی ہو۔ تو یہ اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہلاتا ہے لیکن ایسا اجتماع ساکنین وقف میں جائز ہے۔ اور پہلے ساکن کو وقف میں باقی رکھ کر پڑھا جائے گا۔

عَشْرٍ (۱) عَشْرٍ کا اجراء بھی وَالْفَجْرِ کے اجراء کی مانند ہے۔

(۲) عَشْرٍ میں ایک بات کا خیال رہے کہ چونکہ راء مکسور منون ہے تو اگر موقوف علیہ مکسور یا مضموم منون ہو تو وقف بالروم میں تنوین ختم ہو جاتی ہے اور ایک زیر اور اسی طرح ایک پیش سمجھ کر وقف بالروم کیا جاتا ہے۔

وَالشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ ۝ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ۝: (۱) وصلاً عَشْرٍ کے نون تنوین کا وَالشَّفْعِ کی واؤ میں یَرْمَلُوْن کے قاعدہ کے تحت ادغام ہے جبکہ یَنْمُوْ کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔

(۲) وَالشَّفْعِ اصل میں وَالشَّفْعِ ہے ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا جبکہ لام تعریف حرف شمسی پر

داخل ہوا ہے اس لیے اس لام کا شین میں ادغام ہے۔ اور حروف شمسیہ یہ ہیں: ت ۔ ث ۔ د ۔ ذ ۔ ر ۔ ز ۔ س ۔ ش ۔ ص ۔ ض ۔ ط ۔ ظ ۔ ل ۔ ن اور یہ ادغام، ادغام متقاربین میں سے ہے۔

(۳) وَالْوَتْرِ میں وہ تمام قواعد پائے جارہے ہیں۔ جو وَالْفَجْرِ کے ذیل میں بیان ہوئے ہیں۔

(۴) وَالَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ○: (۱) وَالَّيْلِ اصل میں وَالَّيْلِ ہے لام تعریف کا ہمزہ وسط کلام میں حذف ہوا جبکہ لام تعریف کا لام ثانی میں ادغام ہے اور یہ ادغام مثلین میں سے ہے کیونکہ لام حروف شمسیہ میں داخل ہے یہاں لکھنے میں ایک لام ہی پایا جارہا ہے۔ لام تعریف جب کسی لام والے کلمہ پر داخل ہوتا ہے تو اس جگہ دو لام اکٹھے ہوتے ہیں اور یہ دونوں لام لکھے جاتے ہیں جیسے اَللَّاعِنُوْنَ ۔ اَللَّهَبَ وغیرہ۔ مگر پانچ کلمات ایسے ہیں جن میں بالاتفاق علماء رسم کلمہ کے ایک لام کو حذف اور ایک کو لکھتے ہیں اور یہ حذف ان کلمات میں اس لیے ہے کہ یہ کلمات قرآن میں بکثرت واقع ہوئے ہیں اور یہ ایک لام کا لکھا جانا حصول تخفیف کے لیے کیا جاتا ہے اَلَّيْلِ بھی ان پانچ کلمات میں سے ہے (مزید تفصیل کے لیے دیکھو ایضاح المقاصد صفحہ ۲۶۲)

(۲) يَسْرِ کی راء میں وقف بالاسکان اور وقف بالروم دونوں صحیح ہیں۔ وقف بالاسکان میں يَسْرِ کی راء کو پُر اور باریک پڑھنے میں اختلاف ہے۔ یعنی وقف بالاسکان میں يَسْرْ کی راء کو پُر پڑھ لیں جیسا کہ قاعدہ ہے کہ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر یا پیش ہو تو راء کو پُر پڑھتے ہیں۔

لیکن چونکہ اس راء کو حالت وقف میں پُر پڑھنے میں اختلاف ہے اس لیے وقف بالاسکان میں اس راء کو ترقیق سے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

وقف بالاسکان میں جن کلمات کے راء کو پُر اور باریک دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے وہ سات ہیں:

(۱) مِصْرَ چار جگہ (یوسفؑ میں دو جگہ۔ یونس۔ الزخرف)

(۲) فَاَسْرِ تین جگہ (ھودؑ۔ الدخان۔ الحجر)

(۳) اَنْ اَسْرِ دو جگہ (طٰہٰ۔ الشعرآء)

(۴) اَلْجَوَارِ تین جگہ (التکویر۔ الرحمٰن۔ الشوریٰ)

(۵) نُذُرِ سورۃ القمر میں چھ جگہ

(٦) وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ (الفجر)

(٧) عَيْنَ الْقِطْرِ (السباء)

ان تمام کلمات میں حالت وقف میں راء میں تفخیم وترقیق دونوں جائز ہیں۔

لیکن حالت وصل میں حرکت کا اعتبار ہوگا۔اسی طرح ان کلمات میں جو راء مکسور ہیں (یعنی صرف لفظ مِصْرَ کی راء کو نکال کر) اگر وقف بالروم کیا جائے تو یہ راءات وقف بالروم میں ترقیق سے ہی پڑھی جائیں گی۔

> قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ط اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
>
> (الاحقاف: ٤)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ: (۱) لام کے سکون کو خوب اچھی طرح ادا کریں۔یعنی نہ تو لام متحرک ہو اور نہ ہی اس میں حرکت کا شائبہ ہو۔

(۲) راء کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء مفتوح کو پُر پڑھتے ہیں۔

(۳) اَرَءَيْتُمْ میں راء کے ماقبل اور مابعد دونوں ہمزوں کو خوب تحقیق سے ان کے مخرج سے مع جمیع صفات کے پڑھا جائے۔

(۴) اَرَءَيْتُمْ کی میم ساکنہ کا مَّا کی میم میں ادغام ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد میم متحرک آئے تو وہاں پر ادغام ہوتا ہے۔یعنی پہلے حرف کو دوسرے حرف میں اس طرح داخل کیا جاتا ہے کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔اور میم کا میم میں ادغام ہوگا تو غنہ بھی کیا جائے گا اور اس غنہ کی مقدار ایک الف ہے اور یہ ادغام صغیر مثلین ہے۔

اور مّا پر جو شد ہے اس کو شد ادغامی کہتے ہیں۔

(۵) تَدْعُوْنَ کی دال چونکہ ساکن ہے۔اس لیے اس میں صفت قلقلہ کو ظاہر کر کے پڑھیں گے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ: (۱) مِنْ کے نون ساکن میں اخفاء مع الغنہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی، یَرْمَلُوْن اور باء کے علاوہ کوئی بھی حرف آئے تو نون ساکن وتنوین میں اس وقت اخفاء مع الغنہ کیا جاتا ہے۔اور اس غنہ کی مقدار ایک الف ہے۔

اخفاء کا طریقہ: نون ساکن وتنوین کو اس کے مخرج اصلی یعنی کنارہ زبان اور تالو سے علیحدہ رکھ کر اس کی آواز کو خیشوم میں چھپا کر اس طرح ادا کیا جائے کہ نہ تو اظہار ہو اور نہ ادغام۔

(۲) لفظ اَللّٰهُ کے لام کو ترقیق سے پڑھیں گے۔قاعدہ یہ ہے کہ لفظ اَللّٰهُ سے پہلے زیر ہو تو لفظ اَللّٰهُ کے لام کو ترقیق سے پڑھتے ہیں۔لفظ اَللّٰهُ کی ھاء ھاء اصلیہ ہے ھاء زائدہ نہیں۔

(۳) اَرُوْنِیْ کی راء کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء مضموم کو پُر پڑھتے ہیں۔

مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ: (۱) مَاذَا اور خَلَقُوْا میں موجود الف اور واؤ مدہ اس طرح اہتمام سے پڑھیں کہ ان حروف کی مدیت ختم نہ ہونے پائے۔

(۲) مِنَ الْاَرْضِ میں اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کا قاعدہ پایا جا رہا ہے قاعدہ یہ ہے کہ مِنَ الْاَرْضِ میں ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔اب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے ایک مِنْ حرف جر کا نون اور دوسرا اَلْاَرْضِ کا لام قاعدہ کے مطابق من حرف جر کے نون کو فتحہ دے دیا گیا۔

(۳) اَلْاَرْضِ کی راء کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ما قبل فتحہ ہو تو راء کو پُر پڑھتے ہیں۔

اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ: (۱) اَمْ کا ہمزہ قطعی ہے تمام حروف کے ابتدائی ہمزہ قطعی ہوتے ہیں۔سوائے لام تعریف کے ہمزہ کے کہ لام تعریف کا ہمزہ ہمیشہ وصلی ہوتا ہے۔

(۲) اَمْ اور لَهُمْ دونوں کلمات کی میم میں اظہار ہو رہا ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی بھی حرف آئے تو اس وقت میم ساکن میں اظہار ہوتا ہے اور اس اظہار کا نام اظہار شفوی ہے۔

(۳) شِرْكٌ کی راء کو ترقیق سے پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل کسرہ ہو تو راء کو ترقیق سے پڑھتے ہیں۔

(۴) شِرْكٌ کی تنوین میں اخفاء مع الغنہ بھی پایا جا رہا ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن و تنوین کے بعد حروف حلقی۔ یَرْمَلُوْن اور باء کے علاوہ کوئی بھی حرف آئے تو اس وقت نون ساکن و تنوین میں اخفاء مع الغنہ ہوتا ہے۔ اور اس اخفاء کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔

فِی السَّمٰوٰتِ ط اِیْتُوْنِیْ: (۱) فِی السَّمٰوٰتِ اصل میں فِیْ اَلسَّمٰوٰتِ ہے ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔ اب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے ایک فِیْ کی یاء مدہ دوسرے اَلسَّمٰوٰتِ کا لام۔ قاعدہ کے مطابق جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح اکٹھے ہوں کہ ان میں سے پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو پھر پہلے ساکن کو گرا کر پڑھتے ہیں۔

(۲) اَلسَّمٰوٰتِ کا لام۔ لام شمسیہ ہے کیونکہ اس لام کا سین میں ادغام ہو رہا ہے اور سین حروف شمسیہ میں داخل ہے۔ جبکہ یہ ادغام ادغام متقاربین ہے۔

(۳) اگر فِی السَّمٰوٰتِ کا اِیْتُوْنِیْ سے وصل کریں۔ تو فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور وسط کلام میں حذف ہو جائے گا۔ اور اِیْتُوْنِیْ میں ہمزہ کے بعد جو یاء ہے۔ چونکہ ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے اس لیے فِی السَّمٰوٰتِ کو اِیْتُوْنِیْ سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں یہ یاء اپنی اصل شکل ہمزہ میں واپس لوٹ آئے گی۔ اور اس طرح پڑھا جائے گا فِی السَّمٰوٰتِ ءْتُوْنِیْ۔

(۴) اِیْتُوْنِیْ کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہے قاعدہ یہ ہے کہ فعل کے تیسرے حرف پر فتحہ۔ کسرہ۔ یا ضمہ عارضی ہو تو فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔ اور اس کلمے میں تیسرے حرف پر ضمہ عارضی آ رہا ہے۔

اِیْتُوْ اصل میں اِیْتِیُوْ تھا یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے ماقبل کو دیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء حذف ہو گئی تیسرے حرف پر ضمہ عارضی والے چند کلمات اور بھی ہیں جیسے:

(۱) اِمْشُوْا (۲) اِتَّقُوْا (۳) اِقْضُوْا (۴) اِبْنُوْا

ان تمام کلمات میں بھی وہی تعلیل ہے جو کہ ابھی اوپر اِیْتُوْا کے ذیل میں بیان کی گئی ہے۔

(۵) اِیْتُوْا اصل میں اِءْتُوْا تھا۔ ان میں پہلا ہمزہ وصلی ہے اور یہ اس لیے لایا جاتا ہے تا کہ اس حرف ساکن

(جو اس ہمزہ کے بعد آ رہا ہے) کا تلفظ کیا جا سکے۔ اب چونکہ ہمزہ ساکنہ کلمہ کے شروع میں ہے اور کسی بھی ساکن حرف سے ابتداء متعذر ہے اس لیے شروع میں ہمزہ وصلی لایا گیا اب دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوئے قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف مدسے بدلا جاتا ہے۔ اور اس بدلنے کو ابدال وجوبی کہتے ہیں۔

ابدال کا طریقہ یہ ہے کہ ہمزہ ساکنہ یا متحرکہ کے ماقبل اگر ضمہ ہے تو ہمزہ کو واؤ مدہ سے کسرہ ہے تو یاء مدہ سے اور فتحہ ہے تو ہمزہ کو الف سے بدلا جائے گا۔

(٦) ایسا ابدال ہمیشہ ابتداء کے وقت ہوتا ہے اگر ماقبل سے وصل کیا گیا ہو تو پھر یہ ابدال بھی نہیں ہوگا یعنی ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہو جائے گا اور یاء مدہ جو کہ ہمزہ ساکنہ سے بدلی ہوئی ہے وہ بھی اپنی اصل شکل یعنی ہمزہ ساکنہ کی طرف لوٹ جائے گی۔

بعض حضرات حالت وصل میں بھی فِي السَّمٰوٰتِ اِيْتُوْنِيْ ہی پڑھتے ہیں یا فِي السَّمٰوٰتِ يْتُوْنِيْ پڑھتے ہیں یہ دونوں پڑھنے کے طریقے غلط ہیں۔ صحیح طریقہ اوپر نمبر (٣) میں بیان ہو چکا ہے۔

ہمزہ ساکنہ منفردہ والے کلمات کی چند اور مثالیں بھی ذہن نشین کر لیجئے۔

(١) وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ (یوسف)

(٢) قَالَ ائْتُوْنِيْ (یوسف)

(٣) فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ (البقرة)

بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ: (١) بِكِتٰبٍ کے نون تنوین کا مِنْ کی میم میں ادغام ہے۔ اور یہ ادغام متقاربین کہلاتا ہے اور کیفیت کے لحاظ سے یہ ادغام مختلف فیہ ہے۔ مختلف فیہ کی توجیہ طلباء بتائیں۔

قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف يَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں پر ادغام ہوتا ہے حروف يَنْمُوْ میں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔

(٢) مِّنْ کے نون ساکن میں اخفاء مع الغنہ ہے قاعدہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

(٣) هٰذَآ اَوْ میں مد منفصل ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں آئے تو وہاں پر مد کیا جاتا ہے اور اس کی مقدار توسط ہے۔

بطریق شاطبی صرف توسط جبکہ بطریق جزری قصر و توسط دونوں جائز ہیں۔

اسی لیے اس کو مد جائز بھی کہتے ہیں۔

اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ O: (۱) اَثٰـرَةٍ کی ثاء پر کھڑے زبر کو مد اصلی کی مقدار کے مطابق کھینچ کر پڑھیں۔

(۲) اَثٰرَةٍ کی راء کو پُر پڑھیں گے۔ قاعدہ یہ ہے کہ راء مفتوح ہو تو راء کو پُر پڑھتے ہیں۔

(۳) نون تنوین کا میم میں ادغام ہے۔ جو کہ اوپر بِكِتٰبٍ مِّنْ کے ذیل میں بیان ہو چکا ہے۔

(۴) مِنْ کے نون ساکن اور عِلْمٍ کی نون تنوین دونوں میں اظہار ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کے بعد حروف حلقی (ء-ھ-ع-ح-غ-خ) میں سے کوئی حرف آئے تو اس وقت نون ساکن وتنوین کو بغیر غنہ کے اس کے مخرج سے مع جمیع صفات کے اظہار کر کے پڑھا جاتا ہے اور اس اظہار کو اظہار حلقی وحقیقی کہتے ہیں۔

(۴) اِنْ كُنْتُمْ دونوں کلمات کے نون ساکنہ میں اخفاء مع الغنہ ہے اس کے قواعد بھی اوپر گزر چکے ہیں۔ اس جگہ طلباء ان قواعد کا خود اجراء کریں۔

(۵) كُنْتُمْ کی میم میں اظہار شفوی ہے قاعدہ طلباء خود بتائیں۔

(۶) صٰدِقِيْنَ O میں مد عارض وقفی نیز اجتماع ساکنین علی حدہ کے قواعد پائے جا رہے ہیں۔ چونکہ یہ قواعد متعدد مرتبہ آ چکے ہیں۔ اس لیے طلباء ان قواعد کو خود بیان کریں۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے اس لیے تین وجوہ طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان ہیں اور تینوں وجوہ جائز ہیں۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۢ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ O (النمل: ۲۲)

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ: (۱) ثاء کو ہمس اور رخوت کے ساتھ اس طرح نرمی سے ادا کریں کہ اس میں

سیٹی کی آواز کی مشابہت نہ ہو۔

(۲) غَیۡرَ کی راء کو پُر پڑھیں گے۔قاعدہ یہ ہے کہ راء پر زبر ہو تو راء کو پُر پڑھتے ہیں۔

(۳) اگر غَیۡرۡ پر وقف کریں۔تو پھر راء ترقیق سے پڑھی جائے گی قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل یاء ساکن ہو تو ایسی راء وقف میں باریک پڑھی جاتی ہے۔

(۴) بَعِیۡدٍ کی نون تنوین میں اخفاء مع الغنہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کے بعد حروف حلقی' یَرۡمَلُوۡن اور یاء کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو اس وقت نون ساکن وتنوین میں اخفاء ہی کیا جاتا ہے۔اخفاء کا لغوی مطلب ہے''چھپانا''

اخفاء کی تعریف:

نون ساکن وتنوین کو ادغام اور اظہار کے درمیان پڑھنا۔

(۵) اخفاء کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کو اس کے مخرج اصلی یعنی کنارہ زبان اور تالو سے علیحدہ رکھ کر اس کی آواز کو خیشوم میں چھپا کر اس طرح ادا کریں کہ نہ تو ادغام ہو نہ اظہار ہو۔

اَحَطۡتُّ بِمَا لَمۡ تُحِطۡ: (۱) طاء ساکنہ کا تاء میں ادغام ہے اور یہ ادغام متجانسین میں سے ہے۔ادغام کا لغوی مطلب ہے داخل کرنا ادغام کی تعریف ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

ادغام متجانسین کی تعریف:

ایسے دو حروف جن کا مخرج ایک ہو مگر صفات میں اختلاف پایا جائے متجانسین کہلاتے ہیں۔متجانسین میں ادغام تام و ناقص دونوں ہوتے ہیں۔

حروف حلقی کا ادغام اپنے ہم جنس میں نہ ہوگا جیسے فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ اسی طرح حروف شجریہ کا ادغام بھی اپنے ہم جنس میں نہ ہوگا جیسے اَشۡيَآءَ چونکہ اس کلمہ میں طاء کا تاء میں ادغام ناقص ہے۔اور ادغام ناقص کی تعریف یہ ہے کہ مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی رہ جائے۔لہٰذا اس کلمے میں طاء کا ادغام تاء میں ناقص ہوتا ہے یعنی طاء کی صفت استعلاء واطباق باقی رہے گی صرف حرف طاء کا تاء میں ادغام متجانسین میں ناقص ہے اس

کے علاوہ ادغام متجانسین میں طاء کے علاوہ کسی حرف کا ادغام ناقص نہیں ہوا ہے۔ادغام ناقص کی پورے قرآن میں صرف چار مثالیں ہیں:

(۱) بَسَطْتَّ (۲) اَحَطْتُّ (۳) مَا فَرَطْتُّ (۴) مَا فَرَّطْتُّم

نوٹ: ان مذکورہ چار کلمات میں طاء کا تاء میں ادغام کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ طاء میں قلقلہ نہ ہونے پائے یعنی بغیر قلقلہ کے طاء کی صفت استعلاء اور اطباق کو باقی رکھتے ہوئے تاء میں ادغام کیا جائے۔

(۲) لَمْ کی میم ساکن میں اظہار ہے اور اس اظہار کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

(۳) تُحِطْ کی طاء ساکنہ میں صفت قلقلہ کو خوب اچھی طرح ظاہر کریں۔دوسرے اس بات کا خیال رہے کہ حرف طاء کی مجاورت کی وجہ سے ماقبل حاء اور مابعد با' یہ پُر نہ ہونے پائیں۔کیونکہ وہ دونوں حروف مستفلہ ومنفتحہ ہیں۔

بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ: (۱) بہ کی ھاء ھاء ضمیر ہے۔ھاء ضمیر کی تعریف یہ ہے کہ کلمہ کے آخر میں مثل کاف کے جو ھاء لاحق ہوتی ہے اس کو ھاء ضمیر کہتے ہیں۔

(۲) بِهٖ کی ھاء ضمیر مکسور ہے قاعدہ یہ ہے کہ ھاء ضمیر کے ماقبل کسرہ ہو یا یاء ساکنہ ہو تو ھاء ضمیر مکسور ہوتی ہے۔

(۳) بِهٖ کی ھاء ضمیر میں صلہ بھی کیا جا رہا ہے صلہ کا لغوی مطلب ہے کھینچنا اور صلہ کی تعریف ہے کہ ھاء ضمیر کو اس طرح کھینچنا کہ اس کے کھینچنے سے واؤ مدہ یا یاء مدہ پیدا ہو۔ھائے ضمیر میں صلہ کا قاعدہ یہ ہے کہ ھاء ضمیر کا ماقبل اور مابعد دونوں متحرک ہوں تو ھاء ضمیر میں صلہ کیا جاتا ہے۔

(۴) ھاء ضمیر میں روم واشمام پر وقف میں قراء کا مذہب۔

(۱) ہر حال میں جائز (۲) ہر حال میں ناجائز (۳) ھاء ضمیر کے ماقبل واؤ ساکن یا یاء ساکن اسی طرح ضمہ یا کسرہ نہ ہو تو ھاء ضمیر میں روم واشمام جائز ہے۔

تینوں قول صحیح ہیں مگر تیسرا قول متوسط اور بہترین ہے۔

(۵) مِنْ میں اخفاء مع الغنہ کا قاعدہ ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔

سَبَإٍۭ بِنَبَإٍ يَّقِيْنٍ O: (۱) سَبَإٍ کی نون تنوین میں اقلاب ہو رہا ہے۔اقلاب قلب سے ہے۔اور قلب کا لغوی مطلب ہے بدلنا۔

قلب کی تعریف

ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا۔

اقلاب کا قاعدہ

نون ساکن وتنوین کے بعد باء آئے تو (خواہ ایک کلمہ ہو یا دو کلمے جیسے اَنۡبَآءَ - مِنۡۢ بَعۡدِ اور سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ وغیرہ)

نون ساکن وتنوین کو میم سے بدل کر غنہ واخفاء کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

(۲) اور میم منقلبہ میں اخفاء کا طریقہ وہی ہے جو کہ میم ساکنہ میں اخفاء شفوی کا ہے۔ یعنی دونوں کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں۔

(۳) بِنَبَاٍ کے نون تنوین کا یَّقِیۡنٍ کی یاء میں ادغام ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کے بعد حروف یَرۡمَلُوۡن میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن وتنوین کا ادغام کیا جاتا ہے۔ یَنۡمُوۡ کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ اور لام وراء میں ادغام بلا غنہ ہوتا ہے۔

(۴) نون ساکن وتنوین کا یاء میں ادغام، ادغام متقاربین میں سے ہے اور یہ ادغام ناقص ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مکسور ہے اس لیے یہاں چار وقفی وجوہ بنتی ہیں (۱-۲-۳) طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان۔

(۴) قصر مع الروم اور چاروں وجوہ جائز ہیں۔

> فَلَمَّا جَآءَ سُلَيۡمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوۡنَنِ بِمَالٍ فَمَاۤ اٰتٰٮنِۦَ اللّٰهُ خَيۡرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰٮكُمۡ بَلۡ اَنۡتُمۡ بِهَدِيَّتِكُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ ○
>
> (النمل: ۳۶)

فَلَمَّا جَآءَ سُلَيۡمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوۡنَنِ: (۱) فَلَمَّا کی میم مشدد میں غنہ ضروری ہے۔ اور میم پر جو شد

ہے اس کو شدِ وضعی کہتے ہیں کیونکہ یہ شد کلمے کی وضعی اور بنائی ہے۔غنہ کی مقدار ایک الف ہے۔

(۲) جَــآءَ میں مد واجب ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ حرف مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو ایسے مد کو مد واجب اور مد متصل کہتے ہیں اور اس کی مقدار توسط ہے۔بقدر دو الف۔ڈھائی الف۔چار الف۔

(۳) اگر جَــآءَ پر وقف کیا جائے تو صرف دو وجہیں طول۔توسط مع الاسکان جائز ہیں۔جبکہ قصر مع الاسکان ناجائز ہے۔اور قصر مع الاسکان کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سبب عارضی کو سبب اصلی پر فوقیت و ترجیح حاصل ہو جاتی ہے۔تو یہاں پر سبب اصلی ہمزہ ہے جبکہ سبب عارضی سکون ہے۔جو کہ وقف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰنِ ۦَ اللّٰهُ : (۱) بِــمَالٍ کے نون تنوین میں اخفاء مع الغنہ ہے۔اور اس اخفاء کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔طلباء قاعدہ خود بتائیں۔

(۲) فَـمَـآ کے الف میں مد فرعی ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں آئے تو اس جگہ مد کیا جاتا ہے اور اس مد کو مد منفصل اور مد جائز کہتے ہیں۔اس کی مقدار توسط ہے بطریق شاطبی صرف توسط اور بطریق جزری قصر و توسط دونوں جائز ہیں۔

(۳) اٰتٰنِ ۦَ اللّٰهُ: کی یاء یاء زائدہ ہے جو کہ رسم میں محذوف ہوتی ہے۔سہولت کی خاطر اس کو ایک چھوٹی یاء کی شکل میں کلمہ کے اوپر لکھا جاتا ہے (اس طرح "ے" لکھا جاتا ہے) حفص کے نزدیک چونکہ اس یاء کو مفتوح پڑھتے ہیں۔اس لیے وقف میں اس یاء کا حذف و اثبات دونوں جائز ہیں۔حذف یاء جیسے اٰتٰنْ اور اثبات یاء جیسے اٰتٰنِيْ

(۴) لفظ اللہ کے لام کو پُر پڑھیں گے۔قاعدہ یہ ہے کہ لفظ اللہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لام اسم الجلالہ کو مفخم پڑھتے ہیں۔

خَيْرٌ مِّمَّا: (۱) راء کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ ضمہ والی راء کو پُر پڑھا جاتا ہے۔

لیکن اگر خَيْرٌ پر وقف کریں تو وقف کی صورت میں راء ساکن ہو جاتی ہے۔اور اب اس کا قاعدہ بھی بدل جائے گا۔

تو ایسی راء کا حکم یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل یاء ساکن ہو تو اس راء کو ترقیق سے پڑھتے ہیں۔اور چونکہ یہ راء مضموم

ہے اس لیے یہاں وقف بالاسکان۔ اشمام اور روم تینوں وقوف جائز ہیں۔ لیکن خیال رہے کہ وقف بالاسکان اور وقف بالاشمام میں تو راء باریک ہوگی کیونکہ اشمام حکم میں اسکان کے ہے۔ جبکہ وقف بالروم میں یہ راء پُر پڑھی جائے گی۔ کیونکہ وقف بالروم حکم میں وصل کے ہے چونکہ وصل میں یہ راء پُر ہوتی ہے۔ اس لیے وقف بالروم میں اس راء کو پُر پڑھیں گے۔

(۲) خَيْرٌ کی تنوین کا مِّمَّا کی میم میں ادغام مع الغنہ ہے اور اس قاعدے کا اجراء طلباء خود کریں۔

(۳) مِمَّا اصل میں مِنْ مَّا ہے چونکہ یہاں مِمَّا موصولہ ہے اس لیے مِنْ کے اوپر وقف کرنا صحیح نہیں کیونکہ وقف کی تعریف یہ ہے کہ کلمہ غیر موصول کے آخر میں سانس توڑ کر ٹھہرنا اور یہاں مِنْ کو مَا سے ملا کر لکھا گیا ہے۔ اس لیے مِنْ پر وقف صحیح نہ ہوگا۔

قرآن میں بالاتفاق دو جگہ مِنْ حرف جر کو مَا موصولہ سے مقطوع لکھا گیا ہے۔

(۱) مِنْ مَّا مَلَكَتْ (الروم)

(۲) فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (النساء)

جبکہ ایک جگہ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا (المنافقون) میں مِنْ مَّا کے وصل وقطع میں خلف ہے۔ یعنی موصول اور مقطوع دونوں طرح لکھنا صحیح ہے۔ ان تینوں مواقع کے علاوہ باقی پورے قرآن میں ہر جگہ مِمَّا کو موصول ہی لکھا گیا ہے۔

(۴) مِمَّا کی میم مشدد میں غنہ ہے اور ما حرف مد میں مد منفصل ہے۔ جس کا اجراء پیچھے گزر چکا ہے۔

اَتَاكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ٥: (۱) اَتَاكُمْ اور اَنْتُمْ دونوں کلمات کی میم میں اخفاء مع الغنہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد جب باء آئے تو اس وقت میم میں اخفاء مع الغنہ کیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس میم کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی کے حصہ کو بہت نرمی کے ساتھ ملا کر غنہ کی صفت کو بقدر ایک الف کے بڑھا کر خیشوم سے ادا کیا جائے اور پھر اس کے بعد ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی دونوں ہونٹوں کے تری کے حصہ کو سختی کے ساتھ ملا کر باء کو ادا کیا جائے اور اس اخفاء کو اخفاء شفوی کہتے ہیں۔

(۲) بطریق شاطبی اس میم میں صرف اخفاء جبکہ بطریق جزری اس میم میں اخفاء واظہار دونوں صحیح ہیں۔

بطریق جزری میم ساکن میں اظہار بھی صحیح ہے لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ میم ساکن اصلی ہو منقلب عن النون نہ ہو کہ منقلب عن النون میں بہرحال صرف اخفاء ہی اخفاء ہوگا۔ اظہار قطعاً نہیں ہوگا۔ اس چیز کو طلباء اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

میم اصلی کی دیگر مثالیں وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ اور فَاحْكُمْ بَيْنَكُمْ وغیرہ اور میم منقلبہ کی دیگر مثالیں جیسے مِنْۢ بُطُوْنِ ۔ فَاِنْۢ بَعَثْتَ اور قَوْلًاۢ بَلِيْغًا وغیرہ

(۳) بَلْ اَنْتُمْ میں لام کے سکون کو اور اَنْتُمْ کے ہمزہ کو خوب تحقیق سے ادا کریں اس طرح نہ پڑھیں کہ ہمزہ حذف ہوجائے جیسے بَلَنْتُمْ کہ اس طرح پڑھنا غلط ہے۔

(۴) بِهَدِيَّتِكُمْ کی میم میں اظہار شفوی ہے قاعدہ طلباء خود بتائیں۔

(۵) تَفْرَحُوْنَ میں مدعارض وقفی اور اجتماع ساکنین علی حدہ کے قواعد طلباء خود بتائیں۔

(۶) اس آیت میں مد واجب اور مد منفصل جمع ہو رہے ہیں پڑھتے ہوئے تساوی و توافق علی قول المد کا خیال کرنا از حد ضروری ہے یعنی یا تو مقادیر مد برابر ہوں یا قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو لیکن ضعیف کو قوی پر ترجیح نہ ہو۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مد متصل قوی مد ہے جبکہ مد منفصل ضعیف مد ہے۔ مد متصل اور مد منفصل کی مقادیر مد کو آپس میں ضرب دینے سے (4 x 3 = 12) بارہ وجوہ نکلتی ہیں۔

تفصیل جداول سے ظاہر کی جارہی ہے:

مد متصل

شمار	جَآءَ
۱	دو الف
۲	ڈھائی الف
۳	چار الف

مد منفصل

شمار	فَمَآ اٰتٰنِ
۱	قصر
۲	دو الف
۳	ڈھائی الف
۴	چار الف

مد متصل اور مد منفصل کی (4 x 3 = 12) بارہ ضربی وجوہ کا نقشہ

شمار	جَآءَ	فَمَآ اٰتٰنِ	حکم وجوہ
۱	دوالف	قصر	صحیح
۲	دوالف	دوالف	صحیح
۳	دوالف	ڈھائی الف	غیرصحیح
۴	دوالف	چارالف	غیرصحیح
۵	ڈھائی الف	قصر	صحیح
۶	ڈھائی الف	دوالف	صحیح
۷	ڈھائی الف	ڈھائی الف	صحیح
۸	ڈھائی الف	چارالف	غیرصحیح
۹	چارالف	قصر	صحیح
۱۰	چارالف	دوالف	صحیح
۱۱	چارالف	ڈھائی الف	صحیح
۱۲	چارالف	چارالف	صحیح

ان بارہ وجوہ میں سے نو وجوہ کا پڑھنا صحیح جبکہ تین وجوہ کا پڑھنا غیر صحیح ہے۔

یادرہے کہ اس آیت میں ایک مزید موقع مِمَّآ اٰتٰکُمْ پر بھی مدمنفصل ہے اس کو جدول میں بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی اس لیے کہ اس کو فما اتن پر قیاس کرلیں کیونکہ اوجہ مد میں صحیح غیر صحیح وجوہ یہی رہتی ہیں ان میں کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی ہے۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے۔اس لیے تین وقفی وجوہ طول۔توسط قصر مع الاسکان ہیں اور تینوں وجوہ جائز ہیں۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّکَ اَمْ هُمُ الْمُصَّیْطِرُوْنَ○

(الطور: ۳۷)

اَمْ عِنْدَهُمْ: (۱) اَمْ کا ہمزہ قطعی ہے قاعدہ یہ ہے کہ حروف کے ہمزہ قطعی ہوتے ہیں۔ سوائے لام تعریف کے ہمزہ کے۔ لام تعریف کا ہمزہ وصلی مفتوح ہوتا ہے۔

(۲) اَمْ اور عِنْدَهُمْ دونوں کلمات کی میم ساکنہ میں اظہار ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو اس وقت میم ساکن میں اظہار ہوتا ہے اور اس اظہار کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

(۳) عِنْدَهُمْ کے نون ساکن میں اخفاء مع الغنہ ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن و تنوین کے بعد حروف حلقی۔ یَرْمَلُوْن اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آئے اس وقت نون ساکن اور تنوین میں اخفاء کیا جاتا ہے۔ اور اس اخفاء کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔

خَزَآئِنُ رَبِّکَ اَمْ: (۱) خَزَآئِنُ کے الف میں مد واجب ہے قاعدہ یہ ہے کہ حرف مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں آئے۔ تو اس حرف مد میں بمقدار توسط مد کیا جاتا ہے۔ اور اس مد کو مد واجب اور مد متصل کہتے ہیں۔

(۲) رَبِّکَ کی راء کو پُر پڑھیں گے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب راء پر فتح ہو تو راء کو پُر پڑھا جاتا ہے۔

(۳) اَمْ کا اجراء اوپر بیان ہو چکا ہے۔

هُمُ الْمُصَّیْطِرُوْنَ○: (۱) هُمُ الْمُصَّیْطِرُوْنَ اصل میں هُمْ اَلْمُصَّیْطِرُوْنَ ہے ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا اب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے ایک هُمْ کی میم دوسرا اَلْمُصَّیْطِرُوْنَ کا لام جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں تو اس اجتماع کو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن میم جمع یا واو لین جمع ہو تو پھر پہلے ساکن کو ضمہ دیا جاتا ہے۔

(۲) هُمْ پر وقف کی صورت میں صرف وقف بالاسکان ہی ہوگا وقف بالروم اور وقف بالاشمام نہیں ہو سکتے کیونکہ هُمْ کی میم پر ضمہ عارضی ہے۔ اور حرکت عارضی پر روم و اشمام ممنوع ہے۔

(۳) اَلْ کا لام لام قمریہ ہے کیونکہ حروف قمری پر داخل ہو رہا ہے۔ اور حروف قمریہ کا مجموعہ ہے اِبْغِ حَجَّکَ

وَ خَفَ عَقِيْمَةْ قاعدہ یہ ہے کہ لام تعریف جب حروف قمریہ میں سے کسی حرف پر داخل ہوگا تو اس لام کو اپنے مخرج سے ظاہر کرکے پڑھا جائے گا اور مابعد حرف میں ادغام نہیں ہوگا۔

(۴) اَلْمُصَيْطِرُوْنَ صاد سے لکھا ہوا ہے۔ جبکہ اوپر چھوٹا سا سین بھی لکھا گیا ہے ایسے کلمات پورے قرآن میں چار جگہ آئے ہیں۔

(۱) يَقْبِضُ وَ يَبْصُّطُ (البقرہ) (۲) فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً (الاعراف)

(۳) اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ (الطّور) (۴) بِمُصَيْطِرٍ (الغاشیہ)

ان چاروں کلمات میں بطریق شاطبیہ اور بطریق طیبہ جو اختلاف ہے اس کو ہم جدول کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔

نمبر شمار	کلمہ	بطریق شاطبیہ	بطریق طیبہ
۱	يَقْبِضُ وَ يَبْصُّطُ (البقرہ)	صرف بالسین	سین وصاد دونوں
۲	فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً (الاعراف)	صرف بالسین	سین وصاد دونوں
۳	اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ (الطّور)	سین وصاد دونوں	سین وصاد دونوں
۴	بِمُصَيْطِرٍ (الغاشیہ)	صرف صاد	سین وصاد دونوں

نوٹ: جن کلمات میں شاطبیہ اور طیبہ کے طرق میں اختلاف ہے۔ ان کلمات کے پڑھنے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے اکثر طلباء ان کلمات کو پڑھنے میں طرق کا آپس میں خلط کر دیتے ہیں۔ جو کہ صحیح نہیں ہے اس لیے بطریق شاطبیہ وطیبہ جس طریق میں بھی پڑھیں اس طریق سے باہر نہ ہوں۔

(۵) اَلْمُصَيْطِرُوْنَ کی راء کو پُر پڑھیں گے قاعدہ یہ ہے کہ راء مضموم ہو تو راء کو پُر پڑھتے ہیں۔ جبکہ اس کے بعد واؤ مدہ کی ترقیق کا خیال رکھا جائے۔

(۶) مد عارض وقفی۔ کلمہ قرآنی میں حرف مدہ کے بعد سکون عارضی پایا جا رہا ہے اس لیے یہاں پر طول توسط اور قصر تینوں مد جائز ہیں۔

(۷) دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو ایسے اجتماع ساکنین کو

اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے اس لیے طول توسط قصر مع الاسکان تین وقفی وجوہ ہیں اور تینوں جائز ہیں۔

اَلَمْ نَخْلُقكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ (المُرْسَلٰت: ۲۰-۲۱)

اَلَمْ نَخْلُقكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝: (۱) اَلَمْ کا ہمزہ قطعی ہے استفہام کا ہمزہ قطعی ہی ہوتا ہے۔

(۲) اَلَمْ کی میم میں اظہار ہے قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو میم میں اظہار ہوتا ہے۔ اور اس اظہار کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

(۳) نَخْلُقكُّمْ کے قاف کا کاف میں اظہار اور ادغام دونوں ثابت ہیں قاف کا کاف میں ادغام ہے۔ اور یہ ادغام متقاربین کہلاتا ہے اور ادغام متقاربین کی تعریف یہ ہے کہ ایسے دو حروف جو قریب المخرج ہوں یا قریب الصفات ہوں یا قریب المخرج والصفات ہوں تو ان کا آپس میں ادغام کیا جاتا ہے۔

(۴) اَلَمْ نَخْلُقكُّمْ میں ادغام تام و ناقص دونوں ہیں۔ یعنی یہ ادغام مختلف فیہ ہے۔ ادغام تام کی تعریف اس طرح ہے کہ مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے ایسے ادغام کو ادغام تام کہتے ہیں جبکہ ادغام ناقص کی تعریف یہ ہے کہ مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی رہ جائے ادغام ناقص کہلاتا ہے۔ لیکن ادغام تام اولیٰ ہے۔ اگر قاف میں صفت استعلاء کو باقی رکھ کر پڑھا تو ادغام ناقص ہوگا۔ لیکن خیال رہے کہ قاف میں قلقلہ نہ ہونے پائے یعنی بغیر قلقلہ کے صرف صفت استعلاء کو باقی رکھتے ہوئے ادغام کیا جائے۔ جبکہ ادغام تام میں قاف کو کاف سے بدل کر اور پھر کاف کا کاف میں ادغام کیا جاتا ہے۔

(۵) نَخْلُقكُّمْ کی میم کا مِنْ کی میم متحرک میں ادغام ہے قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد میم متحرک آ جائے تو میم کا ادغام کیا جاتا ہے۔ یعنی دونوں میم ایک ہو جائیں گی اور مثل ایک میم مشدد کے اس میں غنہ ہوگا۔ اور اس ادغام کو ادغام صغیر مثلین کہتے ہیں۔

(۶) مِنْ کے نون ساکن کا مَّـآءٍ کی میم میں اور اسی طرح مَآءٍ کے نون تنوین کا مَّهِيْنٍ کی میم میں ادغام ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف یَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آ جائے۔ تو نون ساکن و تنوین کا ان حروف میں ادغام کیا جاتا ہے۔ جبکہ يَنْمُوْ کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔

(۷) اور یہ ادغام ادغام متقاربین کہلاتا ہے۔ نون کا میم میں ادغام مختلف فیہ ہے۔ اگر غنہ نون کا مانا جائے تو ناقص اور اگر میم کا مانا جائے تو تام ہے۔ لیکن یہ اختلاف صرف لفظی ہے۔ اور ادا میں اس اختلاف کا کوئی اثر نہیں ہے۔

(۸) مَـآءٍ میں مد واجب ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ حرف مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں آئے تو اس جگہ مد کیا جاتا ہے۔ اور اس مد کو مد واجب اور مد متصل کہتے ہیں۔

(۹) اگر مَآءٍ پر وقف کریں تو طول۔ توسط مع الاسکان اور توسط مع الروم تین وجوہ جائز ہیں اور باقی ناجائز۔

(۱۰) مَهِيْنٍ میں مد عارض وقفی ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ حرف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہو اور مد عارض وقفی میں طول توسط۔ قصر تینوں جائز ہیں۔ لیکن طول بہتر ہے۔

(۱۱) مَهِيْنٍ پر جب وقف کرتے ہیں تو اجتماع ساکنین کا قاعدہ بھی پایا جا رہا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ ان میں پہلا ساکن حرف مدہ اور دوسرا ساکن عارضی ہو تو ایسے اجتماع ساکنین کو اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ: چونکہ موقوف علیہ مکسور ہے اس لیے یہاں پر چار وقفی وجوہ جائز ہیں۔

(۱۔۲۔۳) طول۔ توسط قصر مع الاسکان (۴) قصر مع الروم۔

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ : (۱) فَجَعَلْنٰهُ لام ساکنہ کا نون میں ادغام نہیں ہے باوجودیکہ دونوں حروف متقاربین ہیں۔ اور ادغام کی شرط بھی پائی جا رہی ہے۔ لیکن لام کا نون میں ادغام نہیں ہے اس لیے کہ یہ ادغام متقاربین میں مستثنیات میں سے ہے۔ تفصیل کے لیے الرشد۔ شرح فوائد مکیہ اور الجواہر النقیہ شرح المقدمۃ الجزریۃ ملاحظہ کریں۔

(۲) فَجَعَلْنٰهُ کی هاء هاء ضمیر ہے۔ هاء ضمیر کی تعریف یہ ہے کہ کلمہ کے آخر میں مثل کاف کے جو هاء لاحق ہوتی ہے۔ اسے هاء ضمیر کہتے ہیں۔

(۳) ھائے ضمیر مضموم ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ ھائے ضمیر کے ماقبل فتح،ضمہ یا یائے ساکنہ کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہوتو ھائے ضمیر مضموم ہوتی ہے مگر اس سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے وَيَتَّقْهِ۔ (النور)

(۴) ھاء ضمیر میں عدم صلہ ہے اور عدم صلہ کا قاعدہ یہ ہے کہ ھائے ضمیر کے ماقبل ساکن ہو یا مابعد ساکن یا مشدد ہوتو ھائے ضمیر میں صلہ نہیں کیا جاتا مگر اس قاعدہ سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے فِيهِ مُهَانًا ۔(الفرقان)

(۵) فَجَعَلْنٰهُ کی ھاء میں جو عدم صلہ کا قاعدہ بتایا گیا ہے کہ ''ماقبل ساکن ہوتو''لیکن اس کلمہ میں ھاء کے ماقبل نون متحرک آرہا ہے اس قسم کے کلمات میں طلباء حیران ہوتے ہیں کہ ھائے ضمیر کے ماقبل کون سا حرف ساکن ہے تو یاد رکھو کہ کھڑی زبر الف کے قائم مقام ہوتی ہے۔اور الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔پس الف لکھنے میں تو نہیں آرہا ہے مگر پڑھنے میں آرہا ہے۔اس لیے قاعدہ کے مطابق ھائے ضمیر میں صلہ نہیں کیا گیا ہے۔

(۶) قَرَارٍ کی پہلی راء پر زبر ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ راء مفتوح کو پُر پڑھا جاتا ہے جبکہ دوسری راء مکسور ہے اس لیے قاعدہ کے مطابق دوسری راء کو ترقیق سے پڑھا جائے گا۔یہ حکم تو دوسری راء کا حالت وصل میں ہے۔

اگر قَرَارْ پر وقف کیا جائے تو پھر راء ساکن ہو جاتی ہے۔اور یہ صورت حال صرف وقف میں پیش آتی ہے۔ وصل میں نہیں۔قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر ہوتو راء کو پُر پڑھتے ہیں۔ یعنی وقف بالاسکان میں یہ راء پُر پڑھی جائے گی۔جبکہ وقف بالروم میں راء ثانیہ باریک ہی ہوگی کیونکہ روم حکم میں وصل کے ہوتا ہے۔

(۷) قَرَارٍ کے نون تنوین کا مَّكِينٍ کے میم میں ادغام ہے۔قاعدہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔طلباء قاعدہ بتائیں۔

(۸) مَكِينٍ میں اور کون کون سے قواعد پائے جا رہے ہیں اسی طرح مکین کی وقفی وجوہ یہ تمام قواعد طلباء خود بتائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝

(يٰسٓ: ۱ — ۲)

(۱) یاء اور سین حروف مقطعات ہیں حروف مقطعات کا مجموعہ نَقَصَ عَسَلُكُمْ حَيٌّ طَاهِرٌ ہے۔ نَقَصَ

عَسۡلکُمۡ میں تو مدفرعی ہے جبکہ حٰیٓ طٰهٰر میں مداصلی ہے۔پس یاء میں مداصلی ہے جبکہ سین میں مدفرعی ہے۔
قاعدہ یہ ہے کہ حرف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو۔تو اس جگہ مد کیا جاتا ہے اور اس مد کو مدلازم حرفی مخفف کہتے ہیں۔اس کی مقدار طول بقدر پانچ الف یا تین الف ہے۔

(۲) یٰسٓ کے نون ساکن کا وَالۡقُرۡاٰنِ کی واؤ میں بطریق شاطبیہ اظہار ہے جبکہ بطریق طیبہ سین کے نون ساکنہ کا واؤ میں اظہار و ادغام دونوں ثابت ہیں۔ اور ادغام کا قاعدہ وہی ہے جو نون ساکن وتنوین کا حروف یَرۡمَلُوۡن میں ادغام کے وقت ہوتا ہے۔تو یہاں بھی سین کے نون ساکن کا واؤ میں ادغام مع الغنہ ہے۔

نوٹ: ادغام کی حالت میں یہ خیال رہے کہ یٰسٓ میں سین کی یائے مدہ اور نون کی واؤ مدہ کو ادا کرتے وقت جتنی دیر اس میں مد کیا جائے اس کے ساتھ غنہ کی آواز نہ پیدا ہو بلکہ اس کے بعد جب واؤ مشدد کو ادا کیا جائے گا تو نون کے ادغام ناقص کی وجہ سے غنہ پیدا ہوگا۔

یعنی مد اور غنہ دونوں خوب اچھی طرح یکے بعد دیگرے ادا کئے جائیں۔

دوسری بات یہ کہ جس وقت سین کے نون کا واؤ میں ادغام کیا جائے گا تو اس وقت یہ مدلازم حرفی مثقل کہلائے گا۔
صحیح ادائیگی کا دارومدار استاذ سے تلقی پر موقوف ہے نٓ وَ الۡقَلَمِ کو بھی اسی کے اوپر قیاس کر لیں اس میں بھی یہی قواعد لاگو ہوتے ہیں۔

(۳) وَ الۡقُرۡاٰنِ کا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔راء کو پُر پڑھیں گے۔قاعدہ یہ ہے کہ راء ساکن ماقبل ضمہ ہو تو راء کو پُر پڑھتے ہیں۔

(۴) اَلۡحَکِیۡمِ کا ہمزہ وصلی بھی وسط کلام میں حذف ہوگا۔

اَلۡقُرۡاٰنِ اور اَلۡحَکِیۡمِ دونوں کلمات کے لام لام قمریہ ہیں۔کیونکہ یہ حروف قمریہ پر داخل ہو رہے ہیں اور اسی لیے بالاظہار پڑھے جارہے ہیں۔اور حروف قمریہ کا مجموعہ اِبۡغِ حَجَّکَ وَ خَفۡ عَقِیۡمَہٗ ہے۔

(۵) اَلۡقُرۡاٰنِ میں راء ساکنہ کے بعد ہمزہ آرہا ہے ادائیگی میں اس بات کا خیال رہے کہ راء کا سکون اور ہمزہ بالتحقیق ادا ہوں۔کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل ساکن حرف کو دے دی جائے یعنی اس طرح قُرَانِ کہ اس طرح پڑھنا غلط ہے پس جہاں کہیں بھی حرف ساکن کے بعد ہمزہ آئے تو ان کی ادائیگی میں صحیح ادائیگی کا خاص اہتمام کیا جائے۔

(٦) وقف میں مدعارض وقفی اور اجتماع ساکنین علی حدہ کے قواعد طلباء خود بتائیں۔

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مکسور ہے۔اس لیے یہاں پر چار وقفی وجوہ بنتی ہیں (ا۔۲۔۳) طول۔توسط۔قصر مع الاسکان (۴) قصر مع الروم اور یہ چاروں وجوہ جائز ہیں۔

> اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ ؕ اِسۡتَكۡبَرَ وَ كَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝ قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَىَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ۝ قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؕ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ۝
>
> (صٓ: ۷۴-۷۵-۷۶)

اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ اِسۡتَكۡبَرَ: (۱) اِلَّآ پر مدمنفصل ہے قاعدہ یہ ہے کہ حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو تو اس جگہ بھی مد کیا جاتا ہے۔اور اس مد کو مد منفصل اور مد جائز کہتے ہیں۔بطریق شاطبی صرف توسط جبکہ بطریق جزری قصر و توسط دونوں جائز ہیں۔

لیکن اگر پہلے کلمہ پر وقف کر دیا جائے جیسے اِلَّآ پر تو پھر یہ مد فرعی نہ ہوگا صرف مد اصلی ہی ہوگا۔کیونکہ وقف میں مد کا سبب جو کہ ہمزہ ہے پڑھنے میں نہیں آتا۔

(۲) اِبۡلِيۡسَ کا ہمزہ قطعی ہے۔قرآن مجید میں عجمی یعنی غیر عربی اسماء ذکر کیے گئے ہیں ان کا شروع والا ہمزہ ''ہمزۃ الاعلام'' کہلاتا ہے۔اور یہ ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔وسط کلام میں حذف نہیں ہوتا۔جیسے اِبۡـــرَاهِيۡـــمُ۔ اِسۡمٰعِيۡلُ۔اِسۡحٰقَ۔اِدۡرِيۡسَ۔اِلۡيَاسَ۔اِنۡجِيۡلَ۔اِبۡلِيۡسَ وغیرہ

(۳) اگر اِبۡلِيۡسَ کا اگلے کلمے اِسۡتَكۡبَرَ کے ساتھ وصل کریں تو پھر ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوگا۔

کیونکہ فعل میں صرف باب افعال کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔اور اسی طرح مضارع واحد متکلم کا ہمزہ بھی قطعی ہوتا ہے۔اب چونکہ اِسْتَکْبَرَ باب افعال میں سے نہیں بلکہ باب استفعال سے ہے۔اس لیے اس کا ہمزہ وسط کلام میں حذف ہو جائے گا۔

(۴) اگر اِبْلِیْسَ پر وقف کر دیا جائے اور ابتداء مابعد کلمے سے کی جائے۔اِسْتَکْبَرَ کے ہمزہ کو کسرہ کی حرکت دی جائے گی۔قاعدہ یہ ہے کہ فعل کے تیسرے حرف کی حرکت کو دیکھا جاتا ہے۔اب یہاں تیسرا حرف تاء ہے۔یعنی پہلا حرف ہمزہ دوسرا حرف سین جو کہ ساکن ہے اور تیسرا حرف تاء ہے تو تیسرے حرف پر اگر فتحہ۔کسرہ یا ضمہ عارضی ہو تو فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔پس ہمزہ کو کسرہ کی حرکت دی جائے گی۔

(۵) اِسْتَکْبَرَ کی راء کو پُر پڑھیں گے۔چونکہ راء مفتوح ہے۔

وَ کَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ○: (۱) وَ کَانَ مِنَ میں نون اور میم دو حرف متقاربین پاس پاس جمع ہو رہے ہیں ایسے دو حرف جو کہ قریب المخرج یا قریب الصفات یا قریب المخرج والصفات ہوں متقاربین کہلاتے ہیں۔نون اور میم دونوں متحد الصفات حرف جمع ہو رہے ہیں تو ایسے دو حرفوں کے اجتماع کو اجتماع متقاربین کہیں گے۔ایک بات یاد رکھیں کہ مثلین متجانسین اور متقاربین تینوں قسموں میں حروف کا اجتماع تو ہوگا۔مگر یہ ضروری نہیں کہ اجتماع کے ساتھ ادغام بھی ہو۔یعنی اجتماع کو ادغام لازم نہیں ہے۔لیکن ادغام کو اجتماع لازم ہے۔کیونکہ ادغام کے لیے شرط کا پایا جانا ضروری ہے اور تینوں قسموں میں ادغام کی شرط یہ ہے کہ پہلا حرف ساکن ہو اور دوسرا حرف متحرک ہو۔اگر یہ شرط پائی جائے گی تو ادغام ہوگا ورنہ ادغام نہیں ہوگا۔

(۲) مِنَ الْکٰفِرِیْنَ اصل میں مِنْ اَلْکٰفِرِیْنَ ہے۔ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔اب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے ایک مِنْ حرف جر کا نون دوسرا اَلْکٰفِرِیْنَ کا لام اور اس اجتماع کو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں اور ایسے اجتماع ساکنین کو ختم کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر پہلا ساکن مِنْ حرف جر کا نون اور الٓمّٓ کی میم ہو تو پھر پہلے ساکن کو فتحہ کی حرکت دی جاتی ہے۔

(۳) اَلْکٰفِرِیْنَ میں حالت وقف میں جو قواعد لاگو ہوتے ہیں۔نیز وقفی وجوہ بھی طلباء خود بتائیں۔

قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ : (۱) یٰۤاِبْلِیْسُ میں جو یاء پر مد ہے یہ مد منفصل ہے باوجود

کہ حرف مد اور ہمزہ کو ملا کر لکھا گیا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ یہ مدّ متصل نہیں بلکہ منفصل ہی کہلائے گا۔ مد منفصل کا ایک عام قاعدہ جو یہ بتایا جاتا ہے کہ حرف مد پہلے کلمہ کے آخر میں اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو لیکن اس قاعدہ سے یہ دو کلمات مستثنیٰ ہیں۔

(۱) ہائے تنبیہ جیسے هٰٓؤُلَآءِ ، هٰٓاَنْتُمْ وغیرہ

(۲) یاءِ ندائیہ جیسے یٰٓاَیُّهَا - یٰٓاِبْلِیْسُ وغیرہ

ھاءِ تنبیہ اور یاءِ ندائیہ کا قاعدہ یہ ہے کہ جب یہ مابعد والے حرف پر داخل ہوتی ہیں تو ان کا الف محذوف ہوتا ہے۔ لیکن یہ اشکال نہیں ہونا چاہیے کہ یہاں یٰٓاَیُّهَا اور هٰٓاَنْتُمْ جیسی مثالوں میں تو الف لکھا ہوا ہے ان کلمات میں جو الف ہے یہ حرف یاء یا ھاء کا الف نہیں بلکہ اَنْتُمْ اور اَیُّهَا کا ہمزہ مبتدیہ ہے، جس کو یاء اور ھاء سے ملا کر لکھا گیا ہے۔

(۲) ھاءِ تنبیہ اور یاءِ ندائیہ پر وقف درست نہیں ہے۔ باوجود کہ یہ الگ کلمہ ہوتے ہیں لیکن رسم کے اتباع میں هٰٓاَنْتُمْ اور یٰٓاِبْلِیْسُ جیسی مثالوں میں ھاء اور یاء پر وقف کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ وقف کی مشہور تعریف یہ ہے کہ کلمہ غیر موصول کے آخر میں سانس توڑ کر ٹھہرنا تو یہ کلمات چونکہ موصول ہیں۔ لہٰذا ان پر وقف کرنا بھی درست نہ ہوگا۔

(۳) اَنْ کے نون ساکنہ میں اخفاء مع الغنہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن کے بعد حروف حلقی، یَرْمَلُوْنَ اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو اس وقت نون ساکن وتنوین میں اخفاء مع الغنہ کیا جاتا ہے۔ اور اس اخفاء کو اخفائے حقیقی کہتے ہیں۔

لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ : (۱) خَلَقْتُ میں قاف ساکن ہے اس لیے اس میں صفت قلقلہ کو خوب ظاہر کر کے پڑھیں۔

(۲) بِيَدَيَّ میں ادغام مثلین ہے۔ یعنی یاء ساکنہ کا یاء متحرک میں ادغام اس طرح بِيَدَيْ يَ۔ لیکن ادغام کے بعد لکھا ایک یاء سے جاتا ہے اس طرح بِيَدَيَّ

ادغام کا لغوی مطلب "ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا" پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے حرف کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

تعریف: مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

باعتبار کیفیت ادغام کی دو اقسام ہیں:

(۱) ادغام تام: مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔

یادر ہے کہ مثلین میں ہمیشہ ادغام تام ہی ہوتا ہے ناقص نہیں ہوتا ہے۔

(۲) ادغام ناقص: مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی رہ جائے جیسے مَنۡ يَّقُوۡلُ میں صفت غنہ

ادغام کا طریقہ: زبان کو مشدد حرف کے لیے یک لخت اٹھا کر بلا تاخیر تلفظ کیا جائے۔ اگر درمیان میں فصل ہو گیا تو ادغام درست نہ ہوگا۔

ادغام کی شرط: مدغم ساکن اور مدغم فیہ متحرک ہو۔

ادغام مثلین: ایسے دو حرف جن کے مخرج اور صفات ایک ہی ہوں مثلین کہلاتے ہیں جیسے قَدۡ دَّخَلُوۡا۔

ادغام مثلین کا استثنیٰ

اگر مدغم حرف مدہ ہو اور مدغم فیہ غیر مدہ ہو تو ادغام نہ ہوگا۔ جیسے قَالُوۡا وَمَا لَنَا اور فِيۡ يَوۡمٍ وغیرہ۔

(۳) بِيَدَيَّ کی یاء چونکہ مشدد مفتوح ہے اس لیے صرف وقف بالاسکان ہی ہوگا۔ لیکن وقف میں اس بات کا خیال رکھیں کہ یاء کی تشدید برقرار رہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ یاء پر تھوڑی سی آواز کو دراز کریں کیونکہ مشدد حرف کو ادا کرتے وقت دو حرف کی دیر ہوتی ہے۔ لیکن یہ دیر ایک الف کی مقدار کے برابر نہ ہو۔

اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ : (۱) اَسۡتَكۡبَرۡتَ اصل میں اَءِسۡتَكۡبَرۡتَ تھا۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہمزہ قطعی مفتوح ہمزہ وصلی مکسور پر داخل ہو تو پھر ہمزہ وصلی کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اور اس قاعدے کو حذف کا قاعدہ کہا جاتا ہے۔ پورے قرآن میں مذکورہ قاعدہ کے سات کلمات ہیں جن میں حذف کا قاعدہ پایا گیا ہے۔

(۱) اَسۡتَكۡبَرۡتَ (صٓ) (۲) اَفۡتَرٰى (السباء) (۳) اَطَّلَعَ (مریم) (۴) اَصۡطَفَى (الصّٰفّٰت)
(۵) اَتَّخَذۡنٰهُمۡ (صٓ) (۶) اَسۡتَغۡفَرۡتَ (المنافقون) (۷) قُلۡ اَتَّخَذۡتُمۡ (البقرۃ)

(۳) اَسۡتَكۡبَرۡتَ میں راء ساکن ماقبل زبر ہے۔ اس لیے راء کو پُر پڑھیں گے۔

(۳) اَمۡ کا ہمزہ قطعی ہے۔ اور تمام حروف کے ہمزہ قطعی ہی ہوتے ہیں۔ سوائے لام تعریف کے ہمزہ کے کہ لام تعریف کا ہمزہ وصلی مفتوح ہوتا ہے۔

(۴) اَمْ کی میم ساکن میں اظہار ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو میم ساکن میں اظہار کیا جاتا ہے۔اور اس اظہار کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

(۵) کُنْتَ کے نون میں کیا قاعدہ ہے یہ طلباء خود بتائیں۔

مِنَ الْعَالِيْنَ ٥: میں تمام قواعد وہی ہیں جو کہ اوپر مِنَ الْکٰفِرِیْنَ میں گزرے۔اس لیے اس کا اجراء طلباء خود بتائیں۔

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ : (۱) اَنَا پورے قرآن میں جہاں کہیں بھی آئے۔اس کا الف حالت وصل میں نہیں پڑھا جاتا یعنی پڑھنے کی شکل یہ بنتی ہے "اَنَ" لیکن جب اس کلمے پر وقف کیا جائے گا۔تو پھر وقف الف کے ساتھ ہو گا۔کیونکہ وقف کا ایک مشہور قاعدہ ہے کہ وقف تابع رسم الخط کے ہوتا ہے یعنی جو کلمہ جس طرح لکھا ہے اسی طرح وقف ہوگا۔چاہے حالت وصل میں وہ کلمہ دوسری طرح پڑھا جاتا ہو۔

ایسے کلمات کہ جن کا الف وصل میں پڑھنے میں نہیں آتا مگر وقفاً پڑھنے میں آتا ہے سات ہیں۔

(۱) اَنَا (جہاں کہیں بھی آئے)(۲) لٰکِنَّا (الکھف)(۳) الظُّنُوْنَا (۴) الرَّسُوْلَا (۵) السَّبِيْلَا (تینوں الاحزاب)(۶) قَوَارِيْرَا (پہلے والا الدھر)(۷) سَلٰسِلَا (الدھر)

لیکن سَلٰسِلَا پر وقف الف کے ساتھ یعنی سَلٰسِلَا اور بغیر الف سَلٰسِلْ دونوں طرح صحیح ہے۔

(۲) خَيْرٌ کی راء مضموم ہے اس لیے اس راء کو پُر پڑھیں گے اور یہ قاعدہ حالت وصل میں ہے۔اگر خَيْرٌ پر وقف کیا جائے تو چونکہ راء مضموم ہے اس لیے وقف بالاسکان اور وقف بالاشمام میں راء باریک ہو گی یعنی راء ساکن ماقبل یاء ساکن ہو تو وقف میں راء کو باریک پڑھتے ہیں اور وقف بالاشمام حکم میں وقف بالاسکان کی مانند ہے۔لیکن خَيْرٌ پر وقف بالروم کیا جائے تو چونکہ وقف بالروم میں حرکت کا تہائی حصہ پڑھا جاتا ہے اور وقف بالروم حکم میں وصل کے ہے۔اس لیے وقف بالروم میں یہ راء پُر پڑھی جائے گی۔

(۳) خَيْرٌ کے نون تنوین کا مِّنْهُ کی میم میں يَرْمَلُوْن کے قاعدہ کے تحت ادغام ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف يَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آ جائے تو نون ساکن و تنوین کا اس حرف میں ادغام کیا جاتا ہے جبکہ يَنْمُوْ کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔

(۴) نون ساکن یا تنوین کا میم میں ادغام' ادغام متقاربین کی قسم سے ہے اور اس ادغام کو ادغام متقاربین مختلف فیہ کہتے ہیں۔

(۵) مِنْـهُ کے نون ساکن میں اظہار ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن وتنوین کو ان کے مخرج سے بغیر غنہ کے ظاہر کر کے پڑھا جاتا ہے۔ اور اس اظہار کو اظہار حلقی یا حقیقی کہتے ہیں۔

(۶) مِنْهُ کی هاء' هاء ضمیر ہے۔ هاء ضمیر کی تعریف یہ ہے ''کہ کلمہ کے آخر میں مثل کاف خطاب کے جو هاء لاحق ہوتی ہے اسے هائے ضمیر کہتے ہیں''۔

(۷) مِنْهُ کی هاء ضمیر مضموم ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ هائے ضمیر کے ماقبل فتح۔ ضمہ یا یائے ساکنہ کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو تو هائے ضمیر مضموم ہوتی ہے سوائے ایک لفظ وَ يَتَّقْهِ (النور) کے۔

(۸) مِنْهُ کی هائے ضمیر میں عدم صلہ ہے۔ عدم صلہ کا قاعدہ یہ ہے کہ هائے ضمیر کے ماقبل ساکن یا مابعد ساکن یا مشدد ہو تو هائے ضمیر میں صلہ نہیں کیا جاتا ہے۔ مگر اس قاعدہ سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔ فِيْهٖ مُهَانًا (الفرقان)

(۹) هائے ضمیر پر وقف بالروم واشمام کرنے میں مشائخ کا اختلاف ہے۔ جس میں تین مذہب ہیں۔

(۱) ہر حال میں جائز (۲) ہر حال میں ناجائز (۳) هائے ضمیر سے قبل ضمہ یا واؤ ساکنہ یا کسرہ یا یائے ساکنہ ہوں تو روم واشمام ناجائز ہے اور مذکورہ صورت نہ ہو تو روم واشمام جائز ہے۔ ان میں سے تیسرا مذہب ہی معتدل و پسندیدہ ہے۔

خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ : (۱) خَلَقْتَنِيْ اور خَلَقْتَهٗ دونوں کلمات کے قاف ساکن کے قلقلہ کو خوب اچھی طرح واضح کر کے پڑھیں۔

(۲) خَلَقْتَنِيْ کی یاء مدہ حذف نہ ہونے پائے یعنی خَلَقْتَنِ نہ ہو جائے۔ کسی حرف کو کم کر دینا لحن جلی ہے اور لحن جلی حرام ہے۔

(۳) مِنْ کے نون ساکن کا نَارٍ کے نون میں ادغام ہے قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف يَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کا اس حرف میں ادغام کیا جاتا ہے جبکہ يَنْمُوْ کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔

(۴) مِنْ کے نون کا نَــارٍ کے نون میں جو ادغام ہے اس ادغام کو ادغام صغیر مثلین کہتے ہیں۔ اور مثلین میں ہمیشہ ادغام تام ہی ہوتا ہے۔ ناقص نہیں ہوتا۔

یہاں پر ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ نون ساکن وتنوین کا واؤ اور یاء میں ادغام ناقص ہوتا ہے تو کیا نون ساکن و تنوین کا نون اور میم میں بھی ادغام ناقص ہی ہے؟

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ بے شک نون ساکن وتنوین کا واؤ اور یاء میں ادغام ناقص ہی ہے کیونکہ بوقت ادغام نون ساکن وتنوین کی صفت غنہ باقی رہ جاتی ہے جیسے مِنْ وَّالٍ اور مَنْ یَّقُوْلُ وغیرہ۔ جبکہ نون ساکن وتنوین کا نون میں ادغام تام ہی ہوتا ہے کیونکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مثلین کا ادغام ہمیشہ تام ہی ہوتا ہے ناقص نہیں۔ اب رہی یہ بات کہ غنہ کیوں ہو رہا ہے۔ غنہ دراصل اس لیے کیا جا رہا ہے کیونکہ مدغم و مدغم فیہ دونوں ہی حروف غنہ ہیں ادغام کی وجہ سے جب مدغم کا غنہ ختم ہو گیا تب بھی مدغم فیہ کا غنہ باقی رہا اس وجہ سے جمہور کے نزدیک یہ ادغام تام ہے ناقص نہیں۔

اس کو اس طرح بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ غنہ ادغام کی وجہ سے مشدد ہونے کی بناء پر ہے نون مدغم کا نہیں یعنی نون ساکن وتنوین کا جب نون میں ادغام کیا جاتا ہے تو ادغام کی وجہ سے شد بھی آتی ہے تو نون مشدد چونکہ محل غنہ ہے اس لیے یہاں بھی غنہ ہوا۔

اور نون ساکن وتنوین کا میم میں ادغام اکثر کے نزدیک تام اور بعض کے نزدیک ناقص ہے۔

لیکن یہ اختلاف صرف لفظی ہے ادا میں تام اور ناقص کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جبکہ دیگر ادغام میں تام اور ناقص کا ادا میں اثر ہوتا ہے۔ اسی لیے اس ادغام کو مختلف فیہ کہہ دیا جاتا ہے۔

(۵) نَــارٍ کی راء مکسور ہے۔ اس لیے اس کو وصل میں ترقیق سے پڑھیں گے۔ جبکہ وقف بالاسکان کی صورت میں یہ راء پُر ہو جائے گی جیسا کہ قاعدہ ہے راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر ہو تو راء پُر پڑھی جاتی ہے۔

اور وقف بالروم کی صورت میں یہ راء ترقیق سے ہی پڑھی جائے گی کیونکہ وقف بالروم حکم میں وصل کی مانند ہے۔

(٦) نَــارٍ کے نون تنوین کا واؤ میں ادغام مع الغنہ ہے۔ قاعدہ طلباء خود بتائیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ باعتبار کیفیت اور باعتبار مدغم و مدغم فیہ یہ ادغام کی کون سی قسم ہے۔

(۷) وَ خَلَقْتَهٗ کی ھائے ضمیر مضموم ہے۔ ھائے ضمیر کی تعریف اور ھائے ضمیر مضموم کا قاعدہ مِنْهُ کے اجراء

کے ذیل میں بیان ہو چکا ہے۔ وہاں پر دوبارہ ملاحظہ کرلیں۔ یہاں پر چونکہ صلہ کا قاعدہ پایا جارہا ہے لہٰذا وہ بیان کیا جاتا ہے۔

صلہ کا لغوی مطلب ہے کھینچنا دراز کرنا۔ صلہ کی تعریف ھاء ضمیر کو اس طرح کھینچنا کہ کھینچنے سے واؤ یا یائے مدہ پیدا ہو۔ یعنی ھائے ضمیر اگر قاعدہ کے موافق مضموم ہے تو صلہ کرنے سے واؤ مدہ پیدا ہوگی اور ھائے ضمیر مکسور ہے تو پھر صلہ کرنے سے یائے مدہ پیدا ہوگی۔

صلہ کا قاعدہ

ھائے ضمیر کا ماقبل اور مابعد دونوں متحرک ہوں تو ھائے ضمیر میں صلہ ہوگا۔ مگر اس سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے یَرْضَهُ لَكُمْ (الزمر) کہ اس کی ھاء میں صلہ نہیں ہوگا۔

(۸) ھائے ضمیر پر روم واشمام سے متعلق قواعد ہم مِنْهُ کے ضمن میں بیان کر آئے ہیں وہاں ملاحظہ کرلیں۔

مِنْ طِيْنٍ ۝ : (۱) مِنْ کے نون ساکن میں اخفاء ہے اور اخفاء کا قاعدہ طلباء خود بتائیں۔ جبکہ طِيْنٍ میں وقف بالاسکان کی صورت میں (۱) مدعارض وقفی (۲) اجتماع ساکنین علی حدہ کے قاعدے پائے جارہے ہیں۔ یہ قواعد طلباء خود بتائیں

وقفی وجوہ بلحاظ موقوف علیہ:

چونکہ موقوف علیہ مکسور ہے اس لیے یہاں پر چار وقفی وجوہ بنتی ہیں (۱۔۲۔۳) طول توسط قصر مع الاسکان (۴) قصر مع الروم اور چاروں وقفی وجوہ جائز ہیں۔

الحمدللہ یہاں قواعد تجوید کا اجراء مکمل ہوا اللہ وحدہ لاشریک اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے آمین یارب العالمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقه و اله و اصحابه و ازواجه امهات المؤمنین اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین۔

ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ — قاری نجم الصبیح التھانوی

جنوری ۲۰۰۳ء